سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغابۃِ
فی
مَعرفۃِ الصحابۃِ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب — اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مولف — علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ م ۶۳۰ھ

ترجمہ — مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع — سوانح واذکار صحابہ رسولؐ

نقش اول — ۷ محرم الحرام ۱۳۲ھ

نقش ثانی — جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

تذکرہ صحابہ — پانچ سو اناسی

ناشر — مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع — کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم چہارم و پنجم — /- روپے

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

فہرست ترجمہ اُسد الغابہ جلد سوم

ترجمۂ اُسد الغابہ جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاء

(سیدنا) حزابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضبیب - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی - جنگ تبوک کے سال اسلام لائے انکی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھون نے اپنے والد (طریف) سے انھون نے اپنے دادا (عمرو) سے انھون نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام تبوک) مین حاضر ہوا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حزام (رضی اللہ عنہ)

والد ہین حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قُصی کے - قرشی ہین اسدی ہین - ابو موسی نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ عبدان ابن محمد نے اپنی سند سے علی بن زید صدائی سے انھون نے ابو موسی مولی عمرو بن حریث سے انھون نے حکیم بن حزام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے کچھ جواب نہین دیا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ (آپ اجازت دیجیے) تو مین ہمیشہ روزہ رکھون پھر مینے (تیسری بار) عرض کیا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے فرمایا آگاہ رہو تمھاری بی بی کا بھی تمپر حق ہی رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنے شش عید کے) روزے رکھو اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھلو پس (تم اگر ایسا کروگے تو) گویا تمنے تمام سال[1] کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا - ابو موسی اصفہانی نے کہا ہی کہ یہ غلط ہی

[1] یعنی تمام سال کے روزون کا ثواب ملیگا اور تمام سال کے افطار کرلینے کا مطلب یہ ہی کہ قوت ویسی ہی قائم رہیگی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہو ۱۲

صحیح وہی ہی جو ابو نعیم نے ابو موسی یعنے ہارون بن بن سلیمان فرا مولی عمرو بن حریث سے انھون نے مسلم بن عبید اللہ سے روایت کی ہی کہ انکے والد نے انسے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اسکے پوری حدیث ویسی ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگون نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہی مگر بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حدیث عبید اللہ بن مسلم سے مروی ہی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبَید۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی انھون نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے نافع بن مالک سے انھون نے حزم بن عبید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتین لوگون پر واجب ہین اللہ عزوجل اور اسکے رسول کی اور اولی الامر[1] کے احکام کا سننا اور انکی اطاعت کرنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہی کہ (انکا نام) حزم بن عبد عمرو (ہی) اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عمرو خثعمی ہین مدنی ہین۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین۔ انسے ابو سہل نے روایت کی ہی ابو سہل کا نام نافع بن مالک ہی۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ اس صورت مین یہ دونون تذکرہ یعنے یہ اور جو اس سے پہلے جو ایک ہونگے اور یہ تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اور ابن شاہین نے کہا ہی کہ صحابہ مین (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خثعمی ہین۔

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ انسے عبد الرحمن بن جابر نے روایت کی ہی کہ (ایک مرتبہ) انکا گذر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ شب کو حزم نے ایک نئی بات کی مین نہین جانتا کہ کیون اتنے مین حزم بھی آگئے اور انھون نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل) میرا گذر معاذ کی طرف ہوا انھون نے سورۂ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہذا مینے اچھی طرح اپنی نماز (علیحدہ) پڑھ لی بعد اسکے مین لوٹ گیا (جماعت مین شریک نہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ فتنے مین ڈالنے والے نہنو تمھارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) نماز پڑھتے ہین (تمکو اتنی بڑی بڑی سورتین نماز مین نہ پڑھنی چاہیین) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اسمین اختلاف ہی کہ صاحب اختیار سے مراد کیا ہی بعض کہتے ہین خلفاے نبی صلعم مراد ہین بعض کہتے ہین علما و مجتہدین مراد ہین مگر صحیح یہ ہی کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہی اسی مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہی جنمین خلیفہ وقت کے اطاعت کی تاکید ہی ۱۲

اور ابو صالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز مین طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہے مگر انکا نام نہین بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام مین گذر چکی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حزن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم - قرشی مخزومی - سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہین مہاجرین مین سے تھے - زمانۂ جاہلیت مین بھی اشراف قریش مین سے تھے یہی ہین جنھون نے حجر اسود کو کعبہ سے اُٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سر نو) بنایا جاے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حجر اسود جسنے اُٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہین اور یہی صحیح ہے انکے بھائی ہبیرہ اور یزید ہین جو ابو وہب کے بیٹے ہین اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہین ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہین - ہمین عمر بن محمد معمر بن طبرزد نے خبر دی - وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن یحیی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے انھون نے کہا حزن تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ تمھارا نام سہل ہے انھون نے عرض کیا کہ مین اپنا نام نہ بدلونگا سعید کہتے تھے کہ وہ حُزن کی کیفیت ہم اب بھی اپنے مین دیکھتے ہین پس انکی اولاد مین بھی ایک کج خلقی تھی - یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - زبیر بن مصعب نے انکی ہجرت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور انکے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانون مین ہین - حزن جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین بزاخہ کے دن شروع خلافت ابوبکر صدیق رض مین قتال مرتدین مین شہید ہوے -

باب الحاء والسین

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار - انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہے - انصاری ہین خزرجی ہین - پھر بنی مالک بن نجار مین محسوب ہوے - کنیت انکی ابو الولید ہے

اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الحسام (حسام تلوار کو کہتے ہین یہ کنیت) بوجہ اسکے (رکھی گئی) کہ یہ رسول خدا کیطرفسے (زبانی لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکون کی آبروریزی کرتے تھے انکی مان فریعہ بنت خالد بن خنیس ابن لوذان بن عبدوُد بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاریہ ہین۔ انکا لقب شاعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت (ام المومنین) عائشہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی تھین تو انھون نے کہا خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپکی شان مین کہا ہے۔ **اشعار**

متی یبدُ فی الداجی البهیم جبینه ۔ یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان او من قد یکون کاحمد ۔ نظام لحق او نکال لملحد ؛

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے مسجد اقدس مین منبر رکھدیتے تھے کہ یہ اسپر کھڑے ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائیان بیان کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسّان کی تائید کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہین۔ روایت ہے کہ مشرکین قریش مین جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے وہ یہ لوگ تھے۔ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ ابن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اُن لوگون کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہین حضرت علی نے کہا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دین تو مین ایسا کرون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مین وہ بات نہین ہے جسکی (اس کام مین) ضرورت ہے پھر (کسی نے) کہا کہ جن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلوارون سے مدد کی اُنھین اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ وہ اپنی زبانون سے آپکی مدد کرین حسّان نے کہا کہ مین اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہون چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے لگے اور کہا کہ مجھے ابد[1] (مین بصریٰ سے صنعاء تک) کوئی کلام خوش نہین آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی ہجو کس طرح کروگے مین بھی تو اُسی خاندان سے ہون تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کروگے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہین تو انھون نے کہا کہ یارسول اللہ مین آپکو انسے اس طرح نکال لونگا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہے تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تمسے زیادہ جانتے ہین چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ انکو انساب قریش پر مطلع کرین تو حضرت ابوبکر انسے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نکرنا اور فلانی فلانی کا ذکر کرنا

---

[1] ترجمہ جب شب تار یک مین انکی پیشانی کھل جاتی ہے تو اسطرح چمکتی ہے جیسے اندھیرے کو روشن کرنیوالا چراغ + پس مثل احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق کا منتظم اور بیدین کو سزا دینے والا کون ہوا ہے یا کون ہوگا ۱۲ [2] بصریٰ اور صنعاء دونون مقامات کے نام ہین مطلب یہ ہے کہ مین اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہین سمجھتا ۱۲

پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسّان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہین کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنے ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہین کہے گئے ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھون نے کہے تھے انمین سے چند شعر یہ ہین

اشعار

وانّ سنام المجد من آل ہاشم بنو بنت مخزوم و والدک العبد
ومن ولدت ابناء زہرة منہم کرام ولم یقرب عجائزک المجد
ولست کعباس ولا کابن امہ ولکن لئیم لا تقام لہ زند
وان امرأ کانت سمیة امہ وسمراء مغمور اذا بلغ الجہد

جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ یہ شعر بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہین کہے گئے ابن سیرین کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لیے مشرکون مین سے وہ لوگ مستعد تھے جنکا ہمنے ذکر کیا اور اُنکے علاوہ اور لوگ بھی تھے اور مشرکون کی ہجو کے لیے انصار مین سے تین آدمی مستعد ہوے تھے حسّان اور کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ۔ پس حسّان اور کعب تو انھین (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان مین اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ انھین کفر اور ایسی چیزون کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہین اور نہ نفع پہونچا سکتے ہین لہذا عبداللہ بن رواحہ کا کلام انھین نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھین بہت گران گذرتا تھا مگر جب (کفار قریش) مسلمان ہوے اور سمجھ انکی درست ہوئی تو عبداللہ کا قول انھین سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت مین) انصار اور مشرکین قریش کے باہم رد و قدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اسمین زندہ اور مردہ لوگون کی برائی ہے اور (پرانے) کینون کا از سر نو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملات کو منہدم کر دیا ہے (لہذا اب اسکی ضرورت بھی نہین رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھون نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا حسّان مین بہ نسبت اور شعرا کے تین باتین فضیلت کی تھین زمانۂ جاہلیت مین انصار کے شاعر تھے۔ زمانۂ نبوت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ زمانۂ (اشاعت) اسلام مین تمام یمن کے شاعر تھے ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس مقام پر اتفاق ہے کہ تمام صحرا (سے عرب) کے باشندون مین اہل مدینہ کے شعر

سلہ ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جسکو ہمنے اصل کتاب مین نہین لکھا اور اب سکتہ ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لینگے ترجمہ بہ تحقیق بزرگی کی عزت ہاشم کی اولاد سے ہے۔ جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہین (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مراد ہین جو ابوطالب اور حضرت عبداللہ اور زبیر صاحبزادگان عبدالمطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھین) اور تیرا باپ تو غلام ہے اور انمین سے جو زہرہ کی اولاد ہین وہ بھی بزرگ ہین (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اور صفیہ ہین ان دونون کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہین) اور بزرگی تیری بڑھیون کے قریب بھی نہین گئی اور تو عباس اور انکے اخیافی بھائی کے مثل نہین ہے (عباس کے اخیافی

اچھے ہوتے ہین پھر قبیلۂ عبد القیس کے لوگون کے پھر قبیلۂ ثقیف والون کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہو کہ
اہل مدینہ مین سب سے بہتر حسان کے اشعار ہین۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہو کہ شعر ایک بُری چیز ہو (ہمیشہ) وہ بُرے مضامین
(یعنے جھوٹ اور مبالغہ مین) عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین مین شعر کہا جائیگا تو کمزور ہو جائیگا یہی حسّان
ہین جو زمانۂ جاہلیت مین بڑے نامور شعرا مین تھے مگر جب (انکے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو انکا شعر (اپنے مرتبہ سے) گر گیا
کسی نے حسّان سے پوچھا کہ اے ابو الحسام آپکا شعر نرم اور کمزور ہوگیا (اسکا کیا سبب) انھون نے پوچھنے والے کو
جواب دیا کہ اے بھتیجے اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہو یعنے عمدگی شعر کی یہی ہو کہ جو مضمون اُسمین بیان کیا جاے وہ
مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جاے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہو اسلام اُس سے منع کرتا ہو لہذا (یہ وجہ ہو کہ میرا) شعر
عمدہ نہین ہوتا۔ ہمین ابو الفضل منصور بن الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہؓ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے
نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون کو جنھون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی[۱] اسّی اسّی
دُرّے لگوائے تھے اُن لوگون کے نام یہ ہین حسان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش۔ حسّان بھی انھین لوگون مین تھے
جنھون نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہذا بقول بعض انکے بھی دُرّے لگائے گئے تھے اور بعض لوگون نے اسکا انکار کیا ہو
کہ انکے دُرّے نہ لگے تھے) ان لوگون نے بیان کیا ہو کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف مین تھین اور انکے ہمراہ حکیم بن
خالد بن عاص کی والدہ تھین اور ام حکیم بنت عبد اللہ بن ابی ربیعہ تھین ہم لوگون نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھین
بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مین انکے لیے اس بات کی امید رکھتی ہون کہ اللہ انھین جنت مین داخل فرمائے اسلیے
کہ وہ اپنی زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تمکو یاد) نہین ہو شعر

فان ابی و والدہ و عرضی[۲] — لعرض محمد منکم وقاء

حضرت عائشہؓ نے انکو اس بات سے بھی بری کردیا کہ انھون نے انپر افترا کیا ہو اُن دونون عورتون نے کہا کہ کیا
انھون نے آپکی نسبت (کچھ) نہین کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کچھ نہین کہا بلکہ انھون نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہین۔

حصان رزان ماتزن بریبۃ[۳] — وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

[۱] کسی پر جھوٹ تہمت لگانیکی شرعا بھی سزا ہو ۱۲ [۲] ترجمہ پس بتحقیق میری والد اور دادا اور میری آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کیلیے تم لوگون کے سامنے سپر ہو ۱۲ [۳] ترجمہ پاکدامن اور خوبیون والی ہین انپر کسی قسم کی تہمت نہین لگائی جاسکتی وہ غافل عورتون کے گوشت سے بھوکی رہتی ہین (یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کھانا ہو) ۱۲

فان[۱] کان ماقد قیل عنی قلتہ   فلا رفعت سوطی الی انا ملی

حضرت حسان بزدل لوگون مین تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق مین انکو عورتون کے ہمراہ ٹیلون پر بٹھادیا تھا۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبردی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ خندق مین) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھین جسکو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنالیا تھا وہ کہتی تھین کہ حسان بن ثابت بھی عورتون اور بچون کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ مین تھے جہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودوائی تھی صفیہ کہتی تھین ایک یہودی کا گذر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیون کو جو ہمارے پیچھے ہین آگاہ کردیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہمارے حال سے بیخبر اپنے کام مین مشغول ہین لہذا تم اترو اور اسے قتل کردو حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ مین اس کام کا نہین ہون صفیہ کہتی تھین جب انھون نے یہ کہا تو مینے قلعہ مین سے ایک ستون اُٹھالیا اور مین قلعہ سے اُتر کے اُسکے پاس گئی اور مینے ستون سے اُسے مارا یہانتک کہ اُسے قتل کردیا پھر مین قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور مینے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اسکا لباس وغیرہ اُتار لو حسان (سے یہ بھی نہو سکا اور انھون) نے کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اسکے سامان کی کچھ حاجت نہین ہو۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی غزوے مین شریک نہین ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھین ہبہ فرمائی تھی انھین سے عبد الرحمن ابن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبد الرحمن اور ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونون خالہ زاد بھائی تھے۔ ہمین ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ ابن ہشام نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عبد اللہ بن عثمان سے نقل کرکے خبردی نیز عبد اللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبیصہ نے بھی سفیان سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے عبد الرحمن بن بہمان سے انھون نے عبد اللہ بن حسان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتون پر لعنت فرمائی ہو جو قبور کی زیارت کرین حضرت حسان کی وفات سنہ ۴۰ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۵۰ھ مین

[۱] ترجمہ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہو کہ مینے کہا ہو، اگر مینے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیان میرا کوڑا نہ اُٹھائین (یعنی میرے ہاتھ بیکار ہوجائین)

اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ھ مین - اسوقت انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی انکی عمر مین کسی کا اختلاف نہین ہو اور انکی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین - اسی طرح انکے والد ثابت اور انکے دادا منذر اور انکے دادا کے والد حرام ان سب لوگون کی عمر ایکسو بیس برس ہوئی سوا انکے عرب مین چار پشتین ایک نسل کی ایسی نہین ہین جنکی عمر ایکسو بیس برس ہو - (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ میرے والد عبد الرحمن کے سامنے انکے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹ رہے اور ہنسے بعد اسکے مر گئے اُسوقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی جابر - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ طائف مین شریک تھے - بقیہ بن ولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھون نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف مین تھے آپنے کچھ لوگون کو دیکھا کہ انھون نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہو تو آپنے فرمایا کہ مرحبا[۱] بالمحمرین والمصفرین ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العطوف حرانی سے انھون نے ابو یوسف سے انھون نے حسان بن ابی جابر سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف مین تھے آپنے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھون نے اپنی داڑھیون کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین والمصفرین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسان عبدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ آئے تھے انسے انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[۲] (کے استعمال) سے منع فرمایا ہو - ابن مندہ نے کہا ہو اور انھین نے انکا تذکرہ لکھا ہو کہ یہ وہم ہو صحیح وہی ہو جو بہت سے لوگون نے یحیی بن عبد اللہ بن حارث سے انھون نے یحیی بن حسان سے انھون نے ابن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مین وفد کے ہمراہ تھا پھر انھون نے ایسی ہی حدیث ذکر کی -

---

[۱] یعنے خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والون کو ۱۲ [۲] یہ اشارہ ہو دُبا حَنتم غیرہ نام کے ظروف کی طرف اِن ظروف مین پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سد باب کے لیے حضرت نے اُن ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرما دی تھی ۱۲

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن خوط - ذہلی ثم البکری - اپنی قوم میں شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے تھے انکے بہت سے بیٹے تھے - یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے - انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے ؎

انا[1] ابن حسان بن خوط وابی   رسول بکر کلھا الی النبی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا انکے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوے تو انکے حق مین کسی نے یہ اشعار کہے - انعی[2] الرئیس الحارث بن حسان - الی آخر الابیات اور انکو بھائی بشر نے یہ اشعار کہے انا ابن حسان بن خوط - الی آخر الابیات -

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان - علی بن سعید عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور انھون نے حسن بن عرفہ سے انھون نے عمرو بن حفص عبدی سے انھون نے ہیثم بن حکیم سے انھون نے ابو عاصم حبطی سے انھون نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلون کے درمیان مین ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردون کے درمیان مین - ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے - ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تمیمی طہوی - انسے انکے بیٹے نہشل نے روایت کی ہے یہ اور انکی والدہ دونون شرف صحبت سے مشرف ہین انکا شمار اعراب بصرہ مین ہے - انکے بیٹے نہشل نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میری والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکے پاس اسلیے حاضر ہوئی ہون کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اسمین برکت دے اور اللہ اُسکو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے (یعنے میرے) منھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونون کو اسمین برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہمنے بیان کیا - مگر مین سمجھتا ہون کہ انکا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم -

---

[1] ترجمہ مین حسان بن خوط کا بیٹا ہون اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے ۱۲

[2] ترجمہ مین رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہون ۱۲

(سیدنا) حسان [۱۳] (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ضبعی۔ عسکری نے افراد مین انکا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھون نے ابوداؤد طیالسی سے انھون نے ہمام سے انھون نے قتادہ سے انھون نے حسان بن عبد الرحمن ضبعی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتون پر فرض ہے) دشوار ہو جاتا۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً (یعنے بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسان [۱۴] (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی اسود بن خلف بن عدی بن عبد اللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت انکی ابواسود ہے۔ ابوعمر نے کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا ہے اور انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

(سیدنا) حسحاس [۱۵] (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن۔ قبیلۂ ازد سے ہین۔ ابن ماکولا نے انکا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اسکو نقل کیا ہے۔ ابو الفیض بن حسحاس بن بکر انھین کی اولاد سے ہین اسکو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث انکی نہین نقل کی۔ ہان ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اسکے بعد انکی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ کلمات کے ساتھ ملے گا وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا (وہ پانچ چیزین یہ ہین) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچوین چیز اس روایت مین چھوٹ گئی جو آیندہ تذکرہ مین معلوم ہوگی)۔

(سیدنا) حسحاس [۱۶] (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک اور دوسرے شخص ہین۔ ہمین ابوموسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمین فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن جارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوحاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زافر بن سلیمان نے ابو یحیی سے انھون نے یونس بن زہران سے انھون نے حسحاس سے روایت کرکے خبر دی حسحاس صحابی تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزون کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا اور جنت مین داخل کیا جائیگا (وہ چیزین یہ ہین) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

(اور پانچوین چیز) فرزند صالح ابو یحمد کا نام بقیہ بن ولید ہو۔ یہ عبارت ابو موسی کی تھی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ الی آخر الحدیث کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو اور ابن ابی حاتم کے علاوہ اور لوگون نے خاے نقطہ دار مین ذکر کیا ہو پس اگر یہ صحیح ہو تو انکا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک وہم ہو کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث کے مغایر ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہین پہلا تو وہی ہو جو اس سے پیشتر گذر چکا اور انکا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہو اور دوسرا تذکرہ یہی ہو اور کہا ہو کہ یہ دوسرے حسحاس ہین اس دوسرے تذکرہ مین سبحان اللہ کی حدیث بھی انھون نے روایت کی ہو اور پہلا تذکرہ انھون نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہو اور اُنکے متعلق کوئی حدیث نہین روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ مین لکھا تھا جسکو ابو موسی نے انسے روایت کیا ہو مگر ابو موسی نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ مین لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُسکو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ مین اس حدیث کو لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حِسْل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ انکو حُسَیل کہتے ہین اور بعض لوگ حنبل کہتے ہین۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے اُسدن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حِسْل (رضی اللہ عنہ)

عامری۔ قبیلۂ بنی عامر بن لوی سے ہین۔ انکی حدیث یہ ہو کہ زمانۂ حج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمھارا حج ختم ہو چکا اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ (اچھا اب) جلد جلد کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا و ابن سیدنا) حَسَن (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نواسے ہین۔ والدہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو تمام دنیا کی عورتون کی سردار ہین اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہین (صورت مین بھی) آپکے مشابہ تھے۔ انکا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور انکی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی اور ولادت سے ساتوین دن آپنے انکا عقیقہ کیا تھا اور انکے بال مُنڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ انکے بالون کے ہموزن چاندی خیرات کی جاے۔ اہل کساؑ کے پانچوین شخص ہین۔

ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ یہ نام جاہلیت مین (کسی کا) معلوم نہین ہوتا اور انھون نے ابن اعرابی سے انھون نے مفضل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے (یہ دو نام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون صاحبزادون کا نام حسن اور حسین رکھا ابن اعرابی کہتے ہین مینے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن مین تھے (انکا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا انکا نام حَسْن ساکن السین اور حَسین بفتح حا، وکسر سین تھا۔ ان دونون صاحبزادون سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سےؑ ایک گاؤن بلاد ضبہ مین ہو (جسکی نسبت) ابن عنمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہو۔ غداۃؑ اضر بالحسن السبیل اسی مقام مین بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنی احمد بن علی بن عبد الواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمنے ابو بکر بن عبد الرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جنکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین نصف رمضان ستہ ہجری مین پیدا ہوے تھے اور مدینہ (منورہ) مین سنہ ۴۹ ہجری مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی ولادت نصف شعبان سنہ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہین دو سال بعد پیدا ہوے ہجرت کے اور غزوۂ احد کے درمیان مین دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا فصل تھا۔ دولابی نے کہا ہو کہ ہمسے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھون نے قابوس بن مخارق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے (خواب مین) دیکھا ہو کہ گویا ایک عضو آپکا میرے گھر مین ہو حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جسکو تم قثمؑ کا دودھ پلاؤگی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوے اور ام فضل نے انکو قثم کا دودھ

سلہ اہل کسا سے مراد وہ لوگ ہین جنکو آیۂ تطہیر کے نازل ہونیکے بعد آپنے چادر اُڑھائی تھی اور اُنکے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ انکو بھی میرے اہلبیت مین داخل فرمادے ۱۲ سلہ ترجمہ اُس جگہ کی جسکو ۔ قلم) حسن ہین رلاتا ایک ہوگئی ۱۲ سلہ ام فضل حضرت عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھین قثم انکے بیٹے کا نام ہو مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اسکو پلاؤگی یعنے وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہو ۱۲

بلایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حَسَن پیدا ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا نام کیا رکھا مینے عرض کیا کہ مینے اسکا نام حرب رکھا ہی حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہی) بلکہ (اسکا نام) حسن ہی پھر جب حسین پیدا ہوے تو ہمنے انکا نام بھی حرب رکھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا مینے عرض کیا کہ اسکا نام مینے حرب رکھا ہی حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہی) بلکہ (اسکا نام) حسین ہی پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا مینے عرض کیا کہ مینے اسکا نام حرب رکھا آپنے فرمایا وہ (حرب نہین ہی) بلکہ (اسکا نام) محسن ہی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ مین ان تینون کے وہ نام رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر علیہ السلام) کے بیٹون کے نام تھے (یعنی) شبر اور شبیر اور مشبّر۔

حضرت حَسَن سے (ام المومنین) عائشہ نے اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مُسیّب بن نجبہ اور اصبغ بن نباتہ اور ابو الحوراء اور معاویہ بن خدیج اور اسحاق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہی۔

ہمین ابو جعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاحوص نے ابو اسحاق سے انھون نے یزید بن ابی مریم سے انھون نے ابو الحوراء سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہین جنکو مین وتر (کی دعاے قنوت) مین پڑھ لیا کرتا ہون (وہ کلمات یہ ہین) اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت ۔ ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن لطیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی نیز ابو بشر کہتے تھے ہمسے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ابی مریم نے ابو الحوراء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتین یاد ہون تو بیان کیجئے انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ مینے (ایک مرتبہ) صدقہ کے چھوہارون مین سے ایک

سلہ ترجمہ اے اللہ مجھے ہدایت کر ان لوگون کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگون کے ساتھ جنکو تو نے عافیت دی اور مجھسے محبت کر ان لوگون کے ساتھ جنسے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان چیزون مین جو تو نے مجھے دی ہین اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو حکم کرتا ہی اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہین چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہین ہو سکتا اے ہمارے پروردگار تو بہت بابرکت اور بزرگ ہی ۱۲

چھوہارا لیکر اپنے منھ مین رکھ لیا تھا حضرت نے اُسکو (میرے منھ سے) نکال لیا اس حال مین کہ اُسمین میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اُسکو صدقہ کے چھوہارون مین ملا دیا کسی نے کہا کہ یارسول اللہ ایک چھوہارے کی کیا بات تھی (آپنے کھا لینے دیا ہوتا) آپنے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنے آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہین ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات مین تمکو شک ہو اُسکو ترک کردو کیونکہ سچائی نام اطمینان کا ہو اور شک جھوٹی چیز ہو اور حضرت ہمین اِس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُسکے بعد انھون نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن محمد ابن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد یعنی جعفر بن حسین فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھون نے عمیر بن مامون سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھکر اپنے مُصلاّ پر بیٹھا رہے یہانتک آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُسکے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائیگا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائیگا ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس یعنے احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنے محمد بن عبدالرحمن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حکم بن عبدالرحمن ابن ابی نعیم بجلی نے اپنے والد سے انھون نے ابو سعید خدری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہین سوا دو خالہ زاد بھائیون یعنے عیسیٰ اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے۔ ہمین اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین موسی بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید مہاجر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن ابی زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مین ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس باہر تشریف لائے

---

۵۱ جوانان جنت کے سردار ہونیکا مطلب یہ ہو کہ جو نیک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے اُن سب کے یہ سردار ہونگے ورنہ جنت مین تو جتنے لوگ ہونگے جوان ہونگے بوڑھا کوئی نہوگا ۱۲ ۵۲ یعنی حضرات حسنین کو انبیاء پر فضیلت نہین ہے یہی عقیدہ اہلسنت کا ہو کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہین ہو سکتی ۱۲

اور آپ کسی چیز کو اُٹھائے ہوئے (چادر مین چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہین ہوا کہ آپ کس چیز کو اٹھائے ہوئے ہین پھر جب مین اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو مینے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہی جسکو آپ اُٹھائے ہوئے ہین آپنے چادر کھولی تو (معلوم ہوا کہ) وہ حسن اور حسین تھے جنکو آپ اپنی گود مین لیے ہوئے تھے پھر آپنے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین اے اللہ مین اِن دونون سے محبت رکھتا ہون پس تو بھی ان دونون سے محبت رکھ اور جو شخص اِنسے محبت[1] رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ انصاری نے خبر دی اور ہمین اشعث ابن عبد الملک نے حسن (بصری) سے انھون نے ابو بکرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنے حسن) سردار ہو اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرا دیگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت مین حسن اور حسین (گھر سے باہر) آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آرہے تھے اور اُنکے پیر لڑکھڑاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر پڑے اور اُنکو گود مین اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا بعد اُسکے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہی انّما[2] اموالکم واولادکم فتنۃ مینے اِن دونون بچون کو دیکھا کہ چلے آرہے ہین اور اُنکے پیر لغزش کرتے ہین تو مجھسے نہ رہا گیا یہانتک کہ مینے اپنی بات قطع کر دی اور اُنکو اُٹھا لیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے

[1] انسے محبت رکھنے کا مطلب یہ نہین ہے کہ فقط زبان سے محبت کا دعوی کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعوی کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہی کہ انکی پیروی بھی کرے ۱۲

[2] ترجمہ واسکے نہین کہ تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہین فتنہ سے مراد یہ ہو کہ آنحضرت صلعم پر محبت اولاد غالب تھی ہرگز نہین حضور کو جس سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے ۱۲

ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے اور ابوبکر
ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھون نے
براء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر
سوار کیے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ - نیز
وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان اصفہانی
نے یحیی بن عبید سے انھون نے عطاء سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[۵۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی
کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر مین جب یہ آیت نازل ہوئی انما[۵۲] یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی ان لوگون مین ہون تو آپنے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو - محمد
کہتے تھے ہمسے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اعمش نے عطیہ
سے انھون نے ابو سعید سے اور اعمش سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت
کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دو گرانقدر چیزین تم مین چھوڑے جاتا ہون جب تک
انکے ساتھ تمسک[۵۳] کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے ایک چیز انمین سے بہ نسبت دوسرے کے بڑی ہے (وہ دونون یہین)
کتاب اللہ جو (مثل) ایک رسی (کے) ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عترت یعنے میرے اہل بیت اور
یہ دونون چیزین ایک دوسرے سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہونچ جائینگی -
پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونون[۵۴] سے کیا معاملہ کرتے ہو - نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے
انھون نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۱ ربیب اس لڑکے کو کہتے ہین جسکی ماں سے اسکی صغر سنی کی حالتمین نکاح کر لیا جائے انکی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلعم کے نکاح مین آئی تھین اسوجہ سے یہ حضرت کے ربیب ہوے ۱۲

۵۲ یہ آیت آیۂ تطہیر کے نام سے مشہور ہے ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل البیت (محمد) تمسے ناپاکی کو دور کر دے اور تمھین خوب پاک کر دے - اس آیت کی تفسیر مین اہلسنت کا اتفاق ہے کہ اہلبیت سے مراد ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کے لغت مین اہل البیت اور اہل خانہ اور گھر کے لوگ بی بی ہی کو کہتے ہین اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کی آیتون مین تمامتر خطاب ازواج سے ہے مگر احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین اور حضرت مرتضی اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت مین داخل فرمایا یا داخل فرمانیکی دعا کی ازواج کا اس آیت مین اصالۃً وحقیقۃً داخل ہونا اسی وجہ سے یہی سمجھا جاتا ہے حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے ۱۲

۵۳ قرآن کے ساتھ تمسک کرنیکا مطلب یہ ہے کہ اسپر عمل کیا جائے اور اہلبیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ انسے محبت رکھے ۱۲

۵۴ الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام مین جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن و اہلبیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہین ہوا ۱۲

فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ اُن نعمتون کے جو روزانہ تمپر فائض ہوتی ہین اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھسے محبت رکھو اور بوجہ میری[1] محبت کے میرے اہلبیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کیے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ مین اس حال مین اس سے ملون کہ مین اسکے گھر تک پیادہ پا نجاؤن اور تین مرتبہ انھون نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ مین دیا (نصف بھی اس طرح کہ) ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک جوتی دیدیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دیدیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط[2] مین سے ایک سبط ہین حضرت حسن بہت ہی بردبار اور کریم اور پرہیزگار تھے انکی پرہیزگاری ہی نے انھین اس بات پر آمادہ کیا کہ انھون نے اللہ کے یہان کی ناز و نعیم پر قناعت کرکے دنیا اور اُسکی سلطنت چھوڑدی اور فرمایا کرتے تھے کہ مین نہین چاہتا کہ مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنون اور میری حکومت مین کسی کا خون پچھنے سے بھی گرایا جاے۔ حضرت عثمان بن عفان کی مددمین سبقت کرنے والون مین سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت علی سترہ[17] رمضان سنہ ۴۰ھ مین شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے جان دینے کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھون نے انکے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کے زیادہ اطاعت کرنے والے اور انسے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن قریب سات مہینہ کے عراق اور اسکے ماسوا یعنے خراسان اور حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے پھر حضرت معاویہ شام سے انکی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہ کی طرف چلے جب دونون لشکر مقابل مین آگئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہین ملسکتی جبتک کہ دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہو جاے لہذا انھون نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ مین تمھین خلافت دیے دیتا ہون لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر مین خلیفہ کیا جاؤن اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے اُن چیزون کو طلب نکرنا جو میرے والد کے وقت مین انھین مل چکی ہین اسکے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے انکی درخواست منظور کرلی اور وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو گروہون مین صلح کرادیگا۔ اس سے بڑھکر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سردار فرمایا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

---

[1] یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے محبت کریگا تو اس محبوب کے جسقدر محبوب ہونگے یا اُس کسی قسم کا تعلق رکھتے ہونگے سب اُسکی نظر مین محبوب ہوجائینگے مگر صرف زبانی محبت کبھی کام نہین دیتی ۱۲

[2] سبط کے معنی اولاد اسباط اسکی جمع ہے مراد یہان پیغمبرون کی اولاد ہے ۱۲

ہمین محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المومنین (علی مرتضی) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمین اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہین روکا ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اسوقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمھاری دنیا تمھارے دین سے مقدم ہو گئی ہے آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہین جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہین رہے جیسے تھے۔ اسوقت دو قسم کے لوگ تمھارے مقتول ہو چکے ہین کچھ تو صفین مین مقتول ہو چکے ہین جنکے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہروان مین مقتول ہوے ہین جنکا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہین وہ ناکام ہین اور جو رو رہے ہین وہ پریشان ہین سنو معاویہ نے ہمین ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جسمین نہ عزت ہے نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دین اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کرین اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لین اور جس بات پر تم راضی ہو اُسی کو اختیار کرین تو سب لوگون نے ہر طرف سے اُنھین آواز دی کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہین جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔ ہمین ابراہیم بن محمد ابن مہران فقیہ اور کئی لوگون نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے محمود ابن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن فضل حرانی نے یوسف ابن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھون نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اُس شخص نے کہا کہ تمنے مومنون کے منھ مین کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنون کے روسیاہ کرنیوالے حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب مین) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آپکے منبر پر کھڑے ہین یہ بات آپکو بہت ناگوار ہوئی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر[له] (حضرت نے فرمایا کہ ہزار مہینون سے مراد وہ ہزار مہینے ہین، جنمین میرے بعد بنی امیہ بادشاہت کرینگے۔

اُسوقت کی تعیین مین اختلاف ہے جسمین حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہین جمادی الاولی سنہ ۴۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ربیع الآخرہ مین پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے

[له] ترجمہ ہمنے قرآن کو نازل کیا ہے شب قدر مین اور تمکو کسنے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے ۱۲

بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین ربیع الاخرہ مین یہ واقعہ ہوا انکے قول کے موافق چھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین جمادی الاولیٰ مین یہ واقعہ ہوا اُنکے نزدیک آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال مین انھین لوگون کا قول صحیح ہے جو کہتے ہین سلمہ مین یہ صلح ہوئی انسے وہم ہوگیا ہے۔

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اسکے کہ حضرت معاویہ کوفہ مین آئین حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگون ہم تمھارے سردار اور تمھارے مہمان ہین اور ہم تمھارے نبی کے اہل بیت سے ہین جنسے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہے اور انھین خوب پاک کر دیا ہے اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہانتک کہ سب لوگ رونے لگے اور اُنکے رونے کی آواز کانون مین آئی جب حضرت معاویہ کوفہ پہونچے تو لوگون نے انسے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھین حضرت معاویہ نے کہا مین اسکی ضرورت نہین ہے عمرو بن عاص نے کہا مین اسکو مناسب سمجھتا ہون تاکہ انکی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتون کو نہین جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اُٹھو اور لوگون سے بیان کرو جو ہمارے اور تمھارے درمیان مین واقعات گذرے ہین انکو ظاہر کر دو پس حضرت حسن اُس بات کے بیان کرنیکو کھڑے ہو گئے جسکے متعلق انھون نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھون نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فی البدیہہ فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمھین ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمھارے جانون کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیزگاری ہے اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہے اور یہ معاملہ جسکے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان مین اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہین) یا تو وہ مجھسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور یا یہ میرا حق ہے جو مینے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمھاری جانون کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا وان ادری لعلہ فتنۃ لکم ومتاع الی حین تو حضرت معاویہ نے انسے کہا کہ (اب منبر سے) اُتر پڑیے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ تمھارا یہی مقصود تھا۔

حضرت حسن کی وفات کے وقت مین بھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین سلمہ مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین سلمہ مین اور بعض لوگ کہتے ہین سلمہ مین۔ خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انکی بی بی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھین زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوے اور یہ حالت ہوئی کہ) انکے نیچے ایک طشت رکھدیا جاتا تھا اور دوسرا اُٹھایا جاتا تھا قریب چالیس دن کے یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہوئی۔ جب انکا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ابکی مرتبہ کا ایسا کبھی نہین پلایا گیا

لہ ترجمہ مین نہین جانتا شاید یہ تمھارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمھارے لیے فائدہ ہو ۱۲

میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کے گر رہے ہین حضرت حسین نے پوچھا کہ آپکو زہر کسنے پلایا ہو حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیون پوچھتے ہو کیا تم اُن لوگون سے لڑنا چاہتے ہو مین انھین اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہون جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی بھیجکر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤن حضرت عائشہ نے اسکو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب مین مر جاؤن تو تم پھر حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرنا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤن مینے اُنسے اجازت طلب کی تھی اور انھون نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انھون نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دین تو تم مجھے انکے گھر مین دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا ہو کہ بنی امیہ تمھین روکین گے لہذا اگر وہ ایسا کرین تو تم اُنسے اسکے متعلق مزاحمت نکرنا اور مجھے جنۃ البقیع مین دفن کر دینا چنانچہ جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت حسین حضرت عائشہ کے پاس اسکی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہی جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہونچی تو انھون نے کہا خدا کی قسم وہ دہان ہرگز دفن نہین کیے جا سکتے حضرت حسین کو جب یہ معلوم ہوا تو انھون نے اور انکے ساتھ والون نے ہتھیار اُٹھائے مروان نے بھی ہتھیار اُٹھائے حضرت ابوہریرہ نے اسکو سنا تو انھون نے کہا خدا کی قسم یہ بڑا ظلم ہو کہ حسن کو انکے باپ کے پاس دفن ہونے سے روکا جاتا ہو واللہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہین پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور انکو سمجھایا اور خدا کا واسطہ دلایا اور کہا کہ کیا آپکے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھین (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانون کے مقبرہ مین لیجانا حضرت حسین نے مان لیا اور انھین جنۃ البقیع مین اُٹھا لے گئے۔ بنی امیہ مین سے کوئی شخص سوا سعید بن عاص کے انکے جنازے کے ساتھ نہ تھا سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے حضرت حسین خود انکے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جنازہ پڑھ دین اور انسے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہوتی تو مین ہرگز تمھارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکے جنازے مین خالد ابن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انھون نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھون نے انکو اجازت دیدی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور انسے کہا تھا کہ مین سمجھتا ہون کہ نبوت اور خلافت دونون کو خدا ہمارے گھر مین جمع نکریگا لہذا اہل کوفہ تمھین دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نکرین۔ فضل بن دکین کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھین جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص انکے پاس آیا اور اُنسے کہا کہ اے ابو محمد یہ جزع کیسی جسوقت آپکی روح آپکے جسم سے جدا ہو گی اُسوقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا نانی یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنے حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموں یعنے قاسم اور طیب اور طاہر اور ابراہیم اور اپنی خالہ یعنے رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہونچینگے یہ سنکر انکی وہ حالت دور ہو گئی۔ جب حضرت حسن کی وفات

ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتوں نے ایک مہینے تک انکے لیئے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہین۔ انکے نسب کے متعلق انکے بیٹے حذیفہ کے بیان مین بحث ہو چکی ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور انکے دونون بیٹے حذیفہ اور صفوان احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانون ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپنے حسیل بن جابر کو جنکا نام یمان ہوا اور حذیفہ بن یمان کے والد ہین اور ثابت بن وقش بن زعورا کو عورتون اور بچون کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونون بہت بوڑھے تھے انمین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہگئی ہے جیسے گدھے کی پیاس[1] ہم تم آج یا کل مر جائینگے پس کیون نہ ہم اپنی تلوارین لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائین۔ شاید اللہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونون نے اپنی تلوارین اُٹھالین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانون کی جماعت مین شامل ہو گئے انکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکون نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر ناواقفیت کے سبب سے خود مسلمانون کی تلوارین پڑگئین حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہین میرے باپ ہین مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانون نے کہا کہ ہم انکو پہچانتے نہ تھے اُن لوگون کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھین معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکی دیت ادا کر دین مگر حذیفہ نے انکی دیت مسلمانون پر خیرات کر دی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اور زیادہ مال دیدیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حسل ہے بغیر یا کے یہ اوپر گذر چکا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام حسین ہے ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور انھون نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) دو حصہ گھوڑے کو دیے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ انسے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ مویشی بیچنے کے لیئے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اے حسیل کیا تم اس بات کو پسند

---

[1] تمام جانورون کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہٰذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہین ۱۲

کرا تے ہو کہیں تمہیں بیس صاع چھوہارے دون اس بات کے عوض مین کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتادو حسیل کہتے تھے میں نے منظور کرلیا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع چھوہارے دیے اور میں (اُسیوقت) مسلمان ہوگیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ یہین کیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل کے نام مین کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہین بس اسی پر انھون نے اکتفا کی ہی۔ حو یہ بفتح حاے حطہ وکسر واو ہی اور بعد واو کے یاے تحتانیہ ہی اور آخر مین سے ہی۔ یہ امیر (ابونصر) کا قول ہی اور انھون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہی مگر انھون نے کہا ہی کہ یہ حنین مین شریک تھے انھون نے حنیناً الف کے ساتھ لکھا ہی الف نہوتا تو مین سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نویرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل بغیر یا کے نام مین لکھا ہی اور انکو حسل ابن خارجہ اشجعی لکھا ہی اور کہا ہی کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے اور انھون نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کیلیے دو حصہ دیے۔ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون۔ انکے نسب مین علما کا اختلاف ہی جیساکہ اور لوگون کے نسب مین اختلاف ہی اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور نہ ابونعیم نے کیونکہ اِن دونون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر مین شریک ہونیوالا حسیل ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہی۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے بیان کیا ہی کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ احمد بن سیار نے بیان کیا ہی کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہمسے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کرچکے تھے مگر انکی حدیث حَسَن ہی اُسمین سننے والے کے لیے عبرت ہی۔ ابو موسی نے لکھا ہی کہ ابو عبد اللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگون نے انکو حسین لکھا ہی اور ایسی باتین بھی لکھی ہین جنسے انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہی پس گویا یہ کوئی اور ہین۔ ابو موسی نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہی کہ انھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے اِن دونون گروہون مین سے کسی کے ساتھ ہوکے لڑنیکی برائی ظاہر ہوتی ہی جنھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ الحمسی - یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے - (امام) مسلم نے اپنی (کتاب) صحیح میں انکا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ انکا نام حصین کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم انکا تذکرہ حصین کے اور ابوارطاۃ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھینگے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب - انصاری - رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوہ بدر کی رات آئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑوگے تو عاصم بن ثابت ابن ابی اقلح کھڑے ہوگئے اور انھوں نے تیر کمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب لوگ دو سو گز یا اسکے قریب فصل پر ہونگے تو تیروں سے مارینگے پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا پتھر ہم تک اور ہمارا ان تک پہونچ سکے تو پھر پتھروں سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ ان تک پہونچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہوگی یہانتک کہ جب نیزے ٹوٹ جائینگے تو ہم انکو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لینگے پھر تلواروں سے لڑائی ہوگی حسین کہتے تھے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ انکا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین نون کے ساتھ رکھا - دارقطنی نے احمد بن سعید سے انھوں نے داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین یہانتک کہ آپنے پوری سورت ختم کردی (پھر اسکے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا ابن سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت ابوعبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (زندگی کی بہار اور سینے سے لیکر نیچے تک آپکے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کان میں اذان پڑھی

جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور اہل کسا کے پانچوین شخص ہین - انکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
جو سوا مریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتون کی سردار تھین - ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل ابن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن نظیف فراء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر
دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور عبد اللہ
ابن موسی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا ہمسے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا نام کیا رکھا ہمنے عرض کیا
کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسن ہو پھر جب حسین پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے عرض کیا کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسین
ہو پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو مینے اسکا نام بھی حرب رکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے
بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے کہا کہ حرب آپنے فرمایا نہین وہ محسن ہو پھر آپنے فرمایا مین ان بچون کے وہ نام
رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر) کے بیٹون کے نام تھے یعنے شبر اور شبیر اور مشبر - ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابو شیبہ یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غسان یعنے مالک بن اسمعیل
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے
نامون مین سے ہین زمانۂ جاہلیت مین یہ نام نہ تھے - ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن عبد اللہ
ابن عبد الرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو صالح یعنے عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث
ابن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان ۴ھ مین پیدا ہوے اور زبیر
ابن بکار نے کہا ہو کہ حسن ۵ شعبان ۴ھ ہجری مین پیدا ہوے جعفر بن محمد نے بیان کیا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت
حسین کے حمل کے درمیان مین صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس
مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی - ہمین ابو الفضل
ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن
سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھون نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی

انھون نے حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ
جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہونچی ہو گو اُسکو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور وہ از سر نو اُسکے لیے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھے تو اللہ تعالی اُسے از سر نو اُسیقدر ثواب عنایت فرماتا ہے جسقدر اُس مصیبت کے دن وعدہ فرمایا تھا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم
ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ام یحیی علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھین ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ
کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن علا نے مروان بن سالم سے انھون نے طلحہ بن عبید اللہ سے انھون نے حسین بن علی سے روایت
کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہے جب وہ دریا کا سفر کرین
تو (یہ آیت) پڑھ لیا کرین بسم اللہ الرحمن الرحیم مجرٖاہا و مرسٰاہا ان ربی لغفور رحیم[1] ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد شحی عدل نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو النصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن
طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھون نے
ابو ہریرہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ وہ حسن ہے حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ یہ کیون
فرماتے ہین کہ وہ حسن ہے حضرت نے فرمایا کہ جبریل نے (مجھسے) پوچھا کہ وہ حسین ہے (مینے انسے کہا کہ نہین وہ حسن بھی) ہمین اسمعیل
ابن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین عقبہ بن مکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
محمد بن ابی یعقوب سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی نعیم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق مین سے حضرت
ابن عمر سے کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے) حضرت ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ
پوچھتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگون نے قتل کر دیا (اُسوقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہین اور اسی قسم کی حدیث ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے جو انکے
بھائی حضرت حسن کے بیان مین گذر چکی یہ حدیثین دونون بھائیون کے درمیان مین مشترک ہین لہذا دوبارہ اُنکے لکھنے کی
حاجت نہین۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن عرفہ نے خبر دی

---

[1] ترجمہ اللہ رحمن رحیم کے نام سے اسکی روانگی اور اسکا قیام ہو بیشک میرا پروردگار غفور و رحیم ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے سعید بن راشد سے انھون نے یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہین اور مین حسین کا ہون خدا اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہین اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین ترمذی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن عبدالرحمن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے علی سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لیکر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لیکر نیچے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی یعنے حسن بن احمد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنے محمد بن جعفر بن محمد بن ہثیم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد صائغ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین جریر بن حازم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے عبیداللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی علیہ السّلام کا سر لایا گیا اور طشت مین رکھا گیا ابن زیاد اُسکو چونکنے لگا اور اُنکے حسن مین کچھ کلام کیا حضرت انس نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری سے) کہدیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اُسوقت حضرت حسین کے بالون مین خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہی متفق علیہ ہی۔ اور اوزاعی نے شداد بن عبداللہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام مین سے ایک شخص نے انپر اور انکے والد (حضرت علی مرتضی) پر لعنت کی تو واثلہ بن اسقع کھڑے ہوگئے اور انھون نے (نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ خدا کی قسم مین علی اور حسن اور حسین کو اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہون جبسے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے متعلق حدیثین سنین مین ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا اتنے مین حضرت حسن آئے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھین آپنے اپنے بائین زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئین تو انھین آپنے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُسکے فرمایا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا[سلہ] (راوی کہتا ہی) مینے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہی انھون نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابواحمد عسکری کہتے تھے کہ اوزاعی نے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل مین روایت نہین کی واللہ اعلم وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل مین صرف ایک حدیث روایت کی ہی ان دونون کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ مجھسے مصعب نے بیان کیا کہ

سلہ ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہی کہ اے اہل بیت تمسے ناپاکی کو دور کردے اور تمھین خوب پاک کردے ۱۲

حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھون نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے کیے عراق سے انھون نے کوئی حج نہین کیا عراق سے آنے کے بعد صرف بیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق سنہ ۶۰ھ مین آئے تھے اور شروع سنہ ۶۱ھ مین شہید ہوے۔ حضرت حسین اُس بات کو برا سمجھتے تھے جو اُنکے بھائی حسن نے کی یعنی حضرت حسن نے جو حضرت معاویہ کو خلافت دیدی تھی۔ حضرت حسین نے انسے کہا کہ مین آپکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ معاویہ کے دعوے کو مان کر اپنے باپ کے دعوے کی تکذیب نہ کیجیے حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو مین اس بات کو تمسے زیادہ جانتا ہون۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ اور زیادہ روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور حج اور صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہین ہفتہ کے دن دسوین محرم سنہ ۶۱ھ ہجری مین بمقام کربلا جو مضافات عراق ہی شہید ہوے۔ انکی قبر مشہور ہی اسکی زیارت کی جاتی ہی۔

انکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والون نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ کے انسے بیعت کرنے کے لیے انھین بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اسکی ولیعہدی کی بیعت لوگون سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی مین اہل کوفہ کے خطوط اُنکے پاس پہونچے لہذا انھون نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگون نے انھین منع کیا ان منع کرنے والون مین انکے بھائی محمد بن حنفیہ اور ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی آپنے مجھے جس بات کا حکم دیا ہی اُسکو مین ضرور کرونگا چنانچہ وہ عراق چلے گئے یزید نے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اُسنے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجا اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اُسے رَی کی حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی بعد اسکے کہ انسے اس بات کی درخواست کی کہ عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئین اور انھون نے اسکو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہانتک کہ خود شہید ہوے اور اُنیس آدمی انکے گھر کے شہید ہوے حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہین انکو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے انپر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عمر بن سعد نے انھین شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہین ہی صحیح یہی ہی کہ سنان بن انس نخعی نے اُنھین شہید کیا اور جن لوگون نے کہا کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھین شہید کیا انکی کہنے کی وجہ یہ ہی کہ شمر نے لوگون کو انکے شہادت کی ترغیب دی تھی اور انسے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہذا یہ قتل اُسی کیطرف منسوب کیا گیا جب خولی نے انپر حملہ کیا تو انکا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے ؎

[1] اوقر رکابی فضۃ وذھبا فقد قتلت السید المحجبا قتلت خیر الناس اما و ابا وخیرھم اذ ینسبون نسباً

بعض لوگ کہتے ہین کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگون نے اُس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھون نے چاہا تھا کہ ان لوگون کی سلطنت زائل کر دین پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدین تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہوگا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُسنے پڑھے عمر بن سعد نے کہا کہ مین شہادت دیتا ہون کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا ہے کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتین کرتا ہے خدا کی قسم اگر ابن زیاد ان باتون کو سنے گا تو مجھے قتل کر دیگا۔ جب حضرت حسین شہید ہوے تو عمر بن سعد نے چند لوگون کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کرین حضرت حسین کے ہمراہ بہتر[2] آدمی شہید ہوے تھے جب وہ شہید ہوے تو عمر (ابن سعد) نے انکا اور انکے ساتھیون کا سر ابن زیاد کے پاس بھیجدیا ابن زیاد نے لوگون کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونون ہونٹون کے درمیان مین ایک لکڑی سے کونچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہین تو انھون نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہونٹ ان ہونٹون پر دیکھے ہین آپ ان ہونٹون پر بوسہ دیتے تھے یہ کہکے وہ روئے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھون کو روتا ہوا رکھے خدا کی قسم اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوے نہوتے تو مین تمھاری گردن مار دیتا پس زید بن ارقم وہان سے یہ کہتے ہوے نکلے کہ اے گروہ عرب آج کے بعد سے تم غلام ہو تمنے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تمنے ابن مرجانہ (یعنے ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگون کو قتل کرتا ہے اور بُرے لوگون کو غلام بناتا ہے لوگون نے حضرت حسین کے مرثیے بہت لکھے ہین منجملہ اُنکے سلیمان بن قبہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے ؎

[3] مررت علی ابیات آل محمد فلم ارھا امثالھا حین حلت فلا یبعد اللہ البیوت و اھلھا وان اصبحت منھم برغمی اتخلت

وکانوا رجاء ثم عادوا رزیۃ لقد عظمت تلک الرزایا و جلت اولئک قوم لم یشیموا سیوفھم ولم تنک فی اعدائھم حین سلت

---

[1] مین اپنی رکاب کو سونے سے منڈھونگا بسبب اسکے کہ مینے ایک بڑے سردار کو قتل کیا ہے مینے ایسے شخص کو قتل کیا جسکے مان باپ تمام آدمیون سے افضل تھے اور جسکا نسب سب سے بہتر تھا ۱۲ [3] ترجمہ۔ مین آل محمد کے گھرون پر گذرا تو مینے انکو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے اللہ گھرونکو اور انکے لوگون سے جدا نکرے اگرچہ آل محمد کے گھر میرے گمان مین خالی ہو گئے پہلے وہ امن مین تھے پھر مصیبت مین پڑ گئے اور وہ مصیبتین بہت سخت اور ظاہر تھین یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنی تلوارونکو میان سے باہر نکالا اور جب وہ نکالی گئی تو انکے دشمنون کو قتل نہ کیا ۱۲

وانّ قتیل الطف من آل ہاشم   اذلّ رقابا من قریش فذلّت
الم تران الارض اضحت مریضۃ   لفقد حسین والبلاد اقشعرت
وقد اعولت تبکی السماء لفقدہ   وانجمھا ناحت علیہ واصلت

اِس مرثیہ مین بہت اشعار ہین اور ایک مرثیہ منصور نمری نے کہا ہی ؎۹

ویلک یا قاتل الحسین لقد   بوت بحمل ینوء بالحامل
ای حباجوت احمد فی   حفرتہ من حرارۃ الثاکل
تعال فاطلب غدا شفاعتہ   وانھض فرد حوضہ مع الناہل
ما الشک عندی بحال قاتلہ   لکننی اثاث بالخاذل
کانما انت تعجبین الا   تنزل بالقوم نقمۃ العاجل
لا یعجل اللہ ان عجلت وما   ربک عما ترین بالغافل
ما حصلت لامرء سعادتہ   حقت علیہ عقوبۃ الاجل

ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگون نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہا انہون نے کہا ہمے ابو لہ احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلمیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین حضرت ام سلمہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھین مینے پوچھا کہ کیون رو رہی ہو انہون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپکے سر پر اور داڑھی پر غبار تھا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہی آپنے فرمایا مین ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا - حماد ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انہون نے کہا مینے دوپہر کو خواب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوے تھے آپکے چہرہ پر پراگندگی اور غبار تھا - آپکے ہاتھ مین خون کی ایک شیشی تھی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائین یہ خون کیسا ہی آپنے فرمایا یہ حسین کا خون ہی مین آج صبح سے اسکو اُٹھا رہا ہون حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسی دن شہید ہوے تھے - نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین واصل بن عبد الاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انہون نے عمارہ بن عمیر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اسکے ساتھیون کا سر لایا گیا اور یہ سب سر تلے اوپر مسجد مین رکھے گئے مین وہان گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا یکایک مینے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سرون کے درمیان مین گھسا یہانتک

سلہ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے ؛ قریش مین ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے ؛ کیا مینے نہین دیکھا کہ زمین بیمار ہو گئی ؛ حسین کے نرہنے سے اور ملک کانپ اٹھے ؛ اور آسمان انکی جدائی سے رونے لگا ؛ اور اسکے ستارون نے نوحہ کیا اور فرشتون نے دعاے رحمت کی !

سلہ ترجمہ تیری خرابی ہو اے قاتل حسین بیشک ؛ تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اسے اٹھانیوالے کو تھکا دیتا ہی ؛ تو نے کیا کام کیا تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر مین رلایا ؛ آ اور کل انکی شفاعت طلب کر ؛ اُٹھ اور پینے والون کے ساتھ انکے حوض (کوثر) پر جا ؛ مجھے انکے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہین ہی ؛ شک تو مجھے اُنکے حال کا ہی جنھون نے انکا ساتھ نہ دیا ؛ اے آنکھ تو کیون تعجب کرتی ہی ؛ اس بات سے کہ ان لوگون پر فوراً عذاب کیون نازل نہ ہوا ؛ اللہ جلدی نہین کرتا کو تو جلدی کرے ؛ اور تیرا پروردگار ان باتون سے غافل نہین ؛ اُس شخص کو نیکبختی حاصل نہین ہوسکتی ؛ جسپر آئندہ عذاب آنیوالا ہو ۱۲

کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنون مین گھس گیا اور وہان تھوڑی دیر ٹھیر ا بعد اُسکے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگون نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اسنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہا (امام) ترمذی نے کہا ہو کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الحاء مع الشین المعجمۃ و مع الصاد

(سیدنا) حشرج (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابی ہین۔ انکی حدیث یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اٹھا کر اپنی گود مین بٹھا لیا پھر انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُصَیب (رضی اللہ عنہ)

آخر مین بائے موحدہ ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُسکے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُسنے لوح محفوظ مین ہر چیز لکھدی تھی بعد اسکے اُسنے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے مین ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہو مین (اُسکی تلاش مین) چلا گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی مجھے معلوم نہین۔

مین کہتا ہون کہ یہ ابو عمر کا وہم ہو اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین عمران بن حصین سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا مینے اونٹنی دروازہ پر باندھدی اور اندر چلا گیا قبیلۂ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ابتدائے خلقت کی حالت ہمین بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہو شاید بعض راویون نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھدیا واللہ اعلم

(سیدنا) حِصْن (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ بعض لوگ انکو حصین کہتے ہین۔ انکا نسب انکے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان مین گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حُصَین (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اور بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہین۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ (انکا نام) حصین بن اوس بن حجر بن صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی (ہو) انکا شمار اہل بصرہ مین ہو کنیت انکی ابو زیاد انسے انکے بیٹے زیاد نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ شامی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن مستمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غسان بن اغر بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مدینہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے حضرت نے اپنا ہاتھ انکے بالون پر رکھدیا اور انھین دعا دی۔ اور انسے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ اونٹ لیکر گیا تھا اور انسے یہ بھی مروی ہو کہ انھون نے کہا مین مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گھوڑے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تیمی معروف بہ زبرقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ زبرقان کے نام مین انکے حالات اس سے زیادہ آئینگے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو مگر انھون نے انکے نسب سے امرء القیس کو نکالڈالا حالانکہ صحیح اسکا باقی رکھنا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب۔ کنیت انکی ابو جندب۔ انسے انکے بیٹے جندب نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپسے کچھ لوگون نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا حضرت نے انھین حکم دیا کہ اذان دین اور نماز پڑھین کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہو اور (یہ بھی حکم دیا کہ) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہین یہ اور انکے دونون بھائی بدر مین شریک تھے عبیدہ جنگ بدر مین شہید ہوے یہ ابن اسحاق کا قول ہو۔ اور عبیدہ بن ابی رافع نے کہا ہو کہ حصین حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی تمام مشاہد مین شریک تھے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) حصین بن حارث (ہو) ابو الوفا بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول فمن کان یرجوا لقاء ربہ[1] کے متعلق روایت کیا ہو کہ یہ آیت علی اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق مین نازل ہوئی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہو۔ جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ۱۲

مین کہتا ہون کہ ابوموسی کے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ
ہمنے بیان کیا واللہ اعلم -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن ام حصین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - زہیر نے ابواسحاق سے انھون نے یحیی بن حصین سے انھون نے
اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین مینے حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر
سوار تھے اور حصین میری گود مین تھے حضرت نے بغل کے نیچے سے نکالکر چادر اوڑھی تھی - اس حدیث کو اسرائیل اور ابوالاحوص
وغیرہما نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور انھون نے یہ نہین کہا کہ حصین میری گود مین تھے اسکو صرف زہیر نے روایت
کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری - لوگون نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کنیت انکی ابو معیہ ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور امیر
ابونصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہین وہ قبیلہ مرہ سے ہین انصاری نہین ہین یہ حصین بیٹے ہین حمام بن ربیعہ بن مشاب
ابن حرام بن واثلہ بن سہیم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور شہسوار تھے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو حصن کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے - بیٹے ہین ربیعہ بن عامر بن ازور کے - ازور کا نام مالک ہے - بجلی
ہین احمسی ہین کنیت انکی ابوارطاۃ ہے انکو جریر بن عبداللہ بجلی نے ذی الخلصہ کے جلا دینے کی بشارت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین بھیجا تھا - قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے کیون نہین چین دلا دیتے پس مین قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس
سوارون کو لیکر گیا ان سب لوگون کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہمنے اُسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابوارطاۃ یعنے حصین بن
ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے کہا کہ قسم ہے اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مین اس حالت مین
ذی الخلصہ کو چھوڑ کے آیا ہون کہ وہ خارشتی اونٹ کے مثل (جلکر داغدار) ہوگیا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ
احمس کے گھوڑون اور سوارون کے لیے دعاے برکت فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ام حصین قبیلہ
احمس کی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلع کرنے والی عورت کی حدیث روایت کی ہے -
مین کہتا ہون ابوعمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنے ابوارطاۃ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم علحدہ مستقل طور پر

لکھا ہو کہ حصین بن ام حصین - ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا۔ بیان اوپر ہو چکا ہو ابونعیم نے اسمین یہ بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہو کیونکہ حصین یعنی ابوارطاۃ کی والدہ یحیی بن حصین کی دادی ہین جنکی نسبت ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو کہ انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حصین میری گود مین تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود مین تھے جسکے راوی صرف زہیر ہین قابل اعتبار نہین ہو اور یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ خطمی ہین۔ والد ہین ملیح بن عبداللہ کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حصین ہو۔ انکے نام مین اختلاف ہو انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ خطمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ پانچ چیزین تمام پیغمبرون کی سنت ہین۔ حیا۔ حلم۔ خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔ (پانچوین بات کا ذکر نہین کیا) اور ابوموسی نے عبدان بن محمد سے انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہو انھون نے کہا ہو کہ مین انکا نام حصین صرف اِسی روایت مین جانتا ہون بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام بدر ہو۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس انپر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین ہو اگرچہ ابوموسی نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہین مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوے نام پر کیا جاتا ہو اور حالات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہو نہ کسی اور نے۔ اور اگر وہ اور تذکرون مین بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حریبہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشۃ بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔ والد ہین عمران بن حصین کے۔ انسے انکے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہو۔ اِنکے صحابی ہونے مین اور مسلمان ہونے مین اختلاف ہو۔ ہمین اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابومعاویہ نے شبیب ابن شیبہ سے انھون نے حسن سے انھون نے عمران بن حصین سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آجکل کے خداؤن کی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا سات کی چھ زمین مین ہین اور ایک آسمان مین ہو حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ اِن سب مین کسکی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا اُسکی جو آسمان مین ہو

حضرت نے فرمایا اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمھیں دو باتیں ایسی بتاتا جو تمھارے لیے مفید ہوتیں عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ دونوں باتیں بتائیے جنکا آپنے مجھسے وعدہ فرمایا تھا آپنے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یا (یہ کہا کہ) اے محمد عبد المطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر تھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انھیں ذبح کیے ڈالتے ہین پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ مین کیا کہا کرون حضرت نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری بس وہ چلے گئے اور مسلمان نہوے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب مین (پہلے) آپکے پاس آیا تھا تو آپنے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب مین مسلمان ہوگیا ہون اب کیا کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری اللھم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت وما اخطات وما عمدت وما جھلت۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حصین** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف کنیت ابو حازم بجلی۔ والد ہین قیس بن ابی حازم کے انکے نام مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین آئیگا۔

(سیدنا) **حصین** (رضی اللہ عنہ)

عرجی۔ والد ہین ابو الغوث کے جب انکی وفات ہوئی تو ان پر حج فرض تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے ابو الغوث کو حکم دیا کہ انکی طرف سے حج کرلین۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ ابو الغوث کے نام مین کیا ہو یہان کسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا۔

(سیدنا) **حصین** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف خثعمی۔ یہ اور انکے بیٹے دونون صحابی ہین۔ موسی بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے انھون نے حصین ابن عوف خثعمی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہو مگر اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اُسکی طرف سے حج کرون حضرت نے فرمایا بتاؤ اگر تمھارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اُسکو ادا کرتے انھون نے کہا کہ ہان آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنیکا زیادہ سزاوار ہو پس تم انکی طرف سے حج کرلو چنانچہ انھون نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے حصین بن عوف سے روایت

لہ ترجمہ اے اللہ مجھے میری ہدایت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا ۱۲ سلہ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور میرے معاملات مین عمدہ بات پر مجھے قائم کر ۱۲ سلہ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم کر اے اللہ بخشدے وہ گناہ جو مینے پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بالقصد یا نادانستگی مین کیے ہون ۱۲

کیا ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہی اور اُسپر حج فرض ہی مگر وہ سفر نہین کرسکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حارثہ اور حصن کے نام مین کرچکے ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہی مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے ابن شاہین نے بھی انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین محصن بن نعمان بن سنان بن عبید ابن کعب بن عبد الاشہل کے۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ ابن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے بشیر بن یسار سے انھون نے حصین بن محصن سے روایت کرکے خبر دی کہ انکی پھوپھی کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے شوہر ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا تم انکے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انھون نے عرض کیا کہ مین انکی خدمت مین تقصیر نہین کرتی سوا اسکے جو مین نکرسکون آپنے فرمایا تو تم اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تمسے راضی ہین یا نہین کیونکہ وہی تمھاری جنت اور دوزخ ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبدان اور ابن شاہین کے سوا اور کسی نے صحابہ مین انکا تذکرہ نہین لکھا اور ہم نہین جانتے کہ یہ صحابی ہین یا نہین ابو احمد عسکری نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہی کہ حصین بن مروان بن عبد الاخلد بن اعجس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اعجس کا نام اسود بن معدیکرب بن ثعلبہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن ابی ودربہ انھون نے ہجرت کی تھی اور مدینہ مین اقامت اختیار کی تھی بعد اسکے لوٹ گئے تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مشمت بن شداد بن زہیر بن نمر بن مرہ بن حمان بن عبد العزی بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حمانی صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی

خدمت پیش کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چشمے پانی کے انھین معافی مین دیے تھے - انکی حدیث انکے بیٹے عاصم نے انسے روایت کی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ[ف۱] کے آپکے حضور مین پیش کیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین چند چشمے بطور معافی کے دیے تھے منجملہ اُنکے جراد اور اصیہب اور ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنسے اِن معافیون کے متعلق یہ شرط کرلی تھی کہ انکی گھاس نہ کاٹی جائے اور انکا پانی نہ بیچا جائے اور انکے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہان کے درخت نہ کاٹے جائین - ابو عمر نے لکھا ہو کہ طلحہ بن برار کا قصہ بھی انھین سے مروی ہو اور طلحہ بن براء کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہین اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان مین بھی لکھا ہو - اور زہیر ابن عاصم نے کہا ہو[ف۱]

انّ بلادی لم تکن املاسا	بھن خط القلم الانقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا	فلم یدع لبسا ولا التباسا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مُعلی - ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حصین بن معلی ابن ربیعہ بن عقیل وفد بنکے حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا - اُس خط کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلۃ الاسدی ان لہ سریۃ[ف۲] وکثیفا لایحاقہ فیھا احد یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

---

ف۱ ترجمہ میرے شہر ویران نہ تھے۔ انکی متعلق نبی نے قلم سے لکھا۔ جب آپنے لوگون کو انعام دیا۔ پس آپنے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رکھا۔ ۱۲

ف۲ ترجمہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ سریۃ اور کثیف (نامی مواضع) انکو دیے گئے کہ کوئی شخص اسمین انکا شریک نہین ہے۔ ۱۲ ف یعنے اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اسکو محتاجون پر تقسیم فرمادین نہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خرچ کیلئے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہ فرماتے تھے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن وحوح انصاری اوسی - انکا نسب انکے والد وحوح کے نام مین بیان کیا گیا ہے - انکی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے پیرون کو چومتے تھے پھر انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ جو چاہین مجھے حکم دین مین کسی بات مین آپکی نافرمانی نکرونگا اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اسوقت نوجوان کمسن تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وحوح بھی چلے تاکہ وہ اسکی تعمیل کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین بلایا اور فرمایا (کہ مینے امتحاناً ایسا کہا تھا) مین قطع قرابت کے لیے نہین بھیجا گیا - اسکے بعد طلحہ بیمار ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور ابر کے دن انکی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپنے فرمایا کہ مین سمجھتا ہون کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہے لہذا تم لوگ اسکی اطلاع مجھے دینا تاکہ مین انکی نماز پڑھاؤن اور اُنکے دفن کرنے مین جلدی کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سلیم تک بھی پہونچنے نپائے تھے کہ انکی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انھون نے مرتے وقت جو باتین کہی تھین انمین ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہون اور نہین چاہتا کہ میری وجہ سے آپکو تکلیف پہونچے لہذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور اُنکی قبر کے پاس کھڑے ہوگئے لوگون نے آپکے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی) بعد اُسکے آپنے دونون ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ طلحہ سے اِس حال مین ملاقات کر کہ تو انھین دیکھکے ہنسے اور وہ تجھے دیکھکر ہنسین - حصین اور اُنکے بھائی محصن جنگ قادسیہ مین شہید ہوے اِن دونون کے کوئی اولاد نہ تھی - یہ ابن کلبی کا قول ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اسکا تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہین جنھون نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جزی بن قطن بن زنکل کلبی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین کنیت انکی ابو رجا ہے - انسے انکے غلام جبیر یعنے ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اسوقت انکی عمر ایکسو چوبیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ہنستے ہوے نہین دیکھا ہان آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہوکر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ انکو ذوالغصہ کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے ذو والے نامون مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی۔ یہ بہت دنون تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے انکے حلق مین سنگدانہ مرض کی ایسی ایک چیز تھی اسی وجہ سے انکو ذوالغصہ کہتے تھے اور انھین کے سبب سے یحیی بن سعید بن عاص کی اولاد مین بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی مان ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھین انھین سے یحیی بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انھین حصین کی اولاد مین سے قیس بن حصین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکا ذکر انشاء اللہ تعالی انکے باب مین کیا جائیگا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین) ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ ابن احمد بن بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ مین روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انکے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قنان یعنے ذوالغصہ بھی تھے قیس کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بنی ربیعہ بن عبس سے ہین۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ مینے یہ مضمون اشیری کی کتاب سے نقل کیا ہی جسمین انھون نے ابو عمر پر استدراک کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص دس آدمیون پر بھی حکومت کریگا۔ قیامت کے دن اس حال مین آئیگا کہ زنجیرون مین کسا ہوا ہو گا اب یا اسپر عذاب ہو رہا ہو گا یا معاف کر دیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

۵۱ مطلب یہ ہو کہ بیشک یہ زنجیرون مین جکڑ کر لایا جائیگا پھر اگر اسنے انصاف کیا ہو تو معاف کر دیا جائیگا ورنہ اسپر عذاب ہوگا۔ مقصود حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نکرین اور اس سے خائف رہین ۱۲

باب الحاء والضاد المعجمۃ والطاء المہملۃ

(سیدنا) حضرمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قیس بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ابو حفص ابن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی ابن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں چنانچہ انھون نے حضرمی بن عامر اور ضرار بن ازور اور ابو مکعب اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور اُنکے ہمراہ کچھ لوگ بنی زینہ کے تھے زینہ لقب ہے سلمی بنت مالک ابن غنم بن دودان بن اسد کا وہ ابن مالک کی ام ولد[علقمہ] تھین اسی وجہ سے اُنکی اولاد کو بنی زینہ کہتے ہین حضرمی بھی انھین مین سے تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مین پہونچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ہم آپکی خدمت مین آئے ہین شب تاریک کو قطع کرتے ہوے سردی کے زمانہ مین آپنے ہمین بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہین) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہین خزیمہ پر جا کے ہمارا اور آپکا نسب ملجاتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہین اور ہماری عورتین مالدار ہین اور ہماری اولاد بڑی شریف ہے۔ حضرت نے انھین اسلام کی ترغیب دی ان لوگون نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہین کہ ہمارے مال کا صدقہ ہمارے ہی یہان کے فقیرون کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک مین قحط پڑ جائیگا تو ہم کہین اور چلے جائینگے۔ یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے اور انھون نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زینہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بنی زینہ ہین آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدہ ہو۔ ان لوگون نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑینگے ہم ویسے نہین ہین جیسے بنی محولہ یعنے بنی عبداللہ بن غطفان انکا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین کوئی ایسا بھی ہے جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہان یہ اشعار میرے ہین ؎

حیّ[له] ذوی الاضغان تسب عقولہم · تحیتک الحسنی فقد یرقع النغل
وان دحسوا بالکرہ فاعف تکرما · وان خنسوا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یوذیک منہ سماعہ · وان الذی قالوا وراءک لم یقل

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی وہ لوگ چندروز

له ترجمہ کینہ ور قبیلے کے لوگ ہین انکی عقلین گالی سمجھتی ہین ۔ تمھاری عمدہ دعا کو کیونکہ کینہ قابل بھی ہو + اگر انھون نے شہر مین فساد ڈالا تو تم ازراہ کرم معاف کردو + اور اگر تمھارے ہی بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہو + کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے + اور جو بات انھون نے تمھارے پیچھے کہی وہ گویا نہین کہی گئی ۱۲ علقمہ ام ولد اُس لونڈی کو کہتے ہین جس سے اُسکے مالک کی اولاد پیدا ہو جائے گا۔

قرآن پڑھنے کے لیے ٹھیرے رہے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے وہ سب مر گئے اور حضرمی اُنکے مال کے وارث ہوے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کے باہر نکلے تو اُنکی قوم کی ایک شخص نے جسکا جزر تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیون کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب وہ اُنکے مال کا وارث ہو گیا ہی (اُنھین کا لباس پہنتا ہی) حضرمی اُس شخص کی طرف متوجہ ہوے اور کہا سلہ

ان کنت ازننتنی بہا کذبا جزء فلاقیت مثلہا عجلا افرح ان ارزاء الکرام وان اورث زودا شصائصا بنلا

کم کان فی اخوتی اذا اعتلج الا بطال تحت الغمامۃ الاسلا من ماجد واجد اخی ثقۃ یعطی جزیلا ویقتل البطلا

راوی کہتا تھا کہ جزر ایک دن اپنے بھائیون کے ہمراہ باہر نکلے کنوان کھود رہے تھے دیوار اُنپر گر پڑی اور وہی کنوان انکی قبر بن گیا یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انھون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میری بد دعا اُنکی موت سے مطابق ہوگئی اور مجھے انکی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکی اور انکے بھائی حاطب کی ماں سخیلہ بنت عبار ابن وہبان بن حذافہ بن جمح ہین۔ انھون نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور اُنکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی خطاب کا انتقال راستے ہی مین ہو گیا حبش تک ہونچنے نہین پائے اور بعض لوگ کہتے ہین حبش سے لوٹتے ہوے راستے مین انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے خطاب کے نام مین کیا ہی اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہی۔ ابن ماکولا وغیرہ نے انکا ذکر حاے حطہ مین کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطیئہ (رضی اللہ عنہ)

شاعر۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور کہا ہی ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا حطیئہ نے زبرقان بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیئہ کی شکایت اُنسے کی حضرت عمر نے فرمایا

سلہ ترجمہ۔ اے جزر اگر تو مجھے ناحق اسکا طعنہ دیتا ہی + تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے + کیا مین خوش ہوتا کہ اچھے لوگ مر جائیں + اور مین حرص اور چالاکی سے انکے مال کا وارث بنون + میرے بھائیون مین بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے + تو بڑے بڑے بہادر (انکے) نیزوں کے سائے مین آتے تھے + بڑے بزرگ اور مالدار اور معتبر تھے + بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادرونکو قتل کرتے تھے ۱۲

کیا تمھین معلوم نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اسلام مین ہجو کرے اُسکی زبان کاٹ لو لہذا تم جاؤ اور انکی زبان کاٹ لو حطیئہ بھاگ گئے جب زمین انپر تنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنکے سامنے کھڑے ہوگئے اور دو شعر انکی مدح مین پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمھین امن دیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ اس روایت مین کوئی بات ایسی نہین ہی جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہان ممکن ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے ہون پھر آپکے بعد مرتد ہو گئے ہون پھر اسلام لے آئے ہون۔ اور انکے صحابی ہونیکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ یہ عبسی ہین اور قبیلۂ عبس سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے انکے نام مشہور ہین یہ انہین سے نہین ہین کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بنکے وہی لوگ آتے تھے جو اُس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیئہ ہمیشہ اپنی قوم مین کم درجے کے رہے انکو یہ مرتبہ کبھی نہین ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جاسکین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حطیم (رضی اللہ عنہ)

حدانی۔ انکو ابن ابی علی نے حاے حطیہ مین ذکر کیا ہو اور اور لوگون نے انکو خاے معجمہ کے نام مین ذکر کیا ہو۔ انسے شیب حدانی نے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اندھیری راتون مین مسجدون کی طرف پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الحاء والفاء

(سیدنا) حفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ انکا نام حے کے ساتھ بھی کہا جاتا ہو اور جیم کے ساتھ بھی اور خے کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف مین انکا ذکر اس سے زیادہ کرچکے ہین پس اب یہان زیادہ بیان کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ فزاری۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین ہمارے بعض اصحاب نے مسند مین انکا نام لکھا ہو۔ یہ بنی تمیم کے مولی ہین۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسی تمیمی نے جعفر بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولی تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عز وجل کے قول یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا[1] کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا یہ عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کے حق مین ہی وہ اپنے مان کے

[1] ترجمہ اے پیغمبرو پاکیزہ چیزین کھاؤ اور نیک کام کرو ۱۲

کاتنے کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ ابو حفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن حجاج نے محمد بن حفص بلخی سے انھوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ بعض لوگ انکو ابو حفص کہتے ہین اور بعض لوگ انکو ابو احمد کہتے ہین۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی فاطمہ بنت قیس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک ہی لفظ مین تین طلاقین دی تھین۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ انکا تذکرہ احمد بن حفص کے نام مین گذر چکا ہو

باب الحاء والکاف

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ بصرہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوہ کیے آخری غزوہ انکا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہین تین غزوہ کیے۔ انسے عطیہ بن سعد دعا نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی (اسوقت) بیٹھ گئی تھی (اٹھتی نہ تھی) اور مین اُسے مار رہا تھا حضرت نے فرمایا اسکو نہ مارو (پھر آپنے فرمایا) حل[1] وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور لوگون کے ساتھ چلنے لگی انسے حبیب نے جو اُنکے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب انکی زکوۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہین انکو ادا کرو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اُسے ایک داغ دیا جائیگا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اُسکو دو داغ دیے جاینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن کلفی کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہو یہ کلفہ بیٹے ہین حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ

[1] یہ ایک کلمہ ہو جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے ۱۲

ان کلفہ کے خاندان سے ہین جو عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہین ہمنے ہمین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حکم بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا مین ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام حکم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ ہمسے حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ہمین (اندر آنیکی) اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے پاس آئے ہین تاکہ آپ ہمارے لیے دعاے خیر کرین حضرت نے ہمارے لیے دعاے خیر کی اور ہمارے ٹھیرائے جانے کا حکم دیا اور ہمین کچھ چھوہارے دیے جانیکا حکم دیا اسوقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دنون وہان رہے اور جمعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے حضرت ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوے اور آپنے اللہ کی حمد و ثنا بہت مختصر اور پاکیزہ اور پیارے الفاظ مین بیان فرمائی بعد اُسکے فرمایا کہ اے لوگو تم اِس بات کی طاقت نہین رکھتے کہ جو کچھ تمھین احکام ملے ہین اُن سب کی تعمیل کرو لہذا تم راہ راست اختیار[1] کرو اور خوشخبری سناؤ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حُکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث مین ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک مین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن جبتر سے انھون نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمنے ایک مرتبہ باہم اِس امر کا عہد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ (سے قتل کر) دین چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہمنے آپکو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہمنے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمین یہ معلوم ہوا کہ تہامہ مین جسقدر پہاڑ ہین وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اِس آواز کو سنکر ہم بیہوش ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہین نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن جبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہین انکے نام مین انشاء اللہ تعالی یہ حدیث آئیگی۔

---

[1] یعنے حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنے ترغیبی احکام لوگون سے بیان کرو ۱۲

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سنان انصاری اوسی - اہل مدینہ سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع ابن سنان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا مین اسوقت بچہ تھا مین کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اسطرف سے تو انھون نے مجھسے کہا کہ اے لڑکے اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے آئے تھے حضرت نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ حکم حضرت نے فرمایا نہین تمھارا نام عبد اللہ ہو انھون نے عرض کیا کہ مین عبد اللہ تو ہون ہی انکا تذکرہ عبد اللہ کے نام مین کیا گیا ہو - انکی وفات مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ جنگ بدر مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین غزوۂ موتہ مین شہید ہوے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی - بعض لوگ کہتے ہین یہ سفیان بن حکم کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابو الحکم ثقفی ہو بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سفیان ہو - ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے سفیان سے انھون نے منصور سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہ بند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہو - اور روح بن قاسم اور شعبہ اور شیبان اور معمر اور ابو عوانہ اور زائدہ اور جریر بن عبد الحمید اور اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہو اور شعبہ اور ابو عوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابو الحکم سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردون نے شک کیساتھ روایت کیا ہو سوا عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونون کی روایت مین صرف حکم بن سفیان کا نام ہو بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب ابن خالد نے منصور سے انھون نے حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور معمر نے اسکو منصور سے روایت کیا ہو اور منصور نے کہا ہو کہ قبیلۂ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہو انھون نے نام انکا نہین بتایا - اور

سلام بن ابی مطیع اور قیس بن ربیع نے اور شریک نے بھی روایت مین شک نہین کیا اور انھون نے کہا ہو کہ حکم بن سفیان سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبث بن حکم ہو۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر پڑھ کے دم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ مینے انکی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی شبث شین اور بار موحدہ اور ثاے مثلثہ کے ساتھ ہو اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ یہ لفظ شُبَیث ہو بضم شین وفتح بار معجمہ اور بعد اسکے یا معجمہ پھر ثاے معجمہ ہو پس انکا نام شبیث ہو بیٹے ہین حکم بن مینا کے اپنے والد سے روایت کرتے ہین انسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ انکو صلت بن حکیم کہتے ہین اور عبدان نے کہا ہو کہ انکا نام حکیم بن صلت ہو قریشی ہین مطلبی ہین۔ غزوۂ خیبر مین شریک تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق دیے تھے یہ قریش کے لوگون مین تھے انھین محمد بن حذیفہ نے مصر مین اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش مین گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحیی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے حرملہ بن عمران سے انھون نے عبد العزیز بن حبان قریشی سے انھون نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (پنجوقتی) نماز مین یا جنازہ (کی نماز) مین بے عقل لوگون کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ انکا نام صلت ابن حکیم ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت انکی ابو مروان۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہین۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن حبتر سے انھون نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک مرتبہ حکم سے کہا کہ اسے بنی امیہ مینے کسی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تم لوگون سے زیادہ بد اندیش اور ناکام نہین دیکھا حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی مجھے ملامت نکرو مین تمسے وہی بات بیان کرتا ہون جو مینے خود اپنی ان دونون آنکھون سے دیکھی ہو

(ایک روز) ہمنے (باہم) گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوے سنتے ہین کہ یہ صابی (یعنے آنحضرت روحی فداہ) ہماری مسجد مین نماز پڑھتا ہی اسکے لیے کچھ بند وبست کرو چنانچہ ہم لوگون نے باہم اسکے لیے عہد کیا جب ہمنے حضرت کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کرین) تو ہمنے ایک (ایسی ہیبت) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ مین کوئی پہاڑ نہین بچا جو ریزہ ریزہ نہوگیا ہو پس ہم لوگ بیہوش ہو گئے یہانتک کہ حضرت نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر ہمنے ایک دوسری شب مین ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپ تشریف لائے اور ہم لوگ آپکی طرف اُٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونون پہاڑیان) ایکدوسرے مل گئین اور ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہوگئین پس قسم اللہ کی ہمین ان باتون نے کچھ فائدہ ندیا۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین ابوالعاص کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اور شخص ہین انکو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہین۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکرؓ یعنے محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث نے یعنے ابوبکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ادہر سے حکم بن ابی العاص کا گذر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی[1]۔ یہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے طائف کی طرف نکالدیا تھا اور انکے ساتھ انکا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مروان طائف ہی مین پیدا ہوا تھا۔ اس امر مین اختلاف ہی کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نکلوایا بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی درازسے جھانکتے تھے اور انھین کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ انکی آنکھ اُس چاقو سے جو آپکے دست مبارک مین تھا پھوڑ دین جبکہ انھون نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفتار کی اور آپکے بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیر ٹہیر کے چلتے تھے ایک روز آپنے پیچھے پھر کے دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار مین اُسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ اُنکی رفتار مین اُسوقت سے رعشہ پیدا ہوگیا عبد الرحمن بن ثابت نے عبد الرحمن ابن حکم کی ہجو مین اسکا ذکر کیا ہی ٥

[1] چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا انکے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پہلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانون پر آئی ظاہر ہی ١٢

ان^۵۱ اللعین ابوک فارم عظامہ ان ترم ترم مخلجا مجنونا
یمسی خمیص البطن من عمل التقی ویظل من عمل الخبیث بطینا

عبدالرحمن نے جو حکم کو لعین کہا تو اسکی وجہ یہ ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون کے ساتھ مروی ہو جنکو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہو کہ حضرت عائشہ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اُسنے انکے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے نا ملائم گفتگو کی یزید کی ولیعہدی کی بیعت نکرنے پر کہ اے مروان مین اس بات کی شہادت دیتی ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ کی لعنت کی اور اُس وقت تو اپنے باپ کی پشت مین تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے مین بہت سی حدیثین مروی ہین جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہین مگر یہ بات قطعی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتون پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو انسے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ انکو مدینہ مین واپس بلالین مگر انھون نے کہا کہ مین اُس گرہ کو نہین کھول سکتا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہو اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو انھون نے حکم کو واپس بلالیا اور فرمایا کہ مینے حکم کی سفارش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور آپنے مجھسے انکے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت انکی ابوعثمان اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعبدالملک بھائی ہین عثمان بن ابی العاص ثقفی کے صحابی ہین۔ بحرین کے امیر تھے اسکا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر انکے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق مین ۱۹ھ یا ۲۰ھ مین بہت فتوحات کین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو اور بعض لوگ انکی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہین (یعنے انکو صحابی نہین کہتے) مگر انکے بھائی عثمان کے صحابی ہونے مین کسی کا اختلاف نہین ہو۔ انسے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مجھسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیمون کا کچھ مال ہو عنقریب صدقہ^۵۲ اسکو فنا کردیگا پس کیا تمھارے پاس کوئی تجارت ہو

---

۵۱ ترجمہ بیشک لعین تیرا باپ ہو اسکی ہڈیون کو پھینکدے + اگر تو پھینکدیگا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیون) کو پھینکیگا + وہ پرہیزگاری کے کامون سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہو + اور برے کامون سے ہمیشہ اسکا پیٹ بھرا رہتا ہو ۱۲ ۵۲ اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہو نہ زکوۃ صدقہ فطر نابالغ بچون کے مال پر بھی واجب ہو ۱۲

یہ کہتے تھے کہ مینے عرض کیا ہان چنانچہ حضرت عمر نے مجھے دس ہزار دیئے مین انکو لیکر چلا گیا پھر مین لوٹ کر حضرت عمر کے پاس گیا تو انھون نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا مینے کہا وہ یہ ہے ایک لاکھ تک پہونچ گیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے کہ بشیر یے کے ساتھ ہے حالانکہ صحیح بشر ہے - اور انھون نے بشیر کو دہمان کا بیٹا کہا ہے حالانکہ وہ عبد دہمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف کے بیٹے ہین اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ شخص جسنے (یتیمون کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہی کہ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی - انکی حدیث کی سند مین کلام ہے اسکو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انھون نے حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر مین نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوے آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا یہ بچہ سامنے آیا ہے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی - اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انھون نے ابن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور نیز یہ حدیث کئی سندون سے یعلی بن مرہ سے مروی ہے اور حکم کا ذکر اسمین بالکل بے اصل ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ - انصاری ہین دادا ہین مطیع یعنے ابو یحییٰ کے - انکی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حکم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپکی طرف منھ کرکے بیٹھ جاتے تھے - یہ مطیع یعنے ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہین - انکے دادا حکم احد مین شریک تھے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ثمالی - ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے - بدر مین شریک تھے اِنسے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثین مروی ہین جو صحیح نہین ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حکم بیٹے ہین عمیر ثمالی کے - انکا تذکرہ انکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن شرید - انکے نام مین اختلاف ہے - محمد بن مثنی نے عبد اللہ بن حمران سے انھون نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے

اپنے والد سے انھون نے ابن شرید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی مینے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے الی آخر الحدیث۔ ابن المثنی نے انکا نام حکم بتایا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

بابن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہین رافع بن عمرو کے۔ یہ دونون بھائی قبیلۂ غفار کی نسبت سے مشہور ہین مگر علمائے نسب اسکو منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون ثعیلہ بن ملیک کے خاندان سے ہین جو غفار بن ملیک کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث بن ثعلبہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت مین رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی۔ بعد اسکے انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکے سوتیلے بھائی زیاد نے انھین خراسان کا حاکم بنایا تھا انکو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنے کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش مین آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے اُنکے پاس چلا گیا اور انکو لے آیا جب زیاد نے انکو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انکو خراسان کا حاکم بنا دیا انھون نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے انکو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنے معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی انکے لیے رہنے دیا جائے لہذا (غنیمت مین) سونا چاندی (ملے تو) تم تقسیم نکرنا حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تمنے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے خدا کی کتاب مجھے پہنچ چکی ہے (اسمین اسکے خلاف ہے لہذا مین امیر المومنین کے اس حکم کو نہین مان سکتا اور مجھے بالکل خوف نہین کیونکہ) بیشک خدا کی قسم اگر آسمان اور زمین دونون کسی بندے پر جھک پڑین اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالی اسکی مخلصی کی کوئی صورت نکالدیگا والسلام۔ اور انھون نے غنیمت کو لوگون مین تقسیم کر دیا بعد اسکے حکم نے کہا کہ اے اللہ اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اُٹھالے پس انکی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو مین ۵۰ھ ہجری مین ہوئی جب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے انس بن اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ انسے حسن (بصری) اور ابن سیرین اور عبد اللہ بن صامت اور ابو الشعثاء اور دلجہ بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین اسمعیل بن عبد اللہ علی اور ابو جعفر بن سمین وغیرہما اپنی سند سے ابو عیسی یعنے محمد عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے سفیان سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابو حاجب سے انھون نے بنی غفار ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوے پانی سے وضو کرنیکو منع[1] فرمایا ہے

---

[1] یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے نہ حرمت کے لیے ۱۲

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابوداؤد طیالسی سے انھون نے شعبہ سے انھون نے عاصم سے انھون نے ابوحاجب سے انھون نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن (بصری) سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا عمران بن حصین انکی ملاقات کو گئے اور دار الامارۃ مین لوگون کے مجمع مین انسے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو مین تمھارے پاس کیون آیا ہون (سنو اس لیے آیا ہون) کیا تمھین یاد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپکے (مقرر کیے ہوے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اُٹھ اور آگ مین گر پڑ اور وہ شخص آگ مین گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ آگ مین گر پڑتا تو دوزخ مین جاتا بعد اسکے آپنے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہین حکم نے کہا ہان (مجھے یہ حدیث یاد ہے) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ مین تمکو یہ حدیث یاد دلادون (تاکہ تم اپنی حکومت کے زمانے مین اس کا لحاظ رکھو) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اسوقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہین رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن معتب۔ ثقفی۔ یہ اُس وفد مین تھے جو عبد یالیل کے ہمراہ قبیلۂ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین) آیا تھا۔ یہ حکم احلاف سے ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ثقیف مین دو قبیلہ ہین احلاف اور مالک۔ احلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہین یہ انھین مین سے ہین کیونکہ معتب بیٹے ہین مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ثمالی۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے صرف موسی بن حبیب نے روایت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ بدر مین شریک تھے۔ انھون نے انسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ رات کو نماز شب مین اور نماز صبح مین اور نماز جمعہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسی بن حبیب نے انسے اس حدیث کے سوا اور حدیثین بھی روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابوعمر نے انکا ذکر ایک دوسرے نام مین کیا ہے انھون نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو جنکا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے

ابوبکر بن عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عیسی بن ابراہیم نے موسی بن ابی حبیب سے انھون نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھ اور ایسا شر جو منقطع نہو اظہار بدعت ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن کیسان - غلام ہین ہشام بن مغیرہ کے ہشام والد تھے ابوجہل کے - ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کے ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ مین انکو ایک سریہ ملا جسکے سردار عبداللہ بن جحش تھے (انمین باہم لڑائی ہوئی) پس واقد تمیمی کو جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی نے قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا عبداللہ بن جحش نے انکے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو ہم اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیجائینگے چنانچہ وہ لوگ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور یہ مسلمان ہو گئے - انکا اسلام اچھا ہوا - عروہ بن زبیر اور موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ حکم بن کیسان بیرمعونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین - شیبہ بن مساور نے حکم بن مرہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اُسنے اچھی طرح سے نماز نہین پڑھی اور چلے جانیکا ارادہ کیا انھون نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اسنے کہا مین پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انھون نے کہا (اور اسنے یہی جواب دیا) پھر انھون نے کہا خدا کی قسم تجھے نماز پڑھنی ہوگی خدا کی قسم کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہین کی جاسکتی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومسعود زرقی - انسے انکے بیٹے مسعود نے روایت کی ہے - انکی حدیث مین اختلاف ہے اسکو سیمون بن یحیی شیخ نے محمد بن بکیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مینے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میننے ابن حکم زرقی سے جنکا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ میرے والد مجھسے بیان کرتے تھے کہ سب لوگ منی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار (آجکل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہین - ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور انھون نے حکم کا

ذکر کیا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابن وہب نے مخرمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مینے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اسکو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انھون نے بکیر سے انھون نے سلیمان سے انھون نے مسعود سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبداللہ بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگون نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انھون نے اپنی دادی جبیبہ بنت شریق سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج مین منیٰ مین تھین بدیل بن ورقاء ان لوگون کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے (یعنے کوئی شخص آجکل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنے ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہے کہ انھون نے منیٰ مین ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان موجود تھے انھون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم عقیلی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے کہ انھون نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد قباب یعنے ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مقدمی یعنے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالحمید بن جعفر نے سعید بن مقبری سے انھون نے ابوالحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جسقدر لوگ یہان ہون انکو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ انکے پاس جائینگے یا وہ آپ کے پاس آئینگے حضرت نے

فرمایا مین انکے پاس جاؤنگا (چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش کیا تم
تم مین کچھ لوگ تمھارے خاندان کے علاوہ بھی ہین انھون نے کہا نہین صرف ہماری بہنون کے بیٹے ہین حضرت نے فرمایا
کہ بہن کا بیٹا بھی انھین مین سے ہے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اے گروہ قریش سمجھلو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار
لوگ ہین پس خیال رکھو ایسا نہو کہ اور لوگ قیامت مین اپنے اپنے اعمال لائین اور تم لوگ دنیا کو لاد کر لیجاؤ اور مین
تمسے اپنا منھ پھیر لون پھر آپنے یہ آیت پڑھی انّ اولی الناس بابراہیم الذین اتبعوہ وہذالنبی والذین آمنو واللہ ولی المومنین[1]
انکا تذکرہ ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمین ابومنصور یعنے مسلم بن علی بن محمد سیحی شاہد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات
یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین
ابوالقاسم یعنے نصر بن خلیل مرجی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی یعنے احمد بن علی مثنی نے خبردی وہ کہتے تھے
ہمین مقدمی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حنفی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین
عبدالحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کرکے خبردی کہ انھون نے حکم بن منہال سے سنا اور انھون نے اسی حدیث کو
ذکر کیا اور انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھون نے ابوالحویرث کے بدلے ابوالجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا
لکھدیا ہے اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہے۔ بخاری نے بھی حکم بن مینا کا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنے ابوشیبث کے نام مین
ابن ماکولا کا قول نقل ہوچکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی کنیت ابوشبیث ہے وہان دیکھنا چاہیے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

بزیادت یا۔ یہ حکیم اشعری ہین۔ انکا ذکر ابوموسی اشعری کی حدیث مین ہے ابوعلی غسانی نے ابوعمر پہ استدراک کرنے کے لیے
لکھا ہے اور انھون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہمسے ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند سے
مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابواسامہ نے خبردی وہ کہتے تھے
ہمین یزید نے ابوبردہ سے انھون نے ابوموسی سے نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین اشعری لوگون کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہون جب وہ شب کو اٹھتے ہین انھین مین سے حکیم بھی ہین جب
یہ دشمن سے ملتے ہین تو انسے کہتے ہین کہ میرے اصحاب تمھین حکم دیتے ہین کہ تم انکو (ذرا) مہلت دو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارثہ بن اوقص سُلمی بنی امیہ کے حلیف ہین مکہ مین پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انھون نے کچھ

[1] ترجمہ بیشک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہین جنھون نے انکی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانون کا دوست ہے ۱۲

اشعار کہے تھے جنمین اپنی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا انھین مین سے چند اشعار یہ ہین

اشعار

تبرأت سلہ لا از جبہ من یلک السبا واہجرکم مادام مدل وفارع واسلم وجہی للانام ومنطقی ولو راعنی من ذی الصدیق روائع

انکا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ہمنے اسکو اشیری اندلسی کے خط سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ امام تھے

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ انکو حکیم بضم حا رکہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ انکو ابن جبل کہتے ہین ابو عمر نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت انکی معلوم نہین اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم مین ذی وجاہت تھے۔ یہی ہین جنکو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہان گئے بعد اسکے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے حضرت عثمان نے انسے سندھ کی حالت پوچھی تو انھون نے بیان کیا کہ پانی وہان کمیاب ہے اور چور وہان کے بہت دلیر ہین اور وہان کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہے اگر وہان زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہین ملسکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائیگا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی کو نہ بھیجا یہانتک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ مین حضرت زبیر اور طلحہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ مین عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلۂ عبد القیس اور بکر بن وائل کے سات سو سوارون کے ہمراہ بھیجا انھون نے بصرہ کے قریب مقام زابوقہ مین حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور انسے سخت جنگ کی اور شہید ہوے بعض لوگون کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہونچے تو انکے اور عثمان بن حنیف کے درمیان مین یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) رضی اللہ عنہ پر شبخون مارا یہانتک کہ انھین محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلۂ ربیعہ کے سات سو سوارون کے ہمراہ نکلے اور انسے جنگ کی یہانتک کہ انکو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر انسے لڑتے رہے یہانتک کہ انکا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انھون نے اُس پیر کو اُٹھا کے اُس شخص پر مارا جسنے اُسکو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی

سلہ ترجمہ۔ مین ہر چیز سے بیزار ہوں سوا اسکی ذات کے جو صبا کا مالک ہے + اور مین تم لوگون کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا قائم ہے + اور مین اپنا منھ اور اپنی گفتگو لوگون کی صلح مین رکھتا ہوں + گو میرے اِس دوست سے موانع مجھے روکین ۱۲

لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

یاساق ان تراعی + ان معی ذراعی + احمی بھا کراعی + یہانتک کہ خون بہت جاری ہوا تو انھون نے اُسی شخص سے تکیہ لگالیا جسنے انکا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے انسے پوچھا کہ تمھارا پیر کسنے کاٹا ہے تو انھون نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ انسے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہین گیا پھر انکو سحیم حدانی نے قتل کیا۔ ابو عبیدہ یعنے معمر بن مثنی نے کہا ہے کہ کوئی شخص جسنے ایسا کام کیا ہو نہ زمانۂ جاہلیت مین معلوم ہوتا ہے اور نہ زمانہ اسلام مین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی ایسا ہی کام جنگ بدر مین کیا تھا جبکہ انکا ہاتھ پہونچے سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر انکے نام مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قرشی اسدی۔ انکی اور انکی دونون بھائیون خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی۔ یہ حکیم (حضرت امیر المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہین اور حضرت زبیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہین۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوے۔ قصہ یہ اس طرح پر ہوا کہ انکی والدہ قریش کی اور عورتون کے ہمراہ کعبہ مین گئی تھین انکی والدہ حاملہ تھین وہین انکو دردزہ ہونے لگا اور وہین حکیم پیدا ہوے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلمون مین ہین۔ زمانۂ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام مین قریش کے اشراف اور ذی وجاہت لوگون مین تھے (پہلے) مولفۃ القلوب[۲] مین سے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین مین سو اونٹ دیے تھے پھر بعد اسکے انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوے اور ایکسو بیس برس زندہ رہے ساٹھ برس زمانہ جاہلیت مین اور ساٹھ برس زمانۂ اسلام مین اور ۵۴ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۰ھ مین۔ جنگ بدر مین کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسنے مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انھون نے زمانہ جاہلیت مین جسقدر نیک کام کیے تھے اُسی قدر زمانہ اسلام مین بھی کیے دار الندوہ[۳] انھین کے قبضے مین تھا انھون نے اُسکو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم مین بیچا تھا انسے ابن زبیر نے کہا کہ تمنے قریش کے عزت کی چیز بیچ ڈالی اسکا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب

---

[۱] ترجمہ اے (میرے) پیر خوف نکر + (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہے + اُس سے مین اپنے پیر کو بچاؤنگا ۱۲ [۲] ابتداے اسلام مین جو نومسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے انکو کچھ دیا کرتے تھے انھین لوگون کو مولفۃ القلوب کہتے ہین

[۳] دار الندوہ ایک مکان تھا جسمین اہل عرب باہم بیٹھکر مشورہ کرتے تھے ۱۲

پرہیزگاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہین رہی اور انھون نے اُسکی قیمت خیرات کردی۔ (ایک مرتبہ) یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتائیے جو نیک کام مین زمانہ جاہلیت مین کرتا تھا کیا مجھے اُنکا ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مسلمان ہوجانے پر تمھارے تمام نیکیان قائم رہین۔ انھون نے (ایکمرتبہ) زمانہ اسلام مین حج کیا اور اِنکے ہمراہ سو اونٹ تھے انکو حبرہ[۱] کی جھولین انھون نے اُڑھائی تھین اِن سب اونٹون کو انھون نے ہدی بنایا تھا (یعنے قربانی کی تھی) جب عرفہ مین انھون نے وقوف کیا تو انکے ساتھ سو غلام تھے جنکی گردنون مین چاندی کے طوق پڑے ہوئے تھے اور انپر یہ عبارت منقوش تھی عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام[۲] اور انھون نے ہزار بکریان بھی قربانی کی تھین۔ بڑے سخی تھے۔ انسے انکے بیٹے حزام نے اور سعید بن مسیب اور عروہ اور موسی بن طلحہ اور صفوان بن محرز اور مطلب ابن حنطب اور عراک بن مالک اور یوسف بن ماہک اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے ابو بشر سے انھون نے یوسف بن ماہک سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہین اور مجھسے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہین جو میرے پاس نہین ہے کیا مین بازار سے خرید کرکے اُنکے ہاتھ بیچ ڈالون حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نکرو جو تمھارے پاس نہو۔ اور زہری نے ابن مسیب اور عروہ سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپنے مجھے دیدیا پھر مینے آپ سے مانگا آپنے پھر مجھے دیا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اسکو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اسمین برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اسکو حرص کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اسمین برکت نہین دی جاتی اور وہ مثل اُس شخص کے ہوجاتا ہے جو کھائے اور سیر نہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنے لینے والے) سے بہتر ہے حکیم (کہتے تھے مین) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قسم اُسکی جسنے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہے کہ اب مین نہ آپ سے کبھی لونگا اور نہ آپکے بعد اور کسی سے کچھ لونگا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھون نے لینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین حکیم کو انکا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہون مگر وہ نہین لیتے الغرض انھون نے پھر کسی سے کچھ نہین مانگا یہانتک کہ دنیا سے چلے گئے۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہوگئے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو انھون نے وصیت کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

[۱] حبرہ یمن کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہین ۱۲ [۲] ترجمہ یہ خدا کے لیے آزاد کیے گئے ہین حکیم بن حزام کی طرف سے ۱۲

مین کہتا ہون کہ یہ جو اُن لوگون نے کہا ہو کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوے اور ۵۴ھ مین وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت
مین زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام مین زندہ رہے اسمین اعتراض ہو کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا
انکی عمر حالت شرک مین چوہتر برس گذری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور تیرہ برس مکہ مین ہجرت تک بربنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ چوہتر
برس ہوا اور زمانہ اسلام مین انکی عمر چھیالیس سال ہوئی اور اگر ہم انکی عمر اسلام مین اسوقت سے رکھین جب سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو بالکل صحیح نہین کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے
حکیم کی وفات تک چون برس ہوتے ہین اسکا بھی مجموعہ سرسٹھ برس ہوتا ہو اور انکی عمر زمانہ جاہلیت مین بعثت تک
ترپن برس رہتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ انکی
پوری عمر ایکسو بیس برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہین (کہ ساٹھ برس انکے زمانہ جاہلیت مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین)
بہر حال مین انکی عمر مین اس قول کو صحیح نہین سمجھتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حکیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عویمر بن
عائذ بن عمران بن مخزوم ہین۔ یہ چچا ہین سعید بن مسیب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے
اور جنگ یمامہ مین یہ اور انکے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوے۔ یہ قول ابن اسحاق اور زبیر کا ہو۔ اور ابو معشر نے
کہا ہو کہ جنگ یمامہ مین حزن بن ابی وہب اور انکے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوے تھے انھون نے حکیم کو حزن کا
بھائی قرار دیا ہو مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حکیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ (پہلے) مولفۃ القلوب مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (ایک مرتبہ) سو
اونٹ دیے تھے۔ انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام مہاجر تھا اُسکا انتقال ہوا تو اُسکی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا
انکا ذکر ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ جب انکی وفات ہوئی تو انکی کوئی اولاد نہ تھی۔

(سیدنا) **حکیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین۔ بخاری نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے۔
انکی حدیث اہل حمص کے پاس ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہین سب نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہو

انسے بہت حدیثین مروی ہین منجملہ اُنکے یہ ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہوتی ہان کبھی گھر مین اور عورت مین اور گھوڑے مین برکت ہو جاتی ہی - ہمسے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابو عیسی سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھون نے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کرکے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہی جو صحابی تھے - انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہی اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشر کے روایت کی ہی - یہ قول ابو عمر کا تھا - اور انھون نے جو یہ کہا ہی کہ انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہی اسمین اعتراض ہی مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہی - اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے انکے والد سے بھی روایت کی گئی ہی - ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ مین وہی حدیث روایت کی ہی جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ آپکو کس لیے بھیجا ہی آپ نے فرمایا اسلیے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُسکو دیکھ رہے ہو اور اُسکے ساتھ شرک نکرو اور فرض نمازین پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو - اور مسلمان کی ہر چیز (یعنے جان مال عزت) مسلمان کے لیے حرام ہی - اے حکیم بن معاویہ یہی تمھارا دین ہی جہان تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہی - اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہی - پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہونگے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہی - ابو عمر نے اس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہی جیسا کہ ہم بیان کرینگے - اس تذکرہ کو تینون نے لکھا ہی ابو عمر نے اس حدیث کو مخبر بن معاویہ کے نام مین لکھا ہی - اسکا ذکر وہین کیا جائیگا -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو معاویہ - انکا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین کیا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ میرے نزدیک صریح غلطی ہی یہ شخص صحابہ مین نہین معلوم ہوتے نہ میرے علم مین سوا ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور جو حدیث انکے متعلق ذکر کی ہی وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین - اور انھون نے اپنے سند سے سعید بن سنان سے اور یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپکو کیون بھیجا ہی الی آخر الحدیث - ابو عمر نے کہا ہی کہ ابن ابی خیثمہ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی اور اسی حدیث پر انھون نے

اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دھوکا ہوا صحیح وہ ہے جو عبد الوارث بن سعید نے بہز بن حکیم ابن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ مین آپسے اللہ کے واسطے پوچھتا ہون کہ اللہ نے آپکو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے آپنے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اسلیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنے ابو معاویہ کی۔ یحیی بن معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین یہ سند کیسی ہے انھون نے کہا یہ سند صحیح ہے اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین۔

مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض جو ابو عمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اسمین خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ مین اس حدیث کی سندون کا اختلاف بیان کر چکے ہین۔ بعض راویون نے تو اسکو معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہوگئے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اسپر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے کتابۃً یعنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن سنان نے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد حکیم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپکو کس لیے بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوتی جو ان حکیم کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اسکی قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حُکَیم (رضی اللہ عنہ)

بضم حا۔ یہ بیٹے ہین جبلہ کے اور بعض لوگ انکا نام حکیم بفتح حا کہتے ہین وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح بن ظریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبیعہ ضبی

ابوموسیٰ نے کہا ہو کہ سیف بن عمر کے موافق بیان شاہین کے لکھا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے بھائی حارث ابن زید بن صفوان کی وفات کے بعد گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیس کے منھ پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی انھون نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہو پھر مجھے قابو ملجاتا ہو (ایسی حالت مین مین کیا کرون) حضرت نے فرمایا معاف کر دینا تمام کامون سے افضل ہو پھر انھون نے عرض کیا کہ مین حسد کرتا ہون اور احسان کی برابری کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ وہ دولتمندون کی کون برابری کر سکتا ہو اور جو شخص لوگون پر حسد کرتا ہو اُسکی سوزش کبھی کم نہین ہوتی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

انکا شمار اہل حمص مین ہو۔ انسے ابوہریرہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قریش کو وہ چیز بخش دی گئی ہین جو اور کسی کو نہین ملین قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہو اور جو نہرون مین بہتی ہی اور جو نالون مین روان ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ہمین ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالخیر یعنے محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یقظان بن عمار بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہری نے ابوسلمہ سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے سے آے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سلام کیا انھون نے اسکا جواب دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حماد بیٹھو تم بہتری پر ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائین آپنے انسے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو آپنے فرمایا ہان اے ابوالحسن جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہو اور اُسی کو عمر کہتے ہین تو اللہ اُسکو تین باتون سے محفوظ کر دیتا ہو جذام سے اور جنون سے اور سفید داغ سے اور جب اسکی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہو اور اُسکو دہر کہتے ہین تو اللہ اس سے حساب مین تخفیف کر دیتا ہو اور جب اسکی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہو اور اُسکو وقف کہتے ہین ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہو اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہوتا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو تمام مرغوب چیزون سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنیکی توفیق دیتا ہو اور جب اُسکی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہو اور اُسکی عقل صحیح نہین رہتی تو اُسکی نیکیان قائم رکھی جاتی ہین اور اُسکی بُرائیان مٹا دی جاتی ہین اور جب اُسکی عمر

نوے برس کی ہوجاتی ہو اور اسکو فنا کہتے ہین اور اس عمر مین عقل بالکل زائل ہو جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہو اور اسکے گھروالون کے حق مین اسکی شفاعت قبول کرتا ہو اور آسمان والے اسکو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہین اور جب ۱۰۰ برس کی عمر ہوجاتی ہو تو اسکو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہین اور اللہ عزوجل کو حق ہو کہ اپنے حبیس کو عذاب نکرے اس حدیث کو ابوبکر یعنے عبداللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمار (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین رے ہو۔ ابن ماکولا نے کہا ہو کہ حمار ایک شخص ہین صحابہ مین سے انکا نام عبداللہ ہو۔ اسکو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو۔ ہمین ابوالفضل یعنے منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص تھے جنکا لقب حمار تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گھی کی کپی اور کبھی شہد کی کپی ہدیہ مین بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک اُنکے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور کہتے کہ یارسول اللہ اسکو اسکے مال کی قیمت دیدیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور اسکو قیمت دیے جانیکا حکم دیدیتے تھے ایک دن وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے انھون نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نکرو یہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہو۔

(سیدنا) حماس (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ واقدی نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انھون نے حضرت عمر سے روایت کی ہو۔ یہ والد ہین ابوعمرو بن حماس کے۔ انکا ایک گھر بھی مدینہ مین تھا ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حمام (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین میم ہو۔ اسلمی ہین۔ انکی حدیث عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے زید بن نعیم سے روایت کی ہو کہ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص جنکا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اُس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانۂ جاہلیت کا ہو پھر میرے چچا رسول خدا

ابلیے

لہ غالباً اسکی صورت یہ ہوتی ہو گی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہونگے پھر قرض کے ادا کرنیکی صورت نہوتی ہوگی ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انھون نے اپنے بیٹے کے معاملہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جہان تک تمھارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرالو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اُس لڑکے کا مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے دو غلام اسکے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ انمین سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اسکے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ایک غلام لے لیا جسکا نام رافع تھا اور انکے بیٹے کو انکے لیے چھوڑ دیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اسکے بدلے مین ایک غلام دیدے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمام (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید انصاری سلمی۔ احد کے دن شہید ہوے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حماسہ (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حماسہ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی حماسہ کہتے ہین اور بعض لوگ ابن حاطہ۔ ہمنے انکا تذکرہ حبیب کے نام مین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر حنفی یمامی کنیت انکی ابو سالم۔ یہ دادا ابن عبداللہ بن بدر کے۔ انکی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھین عبداللہ بن بدر کی اور انھون نے ابو سالم یعنے حمران بن جابر سے کہ منجملہ اُن سات آدمیون کے تھے جو قبیلۂ بنی حنیفہ سے وفد بنکے آئے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ فزاری۔ بھائی ہین اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب مسلمان ہوگئے تھے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی انھین مین سے حمران بھی ہین اور وہ بیعۃ الرضوان مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ھند کے نام مین لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر۔ بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہین۔ واقدی نے انکا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مینے بعض لوگون سے سنا کہ وہ کہتے تھے انکا نام خارجہ ابن حمیر ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خارجہ بن حمیر ہے ہم بھی

انکاذکر انشاء اللہ تعالی خارجیہ کے نام میں کرینگے بعض لوگ انکا نام حارثہ بن حُمَیر بھی کہتے ہیں۔ یہ نام اوپر گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

سید الشہداء عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ کنیت انکی ابو یعلی اور بعض لوگ ابو عمارہ کہتے ہیں یعلی اور عمارہ دونوں لڑکے صاحبزادے تھے انکی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں یعنے حضرت آمنہ بنت وہب والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن صفیہ بنت عبد المطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور آپکے رضاعی بھائی بھی ہیں انکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثُوَیبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابولہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی اُسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو انکا لقب سید الشہداء ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے۔ انکے اسلام کا سبب وہ ہو جو ہمسے ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ابو جہل ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اُسنے آپکو تکلیف دی اور آپکو گالیاں دیں اور اُس قسم کے معائب آپ میں بیان کیے جو دیانت کے خلاف ہوں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بات نہیں کی عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اسکو سن رہی تھی بعد اسکے ابو جہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جاکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی کمان لیے ہوے شکار سے لوٹتے ہوے آرہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (انکی عادت تھی کہ) جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش پر انکا گذر ہوتا تو ٹھیر جاتے اور اُن لوگوں کو سلام کرتے اور اُنکے ساتھ بیٹھکر باتیں کرتے قریش میں یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اُسوقت وہ مشرک تھے اپنے قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اُس لونڈی پر انکا گذر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اُس لونڈی نے انسے کہا کہ اے ابو عمارہ کاش تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو انکو ابھی ابو الحکم سے پہونچی ابو الحکم (یعنے ابو جہل) نے انکو اسی مقام پر پایا اور انھیں ستایا اور انھیں

گالی دی اور بہت نامناسب باتین کین اور بعد اسکے لوٹ گیا محمد نے انسے کچھ بات نہین کی یہ سنکے حضرت حمزہ کو غصہ آگیا اللہ تعالی کو منظور تھا کہ انکو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہین نہین ٹھیرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کرکے گئے کہ جاکے ابوجہل سے لپٹ پڑین چنانچہ جب مسجد مین پہونچے تو ابوجہل کو دیکھا کہ لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو پس وہ اُسکی طرف چلے اور اُسے کمان ماری اور بہت زخمی کردیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے حمزہ ہم سمجھتے ہین کہ تم بیدین ہوگئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون چیز مانع ہو مجھے انکی سچائی معلوم ہوگئی مین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کے رسول ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ کہتے ہین حق ہو خدا کی قسم مین اُسے نہ چھوڑونگا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابوجہل نے کہا ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم مینے انکے بھتیجے کو بہت سخت گالیان دی ہین۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہوگئے اور اب حمزہ انکی طرفداری کرینگے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آگئے اسکے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر مین شریک ہوے اور اس غزوہ مین انکی بڑی سخت آزمایش کی گئی جو مشہور ہو۔ انھون نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑکے قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل مین یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انھون نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔ ابوالحسن مدائنی نے کہا ہو کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منعقد کیا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپنے انکو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ مین قبیلۂ جہینہ کی سرزمین مین بھیجا تھا۔ ابن اسحاق نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھون نے کہا ہو کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپنے منعقد کیا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ اپنے جھنڈے مین شترمرغ کے پر لگایا کرتے تھے۔ انھون نے غزوۂ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونون ہاتھ مین تلوارین لیکر جنگ کی کفار کے بعض قیدیون نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو اپنے جھنڈے مین شترمرغ کے پر لگائے ہوے تھے لوگون نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انھون نے ہمارے اوپر بہت سختیان کین حضرت حمزہ احد مین بھی شریک تھے اور اسی غزوہ احد مین ہفتہ کے دن ۱۵- شوال کو شہید ہوے۔ اپنے شہید ہونے سے پہلے انھون نے اکتیس کافرون کو قتل کیا تھا سباع خزاعی بھی انھین لوگون مین تھا اُس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مقطعۃ البظور[1] کے بیٹے اِدھر آ اُسکی ماں ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اُسے قتل کیا۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ حمزہ اُس دن دو تلوارون سے لڑ رہے تھے کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہو

[1] اسکے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہین مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہو ۱۲

یہ حمزہ ہین ناگاہ اسی حالت مین انکا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ انکے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی (نامی ایک) حبشی نے جو جبیر بن معطم کا غلام تھا انکو نیزہ مارا اور انکو شہید کیا مشرکون نے انکے ساتھ اور نیز تمام شہداے مسلمین کیساتھ مُثلہ کیا تھا سوا حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ انکے باپ مشرکون کی طرف تھے انکی خاطر سے مشرکون نے انکو چھوڑ دیا تھا مشرکون کی عورتون یعنے ہند اور اسکی ساتھ والیون نے مسلمانون کے ناک اور کان کاٹے اور اُنکے پیٹ چاک کیے ہندنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور انکا جگر نکالا اور اُسکو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اُسنے تھوک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اسکے پیٹ مین پہونچ جاتا تو وہ دوزخ مین نہ جاتی - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو مین کافرون کے ستر آدمیون کے ساتھ مثلہ کرونگا اُسپر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین واصبر وما صبرک الا باللہ حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس جاکے کھڑے ہوے اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا آپنے کوئی منظر ایسا نہین دیکھا جو اُس سے زیادہ آپکے دل کو صدمہ پہونچانے پھر آپنے فرمایا کہ اے چچا اللہ تمپر رحم کرے بیشک تم تھے صلہ رحم کرنیوالے اور بہت نیکی کرنے والے تھے - اور حضرت جابر نے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپنے یہ دیکھا کہ اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا ہے تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہوتین تو مین اُنھین ایسی حالت مین چھوڑ دیتا تاکہ (پرند اور درند انکا گوشت کھائین اور) یہ پرندون اور درندون کے پیٹ سے حشر کے دن نکلین یہ صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہین اور حضرت حمزہ کی بہن ہین - اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اُٹھے اور جب آپنے خود انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو چیخ اُٹھے - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو آپنے سنا کہ شہداے انصار کے لیے عورتین رو رہی ہین آپنے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہین ہے انصار نے جو اسکو سنا تو انھون نے اپنی عورتون کو حکم دیا کہ اپنے شہیدون سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا - واقدی نے لکھا ہے کہ ابتک برابر زنان انصار مرثیون مین حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہین اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار عبداللہ بن رواحہ کے ہین

اشعار

بکت عینی وحق لھا بکاہا ۔۔۔ وما یغنی البکاء ولا العویل

علی اسد الالہ غداۃ قالوا ۔۔۔ لحمزۃ ذاکم الرجل القتیل

ـــــــــــــــ

سلہ ترجمہ اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمھین دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک وہ صبر کرنیوالون کے لیے بہتر ہے اور تمھارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے ۱۲ سلہ ترجمہ میری آنکھ رو رہی ہے اور اسکو رونا سزاوار ہے اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہین دیتا + (آنکھ روتی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگون نے کہا کہ یہ حمزہ تمھارے شہید ہوگئے ۱۲

اصیب[1] المسلمون بہ جمیعا — ہناک وقد اصیب بہ الرسول
علیک سلام ربک فی جنان — یخالطہا نعیم لایزول
رسول اللہ مصطبر کریم — بامر اللہ ینطق اذ یقول
وقبل الیوم ما عرفوا وذاقوا — وقائعنا بہ یشفی العلیل
غداۃ ثوی ابو جہل صریعا — علیہ الطیر حائمۃ تحول
الا یا ہند لا تبدی شماتا — حمزہ ان عزکم ذلیل
ابا یعلی لک الارکان ہدت — وانت الماجد البر الوصول
الا یا اشم الاخیار صبرا — فکل فعالکم حسن جمیل
الا من مبلغ عنی لویا — فبعد الیوم دائلۃ تدول
نسیتم ضربنا بقلیب بدر — غداۃ اتاکم الموت العجیل
وعتبۃ وابنہ خرا جمیعا — وشیبۃ عضہ السیف الصقیل
الا یا ہند فابکی لا تملی — فانت الوالہ العبری الثکول

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵ شوال سنہ ۳ ہجری کو ہوئی اُسوقت عمر انکی ستاون برس کی تھی موافق اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین دو برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکی عمر انسٹھ برس کی تھی موافق قول اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکی عمر چون برس کی تھی یہ اُن لوگون کا قول ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بعد نبوت کے مکہ مین دس برس کہتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُسوقت باون برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی چون برس اس باب مین کسی کا اختلاف نہین ہی کہ حضرت حمزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین بڑے تھے ۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے اصحاب مین سے ایک شخص نے مقسم سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے ابن عباس سے اسکی روایت پائی تھی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز مین سات تکبیرین آپنے کہین پھر آپکے پاس جو شہید لایا گیا آپنے اُسپر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپنے انپر بہتر نمازین پڑھین ۔ ہمین فتیان بن محمود بن سنودا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن محمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی عیسی ابن علی بن عیسی بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر ورکانی نے

[1] ترجمہ ۔ انکی شہادت سے تمام مسلمانون کو صدمہ ہوا + اور اُسوقت رسول کو بھی صدمہ ہوا + اے ابو یعلی تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے + تم بڑے بزرگ نیکوکار صلہ رحم کرنیوالے تھے + تمپر خدا کا سلام ہو ایسی جنتون مین + جنمین ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہو + اے ہاشمی نیکوکارو صبر کرو + کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہوتے ہین + رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہین + خدا کے حکم سے بولتے ہین جب وہ کچھ کہتے ہین + میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے کہ آج کے بعد اسکا انتقام لیا جائیگا + اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہین جانتے + ہمارے اُن واقعات کو جو بیمار کے لیے باعث شفا ہین + کیا تملوگ جنگ بدر مین ہماری مار بھول گئے ۔ جب جلدی جلدی تمکو موت آتی تھی + جب ابو جہل گرا تھا + اور اسپر (گوشت خوار) پرند اُڑ رہے تھے + اور عتبہ اور انکا بیٹا گرا تھا + اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا + اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش نہو + تمہاری عزت ذلت سے بدل جائیگی + اے ہند پڑی روتی رہ + کیونکہ تو (عنقریب) پریشان ہوکر چلا چلا کر رویگی ۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیرین کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز مین آپنے ستر تکبیرین کہین اور ابواحمد
عسکری نے کہا ہو کہ حمزہ پہلے شہید ہین جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے
اور مسار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبردی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے
کہ انھون نے کہا ہمسے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے خبردی وہ کہتے تھے مجھسے ابن شہاب نے
عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اُحد کے دو دو شہیدون کو ایک ساتھ قبر مین دفن کردیتے تھے آپ پوچھتے تھے کہ ان دونون مین قرآن کسکو زیادہ یاد ہو
جب کسی ایک کی طرف اشارہ کردیا جاتا تھا تو آپ قبر مین پہلے اُسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کرچکے تو) آپنے
فرمایا کہ مین قیامت کے دن ان لوگون کا گواہ ہون اور آپنے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کردیے جائین
انکو غسل ندیا جائے۔ حضرت حمزہ اور اُنکے بھانجے عبداللہ بن جحش ایک قبر مین دفن کیے گئے حضرت حمزہ کو کفن مین صرف
ایک چادر دی گئی تھی (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر اُنکے سر پر ڈالی جاتی تھی تو اُنکے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اُس سے اُنکے
پیر بند کیے جاتے تھے تو انکا سر کھل جاتا تھا لہذا اُس چادر سے انکا سر بند کردیا گیا تھا اور) پیرون پر کچھ اذخر رکھدیا گیا تھا
اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانون نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولون کو مدینہ
لیجاکر وہان دفن کرین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہان وہ شہید ہوے وہین انکو
دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی مروی ہو۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے خبردی
وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنے محمد بن محمد غیلان
بزار نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر شافعی نے خبردی وہ کہتے تھے میری کتاب مین عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سے
ایک روایت ہو کہ انھون نے کہا ہمسے عمر بن شبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک نے
[یہ مالک بیٹے ہین فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے] بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابو مرثد سے
انھون نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر دعا مین یہ کلمہ ضرور کہا کرو اللهم انی اسألک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر ہمین ابومحمد
ابن ابی القاسم دمشقی اپنی کتاب مین خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابومحمد بن عبدالرحمن بن ابی الحسن نے
خبردی بعد نون کہتے تھے ہمین سہل بن بشر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین علی بن منیر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین

ابوطاہر ذہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انھون نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہ نے نہر کھودوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدون کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر مین انکی قبرین کھدتی تھین ہمنے انکو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمن نے اس روایت مین اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ یہ واقعہ شروع سنہ کا ہو وہ دونون کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھسے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر مین لگ گیا اور اس سے خون کی چھینٹین اڑین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عویمر بن حارث اعرج بن سعد بن زراح بن عدی بن سہل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی ابن حارثہ - اسلمی - کینت انکی ابوصالح اور بعض لوگ کہتے ہین ابومحمد ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے (امام) ابوعیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمین ہارون بن اسحاق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو - اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حمزہ نے یہ سوال کیا تھا - ان ائمہ مین سے یحیی بن سعید انصاری اور ابن جریج اور ایوب سختیانی اور ابن عجلان اور شعبہ اور ثوری اور دونون حماد وغیرہم ہین اور دراوردی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھون نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو - اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حمزہ سے روایت کیا ہو - مگر پہلی ہی بات صحیح ہو - اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگون نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مین برابر روزے رکھا کرتا تھا - الی آخر الحدیث - اور نیز بواسطہ سلیمان اور عروہ کے ابومراوح سے مروی وہ حمزہ سے روایت کرتے ہین - انکی وفات سنہ مین ہوئی اسوقت انکی عمر اکہتر برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین اسّی برس کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

سلہ شہدا چونکہ زندہ رہتے ہین لہذا زندون کی طرح انکے جسم مین خون بھی رہتا ہو یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہو ۱۲

(سیدنا) **حمزہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ صحیح نہین ہو یہ وہم ہوا اور انھون نے طبرانی سے انھون نے مطین سے انھون نے منجاب سے انھون نے شریک سے انھون نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حمزہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو مطین کہتے تھے مینے منجاب کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اسمین شریک سے غلطی ہوگئی ہو - ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور ابو نعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہو جو اوپر گذر چکا ہو اور کہا ہو کہ باوجودیکہ یہ وہم ہی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابو نعیم سے بھی اسمین وہم پر وہم ہو گیا ہو کیونکہ طبرانی نے انکا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر مین کیا ہو کوئی تذکرہ مستقل انکا نہین لکھا - ابو نعیم سے اسمین یہ وہم ہو گیا کہ انھون نے عمرو سے واو نکال ڈالا اور عمر لکھدیا اور انکا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انھون نے دو غلطیان کین انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **حمزہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا بن مبذول - انصاری - احد مین اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر لکھا ہو -

(سیدنا) **حمزہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اُنکے ہمراہ انکے بیٹے یزید بھی تھے دونون نے آپ سے بیعت کی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے دعا فرمائی - ابو عمر نے انکا ذکر انکے بیٹے یزید کے نام مین کیا ہو یہان کوئی مستقل تذکرہ انکا نہین قائم کیا -

(سیدنا) **حمزہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ذی معشار - ہمین ابو موسی یعنے محمد بن عمر بن ابی عیسی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابو بکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم زبیری نے اور ابو محمد جوہری نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویون سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلۂ ہمدان کا وفد رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اس وفد مین حمزہ بن مالک بن ذی مشعار بھی ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہے کسقدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انھین کیسا صبر آگیا انمین ابدال ہین اور اسلام کے اوتاد ہین پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ سعدان کے مخلاف خارف[1] اور یام اور شاکر اور اہل ہضب اور حقاف الرمل کے مسلمانون کے لیے ایک تحریر لکھدی تھی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حراز بن کاہل بن عذرہ - اہل حجاز مین سب سے پہلے یہی قبیلۂ عذرہ کا صدقہ لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قرلی مین اتنی زمین معافی مین دی تھی جسمین یہ تیر اندازی کر سکین اور انکا گھوڑا دوڑ سکے - (بالآخر) یہ وادی قری مین جا کے بسے یہانتک کہ (وہین) وفات پائی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جیم اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے ہم اسکو وہان ذکر کر چکے ہین -

(سیدنا) حمطط (رضی اللہ عنہ)

ابن شریق بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی - قریشی عدوی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتوحات مین بھی شریک تھے - طاعون عمواس مین وفات پائی - انکا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے حضرت نے اُنکے لیے ایک جھنڈا منعقد کر دیا تھا اُس جھنڈے کو لے کے یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین شریک ہوے تھے یہ کلام انھین کا ہے ع

البث قلیلا یلحق الہیجا حمل + اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ اُنکے تمام غزوات مین شریک رہے اور سعد بن معاذ کا کلام جو انھون نے جنگ خندق مین کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے[2]

البث[3] قلیلا یلحق الہیجا حمل   ما احسن الموت اذا حان الاجل

انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے مگر ابوموسی نے انکو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے - کئی علما نے انکو ذکر کیا ہے -

---

[1] یہ سب نام ہین قبائل ہمدان کے ۱۲ [2] ترجمہ تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ حمل بھی جنگ مین شریک ہونے چاہتے ہین + موت کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جب وقت آجائے ۱۲

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طانجہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ ہذلی بصرہ مین رہتے تھے۔ وہان انکا ایک گھر بھی ہے کنیت انکی ابو نضلہ ہے مسلم بن حجاج نے انکا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ مین کیا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے مناولۃً اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مسعود مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو ابن دینار نے خبر دی انھون نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے (ایک مرتبہ) جنین کے بارے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ (لوگون سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا مین دو عورتون کے درمیان مین تھا انمین سے ایک نے دوسرے کو سطح سے مارا اور اسکو قتل کر دیا اسکے پیٹ مین بچہ تھا وہ بھی مرگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بچے کے بارے مین ایک غلام آزاد کرنیکا حکم دیا اور یہ کہ وہ قاتلہ عورت قتل کر دیجائے مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حممہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حممہ دوسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ہمین ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے داود اودی سے انھون نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین اصفہان مین جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہے اے اللہ اگر وہ سچا ہے تو اسکی سچائی کو پورا کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اسکے اس سفر سے واپس نکر چنانچہ اصفہان مین انکی وفات ہوگئی۔ اشعری نے کہا ہے کہ اے لوگو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا مگر ہم یہی جانتے ہین کہ حممہ شہید ہین۔ یہ اصفہان ہی مین دفن ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد مین ہرم بن حیان عبدی سے انھون نے حممہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہرم ایک شب کو انکے یہان رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر رویا کیے ہرم نے انسے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین حممہ نے کہا مینے اس رات کو یاد کیا جسکی صبح کو لوگ قبرون سے اٹھائے جائینگے پھر وہ دوسری شب کو انکے پاس رہے تو اس شب بھی وہ روتے رہے ہرم نے انسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آگئی جسکی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائینگے الی آخر الحدیث

ہین انکو یہی حممہ سمجھتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمنن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب۔ قریشی زہری عبد الرحمن بن عوف زہری کے بھائی ہین زبیر نے کہا ہو کہ انھون نے ہجرت نہین کی نہ مدینہ مین آئے۔ زمانہ جاہلیت مین ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانۂ اسلام مین اور عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔ انھین کے حق مین شاعر نے یہ شعر کہا ہو ؎

فیا عجبا اذا لم تفتق عیونہا نسار بنی عوف و قدرات حمنن

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمنن انکی اولاد مین سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگون مین تھے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ہمین ابو موسی بن ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے زہری سے انھون نے عروہ ابن زبیر سے نقل کرکے خبر دی کہ حمید نے جو انصار مین سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث صحیح ہو اسکی بہت سی سندین ہین مگر حمید کا ذکر سوا اس سند کے اور کسی سند مین مینے نہین دیکھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ انکو حمید بن ثور بن عبد اللہ ابن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہین۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور پہلا قول کلبی کا ہو۔ اور اور لوگون نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہو۔ کنیت انکی ابو المثنی ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاخضر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو خالد۔ یعلی بن اشدق سے روایت کی ہو کہ یہ غزوۂ حنین مین کفار کے ساتھ تھے بعد اسکے مسلمان ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے۔ اشعار

اضحی[1] فواد ی من سلیمی مقصدا ان خطانہا وان تعمدا حتی ارانا ربنا محمدا[2] تیلوا من اللہ کتابا مرشدا

[1] ترجمہ تعجب ہو کہ بنی عوف کی عورتون نے اپنی آنکھین کیون نہ پھاڑ ڈالین جب حمنن مرے ۔ [2] میرا دل سلیمی کے مقصودے بھرا رہتا تھا۔ خطاً یا عمداً۔ یہانتک کہ ہمارے پروردگار نے ہمین محمد کو دکھایا۔ وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہین ۱۲

فلم نکذب[۱] وخررنا سجدا   نعطی الزکوٰۃ ونقیم المسجدا

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعرا کو یہ حکم دیدیا تھا کہ کوئی شخص عورت کیساتھ عشق بازی کو موزون نکرے ورنہ اُسے مین سزا دونگا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے **اشعار**

ابی اللہ[۲] الا ان سرحۃ مالک   علی کل افنان العضاہ تروق
فقد ذہبت عرضا وما فوق طولہا   من السرح الا عشۃ وسحوق
فلا الظل من برد الضحی تستطیعہ   ولا الفیٔ من بعد العشی تذوق
فہل انا ان عللت نفسی بسرحۃ   من السرح موجود علی طریق

حمید بن ثور کا ذکر ان شعرا مین کیا گیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو - اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہو کہ یہ مسلمان ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار**

فلا[۳] یبعد اللہ الشباب وقولنا   اذا ما صبونا صبوۃ سنتوب
لیالی ابصار الغوانی وسمعہا   الی واذ ریحی لہن جنوب
واذ ما یقول الناس شیٔ ہونٌ   علینا واذ غصن الشباب رطیب

(سیدنا) **حمید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف بن خالد بن عفیف بن نجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری رواسی - یہ اور انکے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہو -

(سیدنا) **حمید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بکری - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ ابوبکر میرے بھائی ہین اور مین انکا بھائی ہون مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہین دیا جسقدر انکے مال نے نفع دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) **حمید** (رضی اللہ عنہ)

ابن منہب بن حارثہ طائی - ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین - انکی روایتین حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہین مین اسکے سوا اور کچھ نہین جانتا انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ کچھ لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر وہ صحیح نہین ہے -

---

[۱] ترجمہ - ہمنے انکی تکذیب نہین کی اور سجدہ مین گر پڑے + ہم زکوٰۃ دیتے ہین اور نماز پڑھتے ہین ۱۲ [۲] ترجمہ - اللہ یہی چاہتا ہو کہ مالک کے درخت + تمام درختون کی شاخون سے بلند ہو جائین + عرض مین بھی بڑھ گئے ہین اور طول مین + انسے زیادہ کوئی درخت نہین مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما + پس نہ دوپہر کا سایہ ان تک پہونچتا ہو اور نہ بعد زوال کا سایہ انکو ملتا ہو + پس کیا اگر مین اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤن + ان درختون مین سے تو اسکی کوئی سبیل ہو ۱۲ [۳] ترجمہ - اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے + کہ جب ہم کوئی گناہ کرینگے تو توبہ کرلینگے + گانے والی عورتون کے دیکھنے اور انکے سننے کی راتین + جبکہ انکے لیے پہلو حرکت کرتے تھے + اور جب لوگ ذلیل بات ہماری نسبت کہتے تھے + اور جب شباب کی شاخ تر و تازہ تھی ۱۲

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حُمَیِّر (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ قاری۔ بھائی ہین بنی خطمہ کے۔ انھون نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بی بی تھین انسے دو لڑکے توام پیدا ہوے تھے حارث اور عدی اور انکی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھین۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) حُمَیِّر (رضی اللہ عنہ)

بنی سلمہ کے حلیف ہین۔ مسجد ضرار[1] کے لوگون مین سے تھے آخر مین انھون نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی ہوئی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے انھون نے غلابی سے نقل کیا ہے۔ اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ انکا نام حمیر ہے اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہین الف لام کیساتھ یہ انصاری ہین۔ خطمی ہین اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہین۔ بنی سلمہ کے حلیف ہین مسجد ضرار والون مین سے تھے پھر توبہ کی اور انکی توبہ عمدہ ہوئی ابن ماکولا نے انکو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حُمَیِّضہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیم۔ احد مین اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے یہ اُن چار آدمیون مین سے ہین جنکے سوا قبیلۂ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہین لایا۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے۔

(سیدنا) حُمَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بُصرہ۔ کنیت ابو بصرہ اور بعض لوگ انکو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہین یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ انکو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہین انکا ذکر بھی بصرہ کی ردیف مین ہو چکا ہے۔ یہ حمیل بضم حا، وفتح میم ہے یہی صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ مینے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہین انھون نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا اُنکے ہمراہ تھا اسکی طرف انھون نے اشارہ کیا مصعب زبیری نے انکا ذکر اس طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ حمیل اور بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثین روایت کی ہین حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین مسجدون کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے) لیے کجاوے نہ باندھے جائین (یعنے سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے (انکا نام) حمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] منافقون نے لکر مسجد نبوی کے مقابلہ مین ایک مسجد بنائی تھی اُسی کا نام مسجد ضرار تھا ۱۲

باب الحاء والنون

(سیدنا) حنبل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انسے معن بن حویہ نے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا مین غزوۂ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپنے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہو۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل۔ بنی نعیلہ بن طلیل مین سے ایک شخص ہین۔ غفار بن طلیل کے بھائی ہین۔ دلائل نبوت کے متعلق ایک حدیث انہوں نے روایت کی ہو حدیث بڑی ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپنے انکو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہوگئے اور آپنے انکو کچھ بچے ہوے ستو بھی کھلائے تھے۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو المعتمر۔ صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو مگر کوئی روایت انکی صحیح نہین ہو۔ جابر جعفی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا مینے حنش یعنے ابو المعتمر سے سنا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھائی پھر آپنے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوے ہو پس آپنے اُسکو بہت ڈانٹا یہانتک کہ وہ مدینہ کے ٹیلون مین پوشیدہ ہوگئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ دادا ہین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ انکی صرف ایک حدیث ہو جسکی سند ضعیف ہو اسکو جعفر بن مسافر اور عبد السلام بن محمد حرانی نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ ابوبکر و عمر (میرے نزدیک) ایسے ہین جیسے سر مین کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے عبد العزیز بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اُنکے دادا عبد اللہ بن حنطب سے روایت کیا ہو۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنے عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مردویہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن سعد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اُسی حال مین حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ دونون کان اور آنکھ ہین ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمن خزامی ہین ضعیف ہین فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہین ہین وہ حدیث مین معتبر ہین اور انکی رائے عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظل (رضی اللہ عنہ)

ابن ضرار بن حصین۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبدالرحمن حمیری نے حنظل بن ضرار سے روایت کی ہے کہ وہ زمانۂ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ مین ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اُسنے مجھسے کہا کہ اے حنظل میرے قریب آجاؤ مین تمکو ان نالائق آدمیون سے علیحدہ کرلونگا مین تمسے باتین کرون اور تم مجھسے باتین کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر مین رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اُسکی جگہ ہو جائے مگر مین خدا کی قسم چاہتا ہون کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤن مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤن انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

بن بیادت ہا۔ یہ حنظلہ بن ابو حنظلہ انصاری کے مسجد قبا کے امام تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ انسے جبلہ ابن سحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھون نے پہلی رکعت مین سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہونچے تو انھون نے سجدہ کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے۔ عفیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے بعد اُسکے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ کنیت انکی ابو عبید۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی حنیفہ مین سے ہین۔ اور بعض لوگون نے

کہا ہو کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تیمی سعدی ہین۔ عقیل نے ایسا ہی کہا ہو اور بخاری نے کہا ہو کہ یہ حنظلہ بیٹے ہین حذیم کے اور انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ یعقوب بن اسحاق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ میرے لڑکون مین سب سے چھوٹا ہو الی آخر الحدیث۔ بخاری نے انکا ذکر لکھا ہو مگر پورا ذکر نہین لکھا۔ ان حنظلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا بعد بلوغ کے یتیمی[1] نہین رہتی۔ انسے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہو یہ قول ابو عمر کا ہو۔ اور ابن مندہ نے (انکا ذکر اسطرح) لکھا ہو حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ بعض لوگ انکو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہین وہ دادا ہین ذیال بن عبید کے اور انھون نے کہا ہو کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہین مین اس نسب کو نہین جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہون اور انکا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہو کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہین کیونکہ مالک ایک شاخ ہو بنی اسد بن خزیمہ کی اور انھون نے کہا ہو کہ یہ وہی شخص ہین جنکو انکے والد حنیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ مین اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکون مین چھوٹا ہو پس حضرت نے انھین دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے یہان آؤ پھر آپ نے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید ابن حنظلہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹون سے کہا تھا کہ تم یکجا ہو جاؤ۔ ہمین ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ ابن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید مولی بنی ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ انکے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹون کو میرے پاس جمع کر دو مین کچھ وصیت کرنا چاہتا ہون چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہو کہ یہ یتیم جو میری تربیت مین ہو اسکے سو اونٹ ہین جنکو ہم زمانۂ جاہلیت مین مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ مینے تمھارے بیٹون کو کہتے سنا ہو کہ ہم باپ کے سامنے تو اسکا اقرار کرینگے مگر انکے بعد پھر پلٹ جائینگے حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمھارے درمیان ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہین حکیم نے کہا ہان ہم اس بات پر راضی ہین پس حذیم اور حنیفہ اور حنظلہ سب چلے اور ایک لڑکا حذیم کے ساتھ تھا پس جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو آپکو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حنیفہ تم کیون آئے ہو انھون نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے اوپر رکھکر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکایک مجھے

[1] یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہو کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہو وہ اسکے ساتھ ضروری نہین ۱۲

موت آجائے پس مینے چاہا کہ مین وصیت کرون اور مینے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت مین ہے اسکے سو[1] اونٹ ہین جنکو ہم زمانہ جاہلیت مین مطیبہ کہتے تھے (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوے یہانتک کہ ہم لوگون نے غصہ کے آثار آپکے چہرہ مین دیکھے آپ بیٹھے ہوے تھے اور (اسکو سنکر) آپ اپنے گھٹنون کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہین نہین نہین صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس راوی کہتا ہے کہ پھر لوگون نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جسکے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی ابو حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہین انمین سے بعض کے داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہین اور یہ سب سے چھوٹا ہے لہذا آپ اُسکے لیے دعا فرمائیے پس آپنے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین برکت دے یا یہ فرمایا کہ اسمین برکت دی جائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور اسمین اختلاف ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے ہین صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہین۔ کنیت انکی ابو ربعی اور انکو لوگ حنظلہ اسیدی اور کاتب کہتے ہین کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط کتابت کیا کرتے تھے یا اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہین یہی ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ مین پیچھے رہگئے تھے۔ انسے ابو عثمان ہندی نے اور یزید بن شخیر نے اور مرقع بن صیفی نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزار نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سیار نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے سعید جریری نے ابو عثمان سے انھون نے حنظلہ اسیدی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبون مین سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گذر انکی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابو بکر نے پوچھا کہ اے حنظلہ کیون رو رہے ہو انھون نے کہا کہ اے ابو بکر حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہین تو آپ ہمسے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہین گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم آپکے پاس سے لوٹ کے آتے ہین تو عورتون مین اور مال اسباب مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین حضرت ابو بکر نے کہا خدا کی قسم ہمارا بھی

---

[1] وہ سو اونٹ اس یتیم کو بطور صدقے کے دینا چاہتے تھے حضرت نے منع فرمایا کہ اسقدر نہ دو ۱۲

یہی حال ہے چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلین (حنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپنے پوچھا کہ اے حنظلہ تمھارا کیا حال ہے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا ہے ہم جب آپکے پاس ہوتے ہین آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہمسے بیان کرتے ہین تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہین تو عورتون مین اور مال مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اسی حال پر قائم رہو جس حال مین میرے پاس سے اُٹھ کے جاتے ہو تو بیشک تمھاری مجلسون مین اور تمھارے راستون مین اور تمھارے بسترون پر فرشتے تمسے مصافحہ کرین ولیکن اے حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہے کوئی وقت کیسا - اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہے - اور ابو داؤد طیالسی نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون خنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حنظلہ کے جیسے لوگون کی اقتدا کرو - آخر مین یہ قرقیسیا مین جاکے رہے تھے اور وہین وفات پائی جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے بہت جزع فزع کی انکے پروس والی عورتون نے انکو منع کیا کہ تمھارا ثواب جاتا رہیگا اُسکے جواب مین انھون نے کہا اشعار

تعجبت[1] دعد لمحزونۃ ... تبکی علی ذی شیبۃ شاحب ... ان تسالینی الیوم ماشفنی ... اخبرک قولا لیس بالکاذب

ان سواد العین اودی بہ ... حزن علی حنظلۃ الکاتب

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر - اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہین ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے - انصاری ہین اوسی ہین پھر بنی عمرو بن عوف سے ہوے - انکے والد ابو عامر زمانۂ جاہلیت مین راہب کے لقب سے مشہور تھے - ابو عامر اور عبد اللہ بن ابی بن سلول دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ اُن احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبد اللہ بن ابی تو دل مین نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ

[1] دعد (ایک عورت کا نام) ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہے + کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیون روتی ہے + مگر تو مجھسے پوچھتی ہے کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہے + تو مین تجھسے ایک ایسی بات بیان کرتی ہون جو جھوٹی نہین ہے + آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا + حنظلہ کاتب کے غم نے ۱۲

چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد مین کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام فاسق رکھا تھا یہ مکہ ہی مین مقیم رہے یہانتک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہین بحالت کفر ۹ھ ہجری مین مرگئے اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ۱۰ھ مین انکے ساتھ کنانہ بن عبد یالیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے اِن دونون نے انکی میراث مین جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو انکی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونون مدر کے رہنے والون مین سے ہین اور تم وبر کے رہنے والون مین سے ہو۔ مگر انکے بیٹے حنظلہ مسلمانون کے سردار اور بزرگون مین سے ہین غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہین۔ یہ لقب انکا اس وجہسے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت مین ذکر کرتے ہین) ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہو گئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہین تم انکے گھر والون سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ انکو ملا) چنانچہ انکی بی بی سے پوچھا گیا انھون نے کہا کہ جسوقت انھون نے اعلان جنگ سنا اُسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے انکو غسل دیا۔ عند اللہ انکی یہ بزرگی اور شرف کافی ہی جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو انسے اور ابو سفیان ابن حرب سے مقابلہ ہوا یہ ابو سفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بابن شعوب لیثی آگیا اور اُسنے ابو سفیان کی مدد کی پس ابو سفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہو گئے ابو سفیان نے یہ شعر کہا ۵

ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ ولم احمل النعماء لابن شعوب

بعض لوگون کا قول ہی کہ انھین ابو سفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض مین حنظلہ کو مارا حنظلہ ابو سفیان کا ایک لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے انس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا اوس وخزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا حنظلہ ہمین مین سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہمین مین تھے جنکو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہمین مین سے تھے جنکی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہمین مین سے تھے جنکی ایک شہادت دو آدمیون کی شہادت کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والون نے کہا کہ ہم مین چار آدمی تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن یاد کر لیا تھا انکے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہین) زید بن ثابت ابو زید۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ مطلب انکا یہ تھا کہ قبیلۂ اوس مین سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود اور موافق ایک قول کے سالم مولی ابی حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی

سلہ ۵ ترجمہ۔ اگر مین چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا۔ اور مین ابن شعوب کا احسان نہ لیتا ۱۲

پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

عبشمی۔ انکا ذکر عسکری نے کیا ہے اور انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھکر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہین تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے لوگو اٹھو تمھاری مغفرت کر دی گئی تمھارے گناہ نیکیون سے بدل دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن علی۔ انکا تذکرہ محفوظ نہین ہے۔ انکی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میری برہنگی کو پوشیدہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر واسلمی۔ حسن بن سفیان نے وحدان مین انکا ذکر کیا ہے مگر صحیح نہین ہے۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ انسے ابو الزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمر واسلمی نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلۂ عذرہ کے فلان شخص کو اگر تم پانا تو آگ مین جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپنے پھر بلند آواز سے فرمایا یا آدمی بھیجا کہ اگر تم اُس شخص کو پانا تو قتل کر دینا آگ مین نہ جلانا آگ مین جلانا خدا کا عذاب ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا حمزہ بن عمرو ہے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور انکا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہے۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور انکی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھین

جو اسامہ بن زید کی بی بی تھین - انکا تذکرہ ابو عمر نے انکی بیٹی زینب کے نام مین لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری زرقی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوے تھے - واقدی نے انکا ذکر کیا ہے انھون نے حضرت عمر اور عثمان اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے اور انسے ابن شہاب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری ظفری - بنی حارثہ بن ظفر سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصل کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دارقطنی سے انکا ذکر نقل کیا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - عبدان مروزی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین انکی حدیث سفیان نے زہری سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھینگے صرف حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونون کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ مین ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور اسکو کئی آدمیون نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے پس اس بنا پر صحیح نام انکا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبداللہ اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ہاشم نے محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع سے انھون نے اپنے والد سے اُن لوگون کے نام مین جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کرکے بیان کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق - احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک تھے یہی ہین جنھون نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی خولہ سے بعد انکے نکاح کیا تھا - ابن دباغ نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے - مین نہین جانتا کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین اگر پہلے تذکرہ مین بھی پورا نسب

بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے نامون مین نقل کرکے خبر دی کہ انمین سے بنی عامر بن صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن خالد ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ مین سمجھتا ہون کہ انکا نام حرملہ ابن ہوذہ ہو اور عدا ابن خالد ان دونون کے چچا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ابن قانع نے مطین سے انکا ذکر نقل کیا ہو انھون نے کہا ہو کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اُس نام سے پکارا جائے جو اُسکو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) حنیف (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو اور ابن ماکولا نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔

(سیدنا) حنیفہ (رضی اللہ عنہ)

رقاشی۔ چچا ہین ابو حرہ کے۔ ابو حرہ کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہین اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبدالرحمن سے انھون نے ابو حرہ رقاشی سے انھون نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال (دوسرے مسلمان کے لیے) جائز نہین مگر اُسکی خوشی سے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُنَین (رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم تھے مگر آپ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انھون نے انکو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہین ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے - ابو حنین بن عبداللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے بھائی تھے اپنی بھتیجی سے روایت کی ہے وہ اپنے ماموں سے جنکا نام ابن الشاعر تھا روایت کرتی ہین کہ انکے دادا حنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے آپکی خدمت کیا کرتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکتے تھے تو آپکے وضو کا غُسالہ یہ آپکے اصحاب کے پاس لیجاتے تھے وہ کچھ اُسے اپنے چہرون پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپنے حنین سے پوچھا تو انھون نے کہا اب مین اسکو ایک گھڑے مین بھر لیتا ہون جب پیاسا ہوتا ہون تو اُسی کو پیتا ہون - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے کسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو جیسے اُسنے جمع کی ہے بعد اُسکے آپنے انھین عباس کو دیدیا اور انھون نے انکو آزاد کر دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

باب الحاء والواو

(سیدنا) حوثرہ (رضی اللہ عنہ)

عصری - ابن ابی علی نے انکا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انھون نے سہلہ بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم وفد عبدالقیس مین منذر کے ہمراہ گئے تھے مین اور منذر ساتھ تھا (پس جب مدینہ پہونچے) تو منذر اپنی سواری سے اُترے اور وہ اپنے کپڑے پہنے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوے تھے اور ہم لوگ آپکے ادھر اُدھر بیٹھے ہوے تھے جب منذر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لیے اور انکو اپنے پیرون کی جگہہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہمنے یہ جگہہ تمھارے لیے خالی کر دی ہے منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے عرض کیا کہ منذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اشجّ ہو اور فرمایا کہ تم مین دو عادتین ایسی ہین کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہے بردباری اور انجام بینی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن طخیہ اور بعض لوگ انکو طخمہ کہتے ہین ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلوم بن الہان بن سلاد ابن زرعہ بن قیس بن صنعا بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل ابن عوف بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہو چکے تھے انکا شمار اہل یمن مین ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور تمام اہل سیر کا

اور علماء حدیث کا اتفاق ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انھین کے ہاتھ ایک خط انکو لکھا تھا تاکہ یہ اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور وہ لوگ جو انکے مطیع ہوں سب ملکر اسود کذاب عنسی کے قتل مین مدد دین۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب اللہ تعالی نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظاہر فرمایا تو مینے چالیس سوارون کو عبد شر کی ہمراہی مین بھیجا چنانچہ عبد شر مدینہ پونچے تو انھون نے پوچھا کہ محمد کون ہین پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہین (ہمکو سنائیے) اگر وہ حق ہو تو ہم اُسکی پیروی کرینگے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور خونریزی نکرو اور اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے منع کرو عبد شر نے کہا یہ باتین تو بہت عمدہ ہین اور وہ مسلمان ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا عبد شر حضرت نے فرمایا نہین بلکہ تم عبد خیر ہو اور انھین کے ہاتھ آپنے حوشب ذی ظلیم کو جواب لکھ بھیجا تھا حوشب اور ذی ظلیم دونون اپنی قوم مین رئیس اور متبوع تھے۔ یہ دونون اسی جنگ مین شہید ہوے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد دمشقی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حوشب حمیری نے صفین مین حضرت علی مرتضی کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمھین اپنے اور تمھارے خون کا واسطہ دلاتے ہین ہم تمھین عراق دیدین اور تم ہمین شام دیدو اور مسلمانون کی خونریزی نکرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہو خدا کی قسم اگر خدا کے دین مین نرمی جائز ہوتی تو مین ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہین ہو کہ اہل قرآن سکوت اور سستی کرین اس حال مین کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اسکے روکنے کی اور جہاد کرنیکی طاقت رکھتے ہون یہانتک کہ اللہ کا دین غالب آجائے ابو عمر نے کہا ہو کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت مین جسکا بچہ مر جائے مروی ہو اسکو ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انھون نے حسان بن کریب سے انھون نے حوشب حمیری سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اُس سے قیامت مین کہا جائیگا کہ اُس دولت کے عوض مین جو ہمنے تجھسے لے لی تھی جنت مین داخل ہو جا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن اسحاق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمتے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انھون نے حسان بن کریب سے روایت کرکے بیان کیا کہ انمین سے ایک لڑکے کا مقام حمص مین انتقال ہو گیا اُس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اُس سے حوشب صحابی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا مین تمسے وہ حدیث نہ بیان کرون جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تمھارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہو آپکے اصحاب مین ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا کرتا تھا پھر اُسکی وفات ہوگئی تو انکو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ آئے تو آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ مین فلان شخص کو نہین دیکھتا لوگون نے کہا یا نبی اللہ انکے بیٹے کی وفات ہوگئی اسکا انھین سخت رنج ہو پھر جب (وہ آئے اور) انھین نبی صلی اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو یہ چاہتے ہو کہ اسوقت تمھارا وہ بیٹا خوش خوش تمھارے پاس آجائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہمنے لے لی تھی تم جنت مین داخل ہوجاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہو اور ابو عمر نے دونون کو ایک کردیا ہو اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ مین لکھا ہو جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہو اسمین شک نہین کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے چونکہ انکی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انھون نے اُن حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہین پس ان دونون کو انھون نے دو شخص سمجھا حالانکہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہو کہ اسکی وفات حمص مین جو شام سے متعلق ہو ہوئی اور یہ بھی ممکن ہو کہ ان دونون نے چونکہ اس روایت مین دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ یہ جانتے ہون کہ ذی ظلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچ سکے نہ انھون نے آپکو دیکھا لہذا انکو اُنکے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا کچھ حجت نہین ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید فہری۔ یہ ایک شخص مجہول ہین انکی حدیث اُنکے بیٹے یزید نے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج[1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو جواب دینا اللہ عزوجل کی عبادت مین اسکے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی عامر بن لوی مین سے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جس قافلہ مین گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہین جاتے۔ اس حدیث کو انسے ابن بریدہ نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اس حدیث مین یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ ابن بریدہ نے جو یطب بن عبد العزی سے

[1] جریج زمانہ گذشتہ مین ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انکی ماں نے انھین پکارا وعبادت مین [illegible] ۱۲

روایت انکی گر صحیح جوط ہو۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ (انکا نام حوطب ہے) اور بعض لوگ حویطب کہتے ہین۔ اور بعض لوگ حویط بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہیں کنیت انکی ابو محمد ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاصبع۔ فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین مکہ مین رہتے تھے سنہ ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اُسوقت انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انسے عبد اللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہو کہ فرشتے اُس قافلہ کے قریب نہین جاتے جسمین گھنٹی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام مین لکھا ہو اور انھون نے حوط بن عبد العزی کا تذکرہ قائم نہین کیا گویا کہ ان دونون کو انھون نے ایک کر دیا ہو اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونون کے تذکرے لکھے ہین واللہ اعلم۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ خوط کے نام مین بھی لکھا ہو وہان ہم بھی انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ عبدان نے کہا ہو کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہو مگر مین انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتا ہان انھون نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہو کہ دجال کے کان اور اُسکی پلکین ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہونگی (یعنے) وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لیگا اور چیز کو دیکھ لیگا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن قرواش بن حصن بن ثمامہ بن شبث بن حدرد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ ایک مجہول شخص ہین۔ انکی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عدی کا ہی ایک شخص بھی تھا جسکا نام واقد تھا یہ اول اسلام کا حال ہو اور انھون نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ یسین بن حسن بن یسین نے کہا ہو کہ مینے ۱۴۶ھ مین حج کیا تھا پھر انھون نے ایک حدیث بیان کی اور اسمین یہ بھی کہا کہ مینے[1] جنگل مین ایک اعرابی کو دیکھا جسکا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگون نے اس سے پوچھا کہ کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو اسنے کہا ہان مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمنے جنت کا کھانا دیکھا اُسنے کہا ہان جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے مینے اُسکو کھایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ مین لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے ۱۲

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انکی حدیث عبدالرحمن ابن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انھون نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین جنگ خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا آپ ہجرت پر لوگون سے بیعت لے رہے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجیے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہو مینے عرض کیا کہ حوط بن یزید میرے چچا کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ مین سے ہو تم ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر کے تمھارے پاس آئینگے ہمنے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام مین بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے مشہور ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حولی (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے حاے حطی کے نامون مین انکا ذکر کیا ہو۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ انکا نام خاے معجمہ کے ساتھ ہو۔ اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انھون نے سعید بن عبد العزیز سے انھون نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ایک شخص سے جنکا نام حولی تھا روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمھارے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام مین ہوگا اور ایک لشکر عراق مین اور ایک لشکر یمن مین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ انکا نام عبداللہ بن حوالہ ہو۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحیی ابن حمزہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین ابو مسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپنے فرمایا عنقریب تم لوگون کے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام مین ہوگا اور ایک لشکر عراق مین اور ایک لشکر یمن مین حوالی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے کیا بات بہتر ہو آپنے فرمایا تم شام مین رہنا ابو موسی نے کہا ہو کہ اس بنا پر انکو ازدی کہنا صحیح ہو اگرچہ اسمین بھی کچھ غلطی ہو کیونکہ صحیح حوالی ہو منسوب ہین اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث مین مذکور ہو۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہو۔ اور ابن ماکولا نے حاے حطی کے باب مین لکھا ہو کہ عبداللہ بن حولی انکا نام ہی اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہین انھون نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہو حالانکہ یہ دونون ایک ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

ل؎ یہ ایک پیشین گوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پورے ہو گئی اسلام مین دو گروہ ہوے حضرت علی مرتضی کی خلافت ملک حجاز مین اور حضرت معاویہ کی ملک

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار۔ بن ملیل غفاری۔ یہی ہین جنکا لقب آبی اللحم ہے انکا ذکر ابی اللحم کے نام مین ہوچکا ہے۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام حویرث بن عبداللہ ابن ابی اللحم ہے۔ ابی اللحم کا نام خلف بن مالک ابن عبداللہ بن حارثہ ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابی اللحم جنگ حنین مین شہید ہوے۔

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

مالک بن حویرث کے والد ہین۔ خالد حذاء نے ابوقلابہ سے انھون نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی فیومئذ لایعذب عذابہ احد اس حدیث کو کئی لوگون نے خالد سے انھون نے ابوقلابہ سے انھون نے مالک سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فیومئذ الخ اسمین انکے والد کا ذکر نہین ہے اور اس حدیث کو بہت سے لوگون سنے خالد سے انھون نے قلابہ سے انھون نے اُس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہے ان لوگون نے نہ مالک کا ذکر کیا ہے نہ انکے باپ کا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم سنے لکھا ہے۔

(سیدنا) حویصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن کعب بن عامر بن ربیعہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الحارثی۔ سعد کے والد ہین اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہین احد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ انسے محمد بن سہل بن ابی خیثمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہے یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنے محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو پس محیصہ بن مسعود نے ابن سنینہ نامے ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانون مین ملاجلا رہتا تھا اور اُنکے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اُسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اُس زمانے مین مسلمان نہوے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے محیصہ نے اُس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے انکو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اُسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ مین زیادہ تر چربی اُسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے محیصہ کہتے تھے مینے (اپنے بھائی سے) کہا کہ خدا کی قسم اسکے قتل کا مجھے اُس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمھارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو مین تمکو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمھین میرے قتل کا

 پس اُس دن اسکا جیسا عذاب کوئی نکریگا ۱۲

حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے محیصہ نے کہا ہان خدا کی قسم حویصہ نے کہا واللہ تمھارا دین اس حد تک پہونچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو یصہ نے یہ اشعار پڑھے **اشعار**

یلوم ؑابن ام لوامرت بقتلہ لطبقت ذفراہ بابیض قاضب حسام کلون الملح اخلص صقلہ متی ما اصغیہ فلیس بکاذب
وما سرنی انی قتلتک طائعا وان لنا مابین بصری فمارب

پھر ایک حدیث انھون نے ذکر کی ہے جسمین حویصہ کے اسلام کا ذکر ہے وہ حدیث مغازی مین مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) **حویطب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ کنیت انکی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاصبع فتح مکہ کے تو مسلمون مین سے اور مولفۃ القلوب سے ہین حنین مین نبی صلی اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ دیے تھے۔ یہ اور سہل بن عمر عبد ود مین جاکے ملجاتے ہین۔ یہ منجملہ اُن لوگون کے ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا انسے ابو نجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے یحیی بن معین نے کہا ہے مین انکی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتا۔ مروان بن حکم نے (ایک مرتبہ) حویطب سے کہا کہ اے شیخ تم بہت دیر مین اسلام لائے یہانتک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ مینے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمھارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیون چھوڑتے ہو اور کیون (دوسرے کے) تابع ہوے جاتے ہو مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادم ہوا اور حویطب نے اُس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہین بیان کیا جب وہ مسلمان ہوے تو تمھارے باپ سے انھین کیا کیا مصیبتین پہونچین حویطب نے یہی کہا کہ مین بدر مین مشرکون کے ساتھ تھا مینے ایک قافلہ کو دیکھا مینے فرشتون کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین معلق کھڑے ہوے کچھ لوگون کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگون کو قید کرتے تھے مینے یہ بات کسی سے نہین بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح حدیبیہ مین شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابو ذر نے انکو امان دیا تھا اور انکو انکے لڑکے بالون کے ساتھ یکجا کر دیا تھا پھر اُسکے بعد یہ اُسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف مین بحالت اسلام

ؑ ترجمہ: یہی ام کا بیٹا مجھے ملامت کرتا ہے اگر مجھے اسکے قتل کا حکم دیا جائے تو مین سفید تلوار اسکی گردن مین لگاؤن ایسی تلوار جو نمک کیطرح صاف رنگ کی ہو جسکی صیقل ہو جب مین اُسکو چلاؤن تو اسکی مار خالی نہین جاتی اور اطاعت نبی مین اگر مین تجھے قتل کر دون تو اسکے بدلے مین بصری اور مارب کے درمیانی معاملات بھی مجھے ملین تو مین خوش نہونگا ۱۲

شریک ہوے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انہون نے قرض دیدیے تھے - حویطب کی وفات مدینہ مین آخر خلافت حضرت معاویہ مین ہوئی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایکسو بیس سال کی تھی - انکی حدیث موطا مین ہے بیٹھ کے نماز پڑھنے کے متعلق - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

باب الحاء والیاء

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر کنانی - صحابی ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکی حدیث عبداللہ بن جبلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے انکے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تھے مین ایک دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا جسمین مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگین الٹ دی گئین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

اعرج - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف بھیجا تھا - یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انہون نے محمد بن یزید خراسانی سے نقل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انہون نے محمد بن یزید خراسانی سے انہون نے حیان اعرج سے انہون نے علا حضرمی سے روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حیّان (رضی اللہ عنہ)

ابن بح صدائی - مصر مین فروکش ہوے تھے صحابی ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا ہے تو مین آپکے پاس گیا اور مینے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہین حضرت نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے مینے عرض کیا ہان پھر مین ایک شب صبح تک آپکے ہمراہ رہا پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپنے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا مینے اُس سے وضو کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اُس برتن مین رکھدی بس ترابس سے چشمے اُبلنے لگے اور آپنے فرمایا کہ تم مین سے جس جس کا ارادہ وضو کرنیکا ہو وہ وضو کرلے بعد اسکے مینے وضو کرکے نماز پڑھی پھر آپنے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور اُنکے صدقے مجھے دئے (اسی اثنا مین) ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلان شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا سردار بننے میں کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہیں ہے اُسکے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپنے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہوگا اور پیٹ میں سوزش ہوگی یا (فرمایا کہ) مرض ہوگا پس (یہ سنکے) مینے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے حضرت نے فرمایا کہ کیوں مینے عرض کیا کہ مین کیونکر اسکو قبول کروں ابھی تو مین آپسے سن چکا جو کچھ سن چکا حضرت نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تمنے سنی۔ انکا تذکرہ تینوں کے حاد اور یار کے باب مین لکھا ہے۔ اور ابو عمر کے انکے تذکرہ مین کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ انکا نام حبان بن بح صدائی ہے بکسر حا اور ابو نصر نے کہا ہے کہ حبان بکسر حا حبان بن بح صدائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے ایک حدیث انسے مروی ہے اسکو انسے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حبان بالفتح کہتے ہین مگر حیان بالکسر صحیح ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن یحیی سے انھوں نے حیان بن ابی جبلہ جشمی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے مال پر بہ نسبت اپنے باپ اور بیٹے کے زیادہ حقدار ہے۔ عبدان نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین۔ اور لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حبان بکسر حا و بائے معجمہ ہے حضرت عمرو بن عاص اور انکے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ عبدان نے انکا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھسے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ مین رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انھوں نے حیان بن ضمرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمین اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہین (دوسروں کو) دکھائین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہے ابو عبداللہ وغیرہ نے انکا ذکر حرف جیم مین لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی انکے نام مین غلطی کی اور انھوں نے بھی ے کی ردیف مین انکا نام حیان بن صخر لکھا ہے حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ جعدی شاعر۔ انکی کنیت ابو لیلی ہے۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہین اور بعض لوگ حنان۔ انشاء اللہ تعالی نون کے

باب مین انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ بھائی ہین انیف یمانی کے۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ انکا ذکر انکے بھائی انیف کے ساتھ یمامہ کے وفد مین ہو چکا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی ہین انیف بن ملہ کے صحابی ہین۔ ابن اسحاق نے بھی قبیلۂ جذام کے وفد مین انکا ذکر کیا ہے اور یہ کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور حضرت نے انھین سورۂ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نملہ۔ کنیت انکی ابو عمران انصاری۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزین آپنے لوگون کے لیے حلال کر دین جنکو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزین آپنے لوگون پر حرام کر دین جنکو لوگ حلال سمجھتے تھے۔ آپنے اُنکے لیے قربانی کے گوشت اور قبرون کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بیچ ڈالے اور اس بات سے کہ قیدی لونڈیون سے (اگر وہ حاملہ ہون) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائین قبل اس سے کہ وہ کار آمد ہو سکین اور آفات سے محفوظ ہون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ آپنے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتون کی ہمبستری سے جنگ حنین مین منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتین اسمین قید ہو کر نہین آئی تھین بلکہ جنگ حنین مین قید ہو کر آئی تھین۔

(سیدنا) حیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرّم یا مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہین وردان بن مخرّم کے۔ یہ دونون صحابی ہین۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ دونون حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے اور حضرت نے اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی تھی۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حَیدَہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہین۔ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی انسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہی بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ بے ختنہ کیے ہوے اُٹھائے جاؤگے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ انکی بزرگی کو معلوم کرلین پھر اور تمام لوگون کو انکے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔ شاید ابوعمر نے اِن دونون کو ایک سمجھا مگر مین اِن دونون کو دو سمجھتا ہون کیونکہ انکا شمار مجہول لوگون مین ہی اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہما نے کیا ہی واللہ اعلم۔ ابن ماکولا نے انکا ذکر اس طرح کیا ہی حیدہ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ انسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہی اُسکے بعد انھون نے کہا ہی کہ وردان اور حیدہ دونون بیٹے ہین مزم کے اور اِن دونون کا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہی پس ابن ماکولا نے بھی انکو دو سمجھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حیسمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عبداللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن ازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی بن شاہین نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اپنی قوم مین شریف تھے بعد اُسکے اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی کلبی نے کہا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لیکر مکہ گئے تھے یہ بدر مین مشرکون کی طرف تھے بعد اُسکے اسلام لائے

(سیدنا) حیسر (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انھون نے انکو بائے موحدہ کی ردیف مین ذکر کیا ہی حالانکہ انکا نام سین کے ساتھ ہی۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن عبدالوارث نے حرب بن شداد سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حیسر بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اُلو (کی آواز) مین کچھ (بھی نحوست) نہین ہی اور نظر (کا لگ جانا) حق ہی اور عمدہ چیز فال نیک ہی۔ اس روایت مین ایسا ہی ہی اور اس حدیث کو

عبد اللہ بن رجاء نے حرب سے روایت کیا ہے انہون نے کہا یہ حدیث جبہ نے اپنے والد سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور علی بن مبارک نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حبی (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ ثقفی حلیف ہین بنی زہرہ کے جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو یحیی اموی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے یعنی ے اور ثا ے مثلثہ کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ انکا نام حی ہے اور ایک ے کے ساتھ بیٹے ہین جاریہ کے اور واقدی نے کہا ہے کہ انکا نام جبی ہے دو ے اور جیم کے ساتھ اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ہمنے انکا تذکرہ جبی کے نام مین بھی کیا ہے یعنے ج کے بعد با ے موحدہ۔

(سیدنا) حیی (رضی اللہ عنہ)

لیثی صحابی ہین۔ شام مین رہتے تھے۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انہون نے ابو تمیم جیشانی سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر مین پڑھتے تھے بعد اُسکے جاتے تھے اگر مسجد مین انکو نماز ظہر ملجاتی تو وہان بھی ان لوگون کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن خارجہ۔ انسے فروہ بن نوفل نے قل یا ایہا الکافرون کے متعلق روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اُسکے لیے یہ سورت شرک سے برات ہے اس حدیث مین بہت اضطراب ہے بعض لوگ تو کہتے ہین کہ یہ خارجہ بیٹے ہین جبلہ کے اور بعض لوگ تو کہتے ہین کہ جبلہ بیٹے ہین خارجہ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ خارجہ بن جبلہ کہنا وہم ہے صحیح جبلہ بن خارجہ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن جزء عذری۔ انسے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے سعید ابن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا مجھسے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ مینے مقام تبوک مین ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوے سنا کہ یا رسول اللہ کیا اہل جنت بھی (اپنی بی بیون سے) ہمبستری کرینگے حضرت نے فرمایا (ہان) ہر شخص کو ایک دن مین تمھارے ستر آدمیون سے زیادہ طاقت دی جائیگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

جزی بفتح جیم ہے اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہین اور زے مکسور ہے اور بعض لوگ اسکو ساکن کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یہ لفظ جزء ہے بفتح جیم و زاے ساکنہ اور بعد اسکے ہمزہ ہے اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہین۔ قریش کے شہسوارون مین سے تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ تنہا ہزار شہسوارون کے برابر تھے (ایک مرتبہ) حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لیے ہزار سوار بھیجدیجئے تو حضرت عمر نے انھین خارجہ بن حذافہ کو اور زبیر بن عوام کو اور مقداد بن اسود کو بھیجدیا تھا۔ خارجہ فتح مصر مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہانکی طرف سے مصر مین محتسب تھے اور برابر مصر ہی مین رہے یہانتک کہ انکو ایک خارجی نے اُن تین خارجیون مین سے جو حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو (بن عاص) کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے انکو قتل کردیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اُسنے عمرو سمجھ کے حضرت خارجہ کو قتل کردیا جب اُس خارجی نے انکو قتل کیا تو گرفتار کرلیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اُسنے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ مینے قتل کسکو کیا لوگون نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ مینے تو عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے لی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ خارجہ جنکو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلۂ بنی سہیم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہین ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ خارجہ بن حذافہ مصریین مشہور ہین بخاری نے تاریخ مین انکا ذکر کیا ہے اور انکو عدوی قرار دیا ہے اور انسے وتر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انکا ذکر ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین کیا ہے اور انکو قبیلۂ سہم سے قرار دیا ہے اور انھون نے بھی انسے وتر کی حدیث روایت کی ہے۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انھون نے عبداللہ بن ابی مرہ زرقی سے انھون نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمھین عنایت کی ہے جو تمھارے لیے سرخ اونٹون سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ نے اُسکا وقت بعد نماز عشا کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت انکی ابو اسما فزاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُسوقت حاضر ہوے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ ہرائیتی نے ابو معشر سے انھون نے یزید بن رومان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے قحط سالی اور تنگی معاش اور تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عز وجل سے ہماری شفاعت کیجیے آپنے فرمایا اللہ بزرگ و برتر تمھاری تکلیف کو دیکھ رہا ہو اور اُسنے تمھارے سامان کر دیا ہو اور اب تمھاری فریادرسی قریب ہو ایک شخص نے کہا کہ ہم اُس پروردگار سے غائب نہین ہو سکتے جو اسکو اچھی طرح دیکھ رہا ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے یہ دعا مانگی اللّٰھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار سقیا رحمۃ لا سقیا عذاب ولا ہدم ولا ہدم ولا غرق واسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء[1] پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آسمان کی دونون آنکھون کے درمیان مین دیکھتا ہون ایک آنکھ اسکی شام مین ہو اور دوسری آنکھ اسکی یمن مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ بنی دہمان سے ہین بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہین۔ انصار مین سے ہین۔ غزوۂ بدر مین یہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام خارجہ بتایا ہو اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ انکا نام جاریہ بن حمیر ہو اسمین کسی کا اختلاف نہین کہ یہ قبیلۂ اشجع سے ہین اور بدر مین شریک تھے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام خمیر ہو خائے معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور عبدان سے نقل کیا ہو کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہین اور کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام جمیز ہو جیم اور زے کے ساتھ انھون نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حمزہ بن جمیز کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری

---

[1] ترجمہ یا اللہ ہمپر مینھہ برسا دے ایسا مینھہ جو فریادرسی کرے سیراب کر دے جلد برسے دیر تھو نفع دے نقصان نکرے یہ مینھہ رحمت کا سبب ہو نہ عذاب کا نہ (مکانات کے) گرنے اور ڈوبنے کا اے اللہ مینھہ برسا دے اور ہمین دشمنون پر فتح دے ۱۲

خزرجی۔ یہ سب لوگ بنی اغر ہی سے مشہور ہین غزوۂ بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے۔ احد کے دن شہید ہوے۔ یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے وہ انکے چچا کے بیٹے تھے یہ دونون ابوزہیر مین جا کے ملجاتے ہین۔ تمام شہداے احد اسی طرح دفن کیے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تھے۔ یہ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر مین سے ہین بقول بعض یہی ہین جنکے یہان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے ہین اور بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہان اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر بھی تھے انکی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح مین تھین انھین حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب انکی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اسکو مین دختر سمجھتا ہون چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ اور حضرت ابوبکر کے درمیان مین مواخات کرادی تھی جبکہ آپنے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کرائی۔ انکے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہین جنھون نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اسمین کچھ اختلاف ہے جسکو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ مین اسکے بعد لکھین گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد مین خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گذر انکی طرف سے ہوا اُسنے انکو پہچان لیا اور انپر حملہ کیا اور اُنکے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگون نے میرے والد ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا انمین یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام تھا وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اُسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہین بیان کیا کہ وہ احد مین شہید ہوے تھے یا حضرت ابوبکر انکے یہان اُترے تھے انھون نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے اور یہ بیان کیا ہے کہ انکے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خزرجی۔ بدر مین شریک تھے یہ ابونعیم کا قول ہے انھون نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ مین انکی وفات ہوئی اور یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ سعد بن خارجہ کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین خارجہ بن زید اور مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون۔ اسکو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انھون نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص ہم مین سے مر گئے جنکا نام خارجہ بن زید تھا ہمنے انکو کفن پہنایا اور مین نماز پڑھنے کھڑا ہوا یکایک مینے کچھ آواز سنی مینے پھر کے دیکھا تو خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہین پھر انھون نے کہا سب لوگون مین زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عند اللہ معتدل امیر المومنین عمر

رضی اللہ عنہ ہین جو اپنے جسم مین بھی قوی ہین اور خدا کے کام مین بھی قوی ہین - اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہین جو لوگون کے بہت خطاؤن سے درگذر کرتے ہین دو راتین گذر گئین اور چار باقی ہین لوگ مختلف ہو رہے ہین انکا انتظام درست نہین ہوتا - اے لوگو اپنے امام کی طرف متوجہ ہو اور انکی بات سنو اور مانو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ ابن رواحہ ہین اسقدر کہنے کے بعد آواز پست ہو گئی - خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبد الرحمن ابن یزید بن جابر نے کیا ہے - اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے زید سے انھون نے نافع سے یا یزید بن نافع سے انھون نے حبیب بن سالم سے انھون نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے - اور عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا مینے اسکو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اسمین بھی انکا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا - اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ہوئی لوگون نے انکو کفن پہنایا - اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہے - اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انھون نے انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ مین کہا ہے کہ یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انھون نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد مین شہید ہوے اور انکی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی اور یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہین کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہین وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی ابو نعیم نے اس تذکرہ مین ایسا ہی لکھا ہے - اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ بدر مین شریک تھے اور انکی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انھون نے کلام کیا یہ نہین لکھا کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے لہذا انکا قول متناقض نہین ہو سکتا - اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور انکے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہونگے کیونکہ پہلے خارجہ غزوہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور ان خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی - اور صحیح بھی یہی ہے کہ زید بن خارجہ نے بعد موت کے کلام کیا تھا واللہ اعلم

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت - انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - ان سے شعبی نے روایت کی ہے - ابن مندہ نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا زمانہ پایا تھا مگر آپکو دیکھا نہین - یعلی بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ انکے چچا (بیان کرتے تھے کہ انھون) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور اسلام لائے تھے وہان سے لوٹے ہوے آرہے تھے ایک اعرابی کو انھون نے دیکھا کہ اسے جنون ہوگیا ہے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے بعض لوگون نے کہا کہ کسی کے پاس کچھ دوا ہو تو اسکا علاج کرے - تمھارے یہ صاحب نیکی لے کے آئے ہین (خارجہ کہتے تھے) مینے کہا ہان پھر مینے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھکر اُسپر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہوگیا تو اُسنے مجھے سو بکریان دین مینے وہ بکریان نہین لین یہانتک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مینے آپسے یہ واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمنے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی سنا تھا مینے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا تو وہ بکریان لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض مین لیتے ہین تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھوک کے عوض مین لیا - اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انھون نے خارجہ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا میرے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہان سے لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انھون نے ذکر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر انصاری - اسکو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہے جنکا نام خارجہ ہے - حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا رفاعہ بن عبد المنذر ہے - احمد بن عبد الجبار نے محمد بن فضیل سے انھون نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبد الرحمن بن یزید سے انھون نے خارجہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنون کا سردار ہے اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی - اس حدیث کو اور لوگون نے بھی روایت کیا ہے اور انھون نے بھی انکا نام رفاعہ بن عبد المنذر بتایا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کی حدیث ذکر کی ہے کہ سب دنون کا سردار جمعہ کا دن ہے اس حدیث کو عطاردی سے نقل کیا ہے اور انھون نے خارجہ بن عبد المنذر کہدیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ یہ رفاعہ بن عبد المنذر ہین ہان انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہین اور بعض لوگ رفاعہ - خارجہ کسی نے بھی نہین کہا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقفان - انکی حدیث انکے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے جب آپ بیمار تھے

انھون نے دیکھا کہ حضرت کے پسینا نکل رہا ہے اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اے میرے باپ کی مصیبت پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہین ہے - ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ انکی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث انکے بیٹون اور پوتون کے پاس ہے اور وہ لوگ کچھ مشہور نہین ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - انکا ذکر اُن لوگون مین ہے جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے - ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اسکو نقل کیا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جمحی - انسے قدامہ یعنی ابو عبد الملک نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث کے لیے وصیت درست نہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہے نہ خارجہ بن عمرو کے نام سے - ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام خارجہ بن عمرو ہے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انسے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے - ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہے وہ زمانہ جاہلیت مین ابو سفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہلبیت کے لیے ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح نام انکا عمرو بن خارجہ ہے - ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ سے اسمین وہم ہو گیا ہے انھون نے عبد الحمید بن جعفر کہا ہے حالانکہ وہ عبد الحمید بن بہرام ہین -

مین کہتا ہون کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہین اسلیے کہ یہ حلیف ہین ابو سفیان کے اور حلیف اُس قبیلہ کا نہین ہوتا جس سے حلف کرے اور جمح قریش ہی کے ایک شاخ ہے پس انکو کیا ضرورت ہے کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کرین اور اسوجہ سے کہ اگر یہ اُنکے علاوہ نہوتے تو ابو موسی سے انکو ذکر نہ کرتے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن المنذر کنیت ابو لبابہ - انصاری ہین - عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خارجہ ہے حالانکہ ابو لبابہ کا یہ نام مشہور نہین ہے انکے نام مین لوگون کا اختلاف ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح لکھا ہے

حالانکہ انکا تذکرہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذر یعنے ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہے صرف اس وجہ سے کہ انکے نام غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسی سے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انھوں نے انکے نام مین بھی غلطی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہے اور انکے والد کے نام مین بھی غلطی کی ہے کیونکہ انکے والد کا نام عبدالمنذر ہے۔ ابوموسی نے عبد کا لفظ نکالڈالا اور صرف منذر رکھدیا شاید بعض کاتبوں سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسی نے اسکو مستقل تذکرہ بنا دیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہیے کیونکہ اس قسم کی غلطیان بہت ہوتی ہین اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائیگا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائیگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ علی بن سعید عسکری نے افراد مین انکو ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے شعبہ سے انھون نے خبیب بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا بیشک ہم اس حالت مین تھے کہ ہمارا تنور اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنے ہمارا اور آپکا کھانا ایک ہی جگہہ پکتا تھا) اور مینے سورۂ ق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکے یاد کری تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ مین پڑھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہین۔ ہمین ابوموسی اصفہانی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو یعنے عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبیب سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن حزم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھین۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہین۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

احدب۔ حارثی۔ مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن نارہ سے انھون نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے عرض کیا کہ یارسول میرے دو بھائی ہین ایک سے تو مین اللہ و رسول کے لیے محبت رکھتا ہون اور دوسرے سے اللہ اور اسکے رسول کے لیے بغض رکھتا ہون اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ازرق غاضری۔ صحابی ہین حمص مین جاکے رہے تھے اور وہین وفات پائی۔ انسے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہے

وہ کہتے تھے مجھسے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک اونٹنی بار کچھ سال لیکر گیا اور برابر آپکے ساتھ چلتا رہا اسکے بعد انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی جسکے آخر مین یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا کے منی مین آپکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ آپ میرے لیے دعاے رحمت کیجیے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علی المحلقین۔ انکا تذکرہ ان مین سے کسی نے نہین لکھا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف جہنی۔ بھائی ہین کلیب اور خبیب کے عبداللہ بن سلمہ قعنبی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیون کے غلام تھے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپکے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپکی خوش تھی ہم لوگون نے خیال کیا کہ (اسوقت) آپ اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کرکے آئے ہین ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسوقت ہم آپکو خوش دیکھتے ہین آپنے فرمایا ہان اللہ کا شکر ہو بعد اسکے آپنے الداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اسکو الداری نقصان نہین کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لیے صحت الداری سے بہتر ہو اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہو ابو حفص ابن شاہین نے کہا ہو کہ مینے عبداللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد مین شریک تھے اور خالد صرف فتح مکہ مین تھے یہ حدیث ان دونون مین سے کسی سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عدوی نے کہا ہو کہ خالد احد مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوے اور انھون نے کہا ہو کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہو کہ یہ جسر ابی عبید مین شہید ہوے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ بھائی ہین عتاب بن اسید کے۔ ان دونون کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہین فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ مین وفات پائی یہ والد ہین عبدالرحمن ابن خالد کے مولفۃ القلوب مین سے تھے۔ ابن اسید نے کہا ہو کہ اسید خزاز[1] تھے۔ خالد سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منی جانے لگے تو آپنے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبدالرحمن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد ابن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم

[1] خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہو اسکے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہین ۱۲

ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے انکے دادا عبد یالیل نے زمانۂ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دادا نفیل ابن عبد العزیٰ سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور انکی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور اُنکے بھائی بدر میں شریک تھے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف بھیجا تھا تاکہ وہ مہاجرین کے ایک جماعت کے ساتھ جنمیں خالد بن بکیر بھی تھے مقام بدر میں قریش سے پہلے پہونچ جائیں۔ انھین لوگون نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انھین کے حق مین یہ آیت نازل فرمائی تھی یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ الآیۃ[۱] یہ خالد غزوۂ رجیع واقع صفر ۳ھ ہجری مین عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوے ان لوگون نے قبائل ہذیل اور عضل اور قارہ کے لوگون سے قتال کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی بھی انکے ساتھ تھے وہ قید کر لیے گئے پھر مکہ مین انھین سولی دی گئی انھین لوگون کے حق مین حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے[۲]

الا لیتنی فیہا شہدت ابن طارق وزیدا وما تغنی الامانی ومرثدا فدافعت عن حبی خبیب وعاصم وکان شفاء لو تدارکت خالدا

خالد جب شہید ہوے تو انکی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ مین شہید ہوے غسانی نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل جیم اور بائے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یائے تحتانیہ سے ساتھ کہتے ہین یہ عدوانی ہین انکا شمار اہل حجاز مین ہے طائف مین رہتے تھے۔ اُن لوگون مین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ آخر مین انھون نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن موسیٰ نے یحییٰ بن معین سے انھون نے مروان بن معاویہ سے انھون نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھون نے عبد الرحمن ابن خالد بن ابی جبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہگذر پر آپ ایک کمان کے سہارے سے کھڑے ہوے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہانتک کہ آپنے اسکو ختم کیا مینے اس سورت کو جاہلیت ہی مین یاد کر لیا تھا جب مین مشرک تھا مجھے ثقیف کے لوگون نے

[۱] ترجمہ اور اے نبی یہ لوگ تمسے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہین کہ کیا اسمین جنگ کرنا جائز ہے ۱۲ [۲] ترجمہ لے کاش مین اس موقع پر ابن طارق اور زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہین آتی۔ تو مین اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر مین خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے ۱۲

آیا اور کہا کہ مینے اس شخص سے کیا سنا ہے مینے اُن لوگون کو پڑھ کے سنا دیا اُنکے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انھون نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت خوب جانتے ہین جو کچھ یہ کہتا ہو اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اسکی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمٰعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہو اور انھون نے جبل بفتح جیم و بائے موحدہ کہا ہو اور بخاری نے اسکو اپنی تاریخ مین مسندی سے انھون نے مروان سے نقل کیا ہو اور انھون نے جیل بکسر جیم و یائے تحتانیہ کہا ہو۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہو۔ انھون نے کہا ہو کہ اس حدیث کو ابن یحیی حلوانی نے یحیی سے انھون نے مروان سے انھون نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھون نے خالد بن عبد الرحمن بن ابی جبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر یہ وہم ہو پہلی ہی روایت صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب۔ قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہین اور حضرت (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہین قدیم الاسلام ہین جب انھون نے سرزمین حبش کیطرف دوبارہ ہجرت کی تو انھین سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی مین انکا انتقال ہو گیا تھا قبل اسکے کہ حبش پہونچین انھین کے بارے مین اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ[1] اسکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام بن خویلد یہ اُن خالد کے بھتیجے ہین جنکا ذکر اسکے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور انکے بھائی ہشام اور عبد اللہ اور یحیی اسلام لائے تھے انھین کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ انکے والد زمانہ جاہلیت مین اور نیز زمانہ اسلام مین سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا خالد ابن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابو عبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگون کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے انسے کہا کہ کیا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہین سنا کہ قیامت مین سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا مین دوسرون کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور انکو چھوڑ دو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

[1] ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کیطرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اثنائے راہ مین اسکو موت آجائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حواری حبشی - اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین - انسے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے - وہ کہتے تھے کہ مینے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والون سے جن کے سبب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیون مین شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

خزاعی - انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی انکے سوا اور کسی نے انسے روایت نہیں کی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا مینے اپنے پروردگار سے تین باتین مانگین دو باتین اُسنے مجھے دیدین اور تیسری نہین دی الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ مین انشاء اللہ اسکی بحث آئیگی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دجانہ - انصاری - عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی لڑائیون مین شریک تھے انکا بھی ذکر لکھا ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع - انکی بابت اور نیز انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہے - نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انھون نے عبد بن مالک معافری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن نافع سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر نکرو جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہوگا جو رزق تمھاری قسمت مین ہے وہ تمکو پہونچ جائیگا - اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انھون نے مالک بن عبد غافقی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اور لوگون نے عیاش بن عباس سے انھون نے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے انھون نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن رباح - بھائی ہین حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے انکی کنیت ابو رویحہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونون کے درمیان مین مواخات کرادی تھی انکے نسبی بھائی نہ تھے - اخیر مین یہ اور حضرت بلال مقام داری مین جو دمشق کے مضافات سے ہو رہتے تھے - حصین ابن نمیر نے روایت کی ہو کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین - ہم دونون غلام تھے ہمکو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونون غریب تھے اللہ نے ہمین مالدار کر دیا اور ہم دونون گمراہ تھے اللہ نے ہمین راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیون کا) ہمسے نکاح کردو تو الحمد للہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کردو تو لا الٰہ الا اللہ ان لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کندہ سے تھی - یہ حدیث کئی سندون سے مروی ہو کہ بلال نے ایک گھر والون سے نکاح کی درخواست کی اور کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین - اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے انسے درخواست کی کہ انکو شام ہی مین رہنے دین حضرت عمر نے اسکو منظور کر لیا انھون نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جنکے اور میرے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی چنانچہ یہ دونون مقام داری مین رہے پھر بلال اور اُنکے بھائی قبیلہ خولان مین گئے اور اُن لوگون سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے نکاح کی درخواست کی اُن لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین انکا ذکر کرینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی - تمیمی ثم النہشلی - بعض لوگ انکو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہین اُن سردارون مین سے ایک یہ بھی ہین جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے زمانۂ جاہلیت مین یہ اور قعقاع بن معبد ابن خدیمہ کے بھائی ربیعہ بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے تم دونون کو پہچان لیا اور آپنے چاہا کہ ان دونون مین سے کسی ایک کو قبیلۂ بنی تمیم پر حاکم بنائین حضرت ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہوکر کوئی بات کہتے تو مین دونون کی رائے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جنکا یہ قصہ ہے قعقاع ابن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ میں اسکا بیان ہوگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جاریہ - اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں - یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں - ابن ابی عاصم نے اور ہلال بن علاء نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے - اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے انکی حدیث مجمع بن یحیی نے اپنے چچا ابراہیم سے انھوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جسمیں ہوں وہ حرص سے پاک ہوگا زکوٰۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں لوگوں کی مدد کرے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار - انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہے کنیت انکی ابو ایوب انصاری خزرجی ہیں - انکی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرؤ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ابن حارث بن خزرج ہیں - یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں - بیعت عقبہ میں اور بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے - جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انھیں کے یہاں اُترے اور انھیں کے یہاں قیام فرمایا یہانتک کہ آپکے حجرے اور آپکی مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہاں اُٹھ گئے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور مصعب بن عمیر کے درمیان میں مواخات کرادی تھی - ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہے کہ پانچ دن سے زیادہ آپ انکے یہاں ٹھیرے تھے اور بعد اسکے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپکے سامنے آئے اور انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلیے ہمارے یہاں اُتر یے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اترونگا) بعد اُسکے آپکا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہی سامنے آئے اور آپنے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپکا گذر ہوا انھوں نے بھی اترنے کے لیے کہا آپنے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اُترونگا) پھر آپ کا گذر آپکے ماموؤں بنی عدی[۱] بن نجار پر ہوا انھوں نے کہا کہ آپ اپنے ماموؤں کے یہاں چلیے

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپکے ماموں تھے ۱۲

حضرت نے ویساہی جواب دیا پھر آپکا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنے جہان اب مسجد اقدس ہی) بیٹھ گئی پھر اُٹھے اُسنے وہہ اُدہر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جاکر اسی مقام پر لوٹ آئی جہان سے اُٹھی تھی اور وہین بیٹھ گئی بعد اُسکے جیساکہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہین بولی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور ابو ایوب یعنے خالد بن زید نے آپکا اسباب اُٹھایا اور اپنے گھر مین لے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر مسجد کا حکم دیا ہمین ابو الفرج یعنے یحیی بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابو کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہون نے ابو الخیر سے انہون نے ابو رہم سماعی سے روایت کرکے خبر دی کہ اُنسے ابو ایوب نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے نیچے کے حصہ مین ٹھیرے تھے اور مین بالاخانہ پر تہا او پر چھت پر کچھ پانی گر گیا تو مین اور ام ایوب دونون اُٹھے اور کپڑون سے اسکو جذب کر لیا کہ ایسا نہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پانی پہونچ جائے پھر مین ڈرتے ڈرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناسب نہین ہی کہ ہم آپکے اوپر رہین لہذا آپ بالاخانہ پر تشریف لے چلیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپکا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو مین اُسکو دیکھتا تھا جہان آپکی انگلیون کا نشان بنا ہوتا تھا وہین سے مین کھاتا تھا مگر اس کھانے مین جو آپنے مجھے بھیجا ہی مینے دیکھا آپکی انگلیون کا نشان مینے نہین پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مین پیاز تھی لہذا فرشتون کے خیال سے مینے اسکا کھانا پسند نہین کیا اگر تم لوگ کھاؤ۔ یہ بھی مروی ہی کہ اس کھانے مین لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور ہی واللہ اعلم۔ حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انہون نے ابو ایوب سے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا گھر تمہارے لیے خالی کر دون جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انہون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ وہ اُس گھر سے چلے آئین اور جتنا اسباب اُس گھر مین تھا وہ بھی انہون نے ابو ایوب کو دیدیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہون نے ابو ایوب سے پوچھا کہ تمہین کس چیز کی ضرورت ہی ابو ایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھکو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہییے کہ وہ میری زمین مین کام کرین انکا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اُسکو چگنا کر دیا اور بیس ہزار اُنھین دیدیے اور چالیس غلام دیے

؎ اُس زمانے کی چھتین ایسی ہوتی تھین کہ اُنسے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لیے بنا لیتے تھے ۱۲

ابوایوب بھی اُن لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ انکی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انھوں نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو انفروا خفافا وثقالا پس میں اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہوں یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں رہے صرف ایک سال جبکہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اُس سال نہیں گئے مگر اُسکے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کون شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عباس اور ابن عمر اور براء بن عازب اور ابوامامہ اور زید بن خالد جہنی اور مقدام بن معدیکرب اور انس بن مالک اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور عروہ اور سالم بن عبداللہ اور ابوسلمہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہو۔ حضرت ابوایوب کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی جبکہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں اور بعض کہتے ہیں ۵۲ھ میں اور یہی زیادہ مشہور ہے ایک لشکر میں تھے جسکا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوے تو یزید انکی عیادت کو گیا اور انسے پوچھا کہ آپکی کیا خواہش ہو ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہو کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے لیکے سوار ہونا اور دشمن کے ملک میں جہانتک تمھیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کردینا پھر لوٹ آنا پس جب انکی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا اور انکو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہیں انکی قبر ہو لوگ اسکے ذریعے سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات انکے انشاء اللہ تعالیٰ انکی کنیت میں بھی بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہو کہ یہ ابوایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن ابی زینب نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن زید سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو شخص گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اللہ اُسکے لیے جنت میں ایک محل بنادیتا ہو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تو ہم بہت سے محل بنوا لینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہو یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیح غسانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہو انھوں نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انھوں نے عامر سے انھوں نے خالد

ابن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات چھوہارے عجوہ کے کھائے
اسدن اسپر نہ کوئی زہر اثر کریگا نہ جادو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے کہا ہے کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے
صحیح وہ ہے جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اسکے بعد انھون نے ایک حدیث ذکر کی ہے - وہ حدیث ہمسے عبدالوہاب
ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھون نے اپنے
والد سعد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگون نے ہاشم سے
اسی طرح روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت انکی ابو سعید انکی والدہ ام خالد بن جناب
ابن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ ہین - ثقفی ہین - قدیم الاسلام ہین بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ پانچوین تھے - ضمرہ
ابن ربیعہ نے کہا ہے کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص
کہتی ہین کہ میرے والد پانچوین مسلمان تھے (راوی کہتا ہے) مینے پوچھا کہ انسے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انھون نے
کہا علی ابن طالب اور ابوبکر اور زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم - انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انھون نے
خواب مین دیکھا کہ مین دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہون پھر انھون نے اسکی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی
کو اسکا علم ہے انکے باپ انکو دوزخ مین ڈھکیل رہے ہین اور انھون نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کمر پکڑے
ہوئے ہین انکو آگ مین گرنے نہین دیتے اس خواب کو دیکھکر یہ بہت ڈرے اور انھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون
کہ یہ خواب سچا ہے پھر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انسے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے انسے
کہا کہ اللہ کو تمھارے ساتھ بھلائی منظور ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین تم انکی پیروی کرو اسلام مین تم ایسی باتین
کروگے کہ وہ تمکو دوزخ مین جانے سے بچالین گے اور تمھارا باپ دوزخ مین جائیگا پھر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے آپ (اُسوقت) مقام اجیاد مین تھے انھون نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگون کو) کسکی طرف بلاتے ہین آپ نے فرمایا
مین اللہ کی طرف بلاتا ہون کہ وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور اب جو تم ایسے
پتھر کی پرستش کرتے ہو جو سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ نقصان پہونچاتا ہے نہ نفع اور نہین جانتا کہ کون اسکی پرستش کرتا ہے اور

اور کون اسکی پرستش نہین کرتا اسکو چھوڑ دو خالد نے (یہ سنکے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ۔ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے خوش ہوئے اُسکے بعد خالد چھپ رہے انکے باپ کو انکے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انھون نے
انکی تلاش مین باقی بیٹون کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے چنانچہ وہ اُنکو پکڑ کے انکے والد ابو احیحہ یعنے سعید کے پاس لے آئے سعید نے
انکو گالیان دین اور بہت سخت سُست کہا اور ایک لاٹھی انکے ہاتھ مین تھی اُس سے انکو مارا یہانتک کہ اُس لاٹھی کو انکے
سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہے حالانکہ تو دیکھتا ہے کہ تمام قوم انکے خلاف ہے اور وہ انکے
معبودون کی اور اُنکے گذشتہ باپ دادا کی برائیان بیان کرتے ہین خالد نے کہا ہان خدا کی قسم مینے اُنکی پیروی کر لی پس اسپر
اُنکے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انھون نے انکو اور بھی مارا اور کہا کہ جہان تیرا جی چاہے چلا جا خدا کی قسم اب مین تجھے کھانا نکو
نہ دونگا۔ خالد نے کہا اگر تم مجھے کھانیکو نہ دوگے تو مین جب تک زندہ ہون اللہ مجھے رزق دیگا پس اُنکے باپ نے انکو نکال دیا
اور اپنے بیٹون سے کہا کہ تم مین سے کوئی اس سے کلام نکرے جو شخص اس سے کلام کریگا اسکے ساتھ بھی مین ایسا ہی کرونگا
جیسا مینے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت مین اپنی زندگی
بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ مین رہتے تھے یہانتک کہ مسلمانون نے حبش کی طرف دوسری ہجرت
کی تو یہ بھی اُنکے ساتھ چلے گئے۔ انکے باپ مسلمانون کے حق مین بہت سخت تھے اور مکہ مین بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوے
تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ مین کوئی شخص ابن ابی کبشہ[۱] کے خدا کی پرستش نکرنے پائیگا۔
خالد نے یہ سنکے کہا کہ اے اللہ اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض مین وہ مر گئے۔ خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت
کی تو انکے ساتھ اُنکی بی بی امیہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھین وہین انکے بیٹے سعید بن خالد اور اُنکی بیٹی ام خالد پیدا ہوئین
انکی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف انکے ساتھ انکے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونون حضرت جعفر بن ابی طالب
کے ہمراہ دو کشتیون مین سوار ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بمقام خیبر پہونچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے
متعلق اور مسلمانون سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر مین انکا حصہ بھی لگایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر مین اور فتح
مکہ مین اور حنین مین اور طائف مین اور تبوک مین شریک تھے۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے صدقات
وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین مذحج اور یمن کے صدقات کے لیے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور انکے دونون بھائی عمرو اور ابان برابر اپنے اُن کامون پر
رہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق کیے تھے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

[۱] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہین ۱۲

یہ لوگ اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہے تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم بیٹے ابواحیحہ کے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کریں گے خالد یمن میں تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابان بحرین
میں تھے اور عمرو تیما اور خیبر اور بعض قریٰ عربیہ میں تھے۔ خالد اور ان کے بھائی ابان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت
میں توقف کیا تھا انھوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگوں کا شجرۂ نسب عالی اور آپ کا میوہ شیریں ہے ہم آپ کے تابع ہیں
جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر نے خالد کو ایک
لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر میں بعہد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے
اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر سنہ ۱۴ ہجری شروع خلافت حضرت عمر میں ہوا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ
یہ لوگ شام میں واقعہ اجنادین میں حضرت ابوبکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین
اور واقعہ مرج الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون پہلے تھا اور کون پیچھے واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن ابی حبیبہ بن وہب بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبید میں شہید ہوئے
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خالد

ابن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور
انھوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں انھوں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا یہ نبی تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہوں تھے کہ ان کی قوم نے ان کی بے قدری
کی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی اولاد سے ہیں۔ ان کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
میں حاضر ہوئی تھیں انھوں نے حضرت کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے۔
میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کلام نہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں میں نہیں جانتا کہ ابوموسیٰ نے کیوں ان کو ذکر کیا ہے اگر
اس وجہ سے ذکر کیا کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر تو عیسیٰ علیہ السلام
اور اور نبیوں نے بھی بیان کی ہیں ان کو صحابہ میں کیوں نہ ذکر کیا۔

سلہ بہت سے لوگ ایسے تھے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بعض لوگ انکو خلاد کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہی خلاد کے نام مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احیمس بن غفار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کو لیکے گئے تھے یہ کلبی کا قول ہی اور واقدی نے انکا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بیان کیا ہی۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ ابن مندہ نے انکو ایک دوسرے باب مین ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہین۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی [اور خالد مہاجرین حبش مین سے تھے] وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہان سوار ہوکے جا رہے تھے۔ آپکی عادت تھی کہ آپ جنازون مین شریک ہوتے تھے اور آپ مریضون کی عیادت کرتے تھے اور آپکی دعوت کی جاتی تھی تو آپ اسکو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپنے (اثنائے راہ مین) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھا اس سے پہلے آپنے انکو نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنے نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھیر جانا مین تم سے کچھ باتین کرونگا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپ اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتین نہ پہلے کبھی آپکو کسی نے پڑھتے دیکھی تھین اور نہ اسکے بعد دیکھین تمام انصار نواحی مسجد مین ٹھیرے رہے یہانتک کہ انھون نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ اے گروہ انصار پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیمون کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہانتک کہ اب جو اللہ نے تمھین اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہی اسمین بھی ثواب ہی اور پرندے جو کھاتے ہین اسمین بھی ثواب ہی خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور انمین سے ہر شخص نے اپنی دیوار مین ایک یا دو روزن کر لیے عبدان نے کہا ہی کہ مینے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث مین دیکھا ہی۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ مینے مہاجرین حبش مین حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہی پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہین تو یہ بیٹے ہین عامر بن کعب بن سعد بن تیم

ابن مرہ کے انکے ساتھ انکی بی بی رائطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں حبش مین انکے بیٹے موسی اور عائشہ اور زینب پیدا ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے انکا ذکر کیا ہے۔
مین کہتا ہون کہ یہ ابو موسی کا کلام ہے انھون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور یہ جو انھون نے کہا ہے کہ مینے مہاجرین حبش مین حارث بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہونگے تو بیٹے ہین عامر کے۔ مین نہین جانتا کہ انھون نے اسمین شک کیون کیا پہلے تو وہ لکھ چکے ہین کہ یہ والد ہین محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہین یہ بیٹے ہین صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہان صحابی نہین ہین صحابی انکے والد حارث ہین۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے اور اسمین اعتراض ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انھون نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لیے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذ بک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہین حارث اور ابو جہل فرزندان ہشام کے انکے باپ عاص بدر مین بحالت کفر مقتول ہوے۔ انکو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مین حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبد الحارث خزاعی کو وہان سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان نے بھی انکو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ انسے انکے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپنے فرمایا خدا یہود پر لعنت کرے انپر چربی حرام کردی گئی تھی انھون نے چربی بیچکر اُسکی قیمت کھانا شروع کی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہین سنا اور ابو موسی نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے انکا ذکر لکھا ہے۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی نے اور محمد بن ابو القاسم طبرانی نے اور زرشہ ردان بن شیرزاد دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن

۵۱ ترجمہ۔ اے اللہ مین تیری خوشی سے تیری ناراضی کی پناہ مانگتا ہون اور تیرے غذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہون اور تجھسے تیری ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تعریف ویسی نہین کرسکتا جیسی۔

سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے۔ روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان نہ ہو تو وہان نہ جاؤ۔ طبرانی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انھون نے بیان کیا ہے عاص ہین اور خالد عکرمہ کے والد ہین نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگون کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سعید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے ایک دوسرے تذکرہ مین لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونون کے درمیان مین انھون نے فرق کیا ہے۔ اور ابو نصر کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہین سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام ابن مغیرہ کے انھون نے ان دونون کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ حبان بن ہلال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک مین فرمایا کہ جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے باہر نہ نکلو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ غفاری یہ وہی ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن کنوین مین اتارا تھا پھر آپ نے کنوین مین کلی ڈالدی جس سے پانی بڑھ گیا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا تھا اس تیر کو انھون نے کنوین مین گاڑ دیا تھا اس کنوین مین پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنوین مین اترے تو خالد بن عبادہ غفاری اسمین اترے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ اس کنوین مین ناجیہ بن جندب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین براء بن عازب اترے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے اور انکا صحابی ہونا صحیح نہین یہ ابن مندہ کا قول ہے انکی حدیث یحیی بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان مین قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتون اور اونٹون کی کچھ ضرورت ہے قوم مین ایک شخص بنی مدلج کا تھا اسکے چہرہ سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی انکو بکری بھی کہتے ہین یعنے قبیلۂ بنی لیث بن بکر بن عبد مناہ سے اور بعض لوگ
کہتے ہین کہ یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہین جس شخص کا یہ قول ہے وہ انکو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہے یہ ثعلبہ بن صعیر
عذری کے بھتیجے ہین بنی جزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہین بنی زہرہ کے حلیف ہین اور انہین سے بعض لوگون کا قول
ہے کہ یہ خالد بیٹے ہین عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہالہ بن عبد اللہ بن غیلان بن اسلم بن خراز بن کاہل بن عذرہ
کے پس یہ عذری بھی ہین اور خرازی بھی ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا اسمین سہو ہے جسکو ہم اخیر مین بیان کرینگے اور ابن مندہ
اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہین بیان کیا ابو نعیم نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ عذری اور عذرہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہے اور ابن مندہ
نے کہا ہے خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف۔ یہ بھی غلط ہے۔ انکو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ مین اپنا جانشین
بنایا تھا یہ وہین رہتے تھے اور انکا شمار اہل کوفہ مین ہے جب سنہ ۔۔۔ مین حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبد اللہ ابن ابی الحوساء
نے مقام نخیلہ مین انسے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک
جماعت کے ساتھ بھیجا انھون نے جمادی الاولی مین ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ انکو ابن ابی الحمساء کہتے ہین
انسے ابو عثمان نہدی نے اور عبد اللہ بن یسار نے اور انکے غلام مسلم نے روایت کی ہے ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن
فقیہ نے اپنی سند ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشر
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ذکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن
عرفطہ نے انسے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کرے۔ اور اس حدیث کو
عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انھون نے ابو عثمان نہدی سے انھون نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے خالد عنقریب کچھ نئی باتین اور اختلافات پیدا ہونگے جب ایسا ہو تو اگر
تمسے ہو سکے کہ تم مقتول بنو قاتل نہو تو ایسا کرنا انکی وفات کوفہ مین سنہ ۔۔ مین ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی شہید ہوئے
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ انکے نسب مین ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی یہ بعینہ وہی نسب ہے جو انھون نے عذرہ
کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہین جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہے
سنان بن صیفی بن ہالہ باقی رہا یہ جو انھون نے کہا ہے کہ یہ بھتیجے ہین ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہین بہت کم

مشہور ہین مشہور نسب انکا صیفی بن ہانک تک ہو وہ اور ثعلبہ حزا زمین جاکے ملجاتے ہین اور ابن مندہ نے جو کہا ہو کہ یہ انصاری ہین بالکل غلط ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

عرفطہ کے بھائی ہین اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہین - انکا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام ہین گذر چکا ہو - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد اور سعید بن عبدالواحد ابن محمود نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین ابویحیی رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن اجلح کندی نے ابوصالح سے انھون نے ابن عباس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لوگ بیٹیون کو اور چھوٹے بچون کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہو جائین پس ایک شخص کا انصار مین سے انتقال ہوا جنکا نام اوس بن ثابت تھا اور انھون نے دو بیٹیان چھوڑین اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس اُنکے چچا کے دونون بیٹے آگئے وہی دونون اُنکے عصبہ تھے اُن دونون نے انکی میراث لے لی اُنکی بی بی نے اِن دونون سے کہا کہ اوس کی دونون لڑکیون سے تم دونون نکاح کرلو وہ لڑکیان کچھ بدصورت تھین لہذا اُن دونون نے نکاح سے انکار کردیا پس انکی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اوس کی وفات ہوگئی اور انھون نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیان چھوڑی ہین انکے چچا کے دونون بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور انکی میراث لے گئے مینے اُن دونون سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیون سے نکاح کرلو مگر انھون نے نہ مانا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مین کیا کہون اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے مین کوئی حکم میرے پاس نہین آیا پس اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء[۱] پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث مین سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہو کہ عورتون اور مردون دونون کا حصہ ہو پھر اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن[۲] پھر حضرت نے اُن دونون کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث مین سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الی قولہ واللہ علیم حکیم[۳] پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث منگوائی اور اُنکی بی بی کو آٹھوان حصہ دیا اور

---

[۱] ترجمہ مردون کے لیے بھی حصہ ہو اس چیز مین جو والدین اور اقربا چھوڑ جائین اور عورتون کا بھی [۲] ترجمہ - آپ سے عورتون کی بابت پوچھتے ہین کہو اللہ تمھین انکی بابت فتوی دیتا ہو ۱۲ [۳] ترجمہ اللہ تمھین وصیت کرتا ہو تمھاری اولاد کی بابت کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ ہو ۱۲

باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہونچی تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیسی خبر ہمین آپکی طرف سے پہونچی ہے آپ نے پوچھا تمھین کیا خبر پہونچی ہے انھون نے کہا ہمین یہ خبر پہونچی ہے کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچون کو بھی وارث بنایا ہے جو گھوڑے پر چڑھ نہین سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہین اور آپ نے لڑکیون کو بھی وارث بنایا ہے جو غیرون کے گھر مین مال لے جائینگی حضرت نے انکو قرآن پڑھکے سنا دیا اور انھین وہی حکم دیا جو اللہ عز وجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت مین مذکور ہے کہ وہ دونون وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اوس ابن ثابت کے نام مین گذر چکا ہے کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث مین بیان کیا گیا ہے کہ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے غزوہ مین نہ تھے سو فتح مکہ کے وہ اسوقت تک مشرک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب مین سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بہت دنون بعد ہوئی اور تمام لوگون نے اوس بن ثابت کے نام مین بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت مین بہرحال یہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ انکے چچا کے بیٹے انکے وارث ہوے حالانکہ اُنکے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہونگے نہ اُنکے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹون کو میراث نہین پہونچتی) پس چاہیے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہون تاکہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر اُن لوگون نے اور کسی اوس کا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہے اور ابو عمرو کا نام ذکوان۔ یہ خالد بھائی ہین ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین مقام رقہ مین جا کے رہے تھے انکی اولاد وہین ہے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابونعیم نے کہتا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہے کیونکہ انکے والد عقبہ جنگ بدر مین شہید ہوے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ مین تھے تو انسے کارنمایان ظاہر ہوے ازہر بن سیحان نے انھین کے حق مین یہ شعر کہا ہے ؎

یلومونی ان جلست فی الدار حاسرا   وقد فر منها خالد وہو ادرع[۱]

مقام قرطبہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انھیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنائیے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الآیہ انھوں نے عرض کیا کہ اسکو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اسمیں شیرینی ہے اور اسپر ایک تازگی ہے اسکا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبۂ ثانیہ میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور میں انکو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب انکے دادا کی کنیت ہوگی اور نام انکا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ بشر بن مفضل نے شعبہ سے انھوں نے سماک بن حرب سے انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تھے میں نے وہاں ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (انکی قیمت میں چاندی) مجھے تولکر دی اور جھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابو داؤد اور عبدالصمد نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے ابو صفوان بن مالک سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انھوں نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے ۱۲

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر- انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہو- انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو (ابو موسی نے بھی کہا ہو کہ) یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو- انھون نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہو کہ انھون نے بصرہ مین انکا خطبہ پڑھا تھا-

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس- ابو عبداللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ مین انکو ذکر کیا ہو جو مصر مین جا کے رہے تھے

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاب- صحابی ہین۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اصفہان کے حاکم رہے پھر وہان سے چلے آئے اور بصرہ مین رہنے لگے- انکی حدیث انکی اولاد نے روایت کی ہو- خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انھون نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انھون نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد انکی مدد کے لیے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو انکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر کو جو طائف مین تھا لوٹ گئے اور مین اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اسوقت وہ جمل در پیش تھا مینے کچھ لوگون کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوے سنا کہ امیر المومنین ہم مین انکی عورتون کو تقسیم کرینگے پس مین احنف بن قیس کے پاس گیا اور مینے کہا کہ اے چچا مینے ایسا ایسا سنا ہو انھون نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھسے ایسا ایسا کہا ہو حضرت علی نے فرمایا اے احنف اس بات سے خدا کی پناہ پھر انھون نے پوچھا کہ یہ کون ہو احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا عمرو بن خالد بن غلاب احنف نے کہا ہان حضرت علی نے فرمایا مین اِس بات کی شہادت دیتا ہون کہ مینے اسکے باپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیکھا ہو حضرت فتنون کا ذکر فرما رہے تھے تو انکے باپ نے کہا کہ یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے فتنون سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنون سے بچائے- یہ حدیث غریب ہو انکی روایت صرف انکی اولاد نے کی ہو- غلاب ایک عورت کا نام تھا- ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو تو اس صورت مین بہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام واللہ اعلم-

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن فضا۔ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے خالد بن فضا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قراءت کسکی ہے حضرت نے فرمایا اُس شخص کی کہ جب تم اسکی قراءت کو سنو تو تمھین معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالی سے ڈر رہا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر اور احد مین بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر مین اور احد مین شریک تھے۔ بعض لوگ انکا نام خلیدہ کہتے ہین انکا ذکر وہین کیا جائیگا مع انکے نسب اور اختلاف کے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن لجلاج۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے انسے ایک عمدہ حدیث مروی ہے اسکو ابن عجلان نے زرعہ سے انھون نے ابراہیم سے انھون نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین انکو صحابہ مین نہین سمجھتا۔

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک تیمی نہشلی۔ یہی وہ ہین جنھون نے قعقاع بن معبد تیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونون سے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ مینے دیا اس شخص کو جسنے مانگا اور کھلایا اُس شخص کو جسنے کھایا اور مینے اپنی دیگون کو چڑھا دیا جب مچھلیان بکثرت آگئین اور مینے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور

اُسکی رانون کو اُسکے گھوڑے سمیت چھید دیا اُسکے بعد کہا کہ اے قعقاع تمھاری کیا فضیلت ہے تو انھون نے کہا اپنے چچا) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہے اسکو انھون نے اہل عرب سے گرو رکھا تھا اور یہ دونون جوتیان میرے دادا کی ہین جسکو پہنکر انھون نے چالیس چراگاہون کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہے جسکے ذریعے سے انھون نے سات بادشاہون کے درمیان مین صلح کرادی جنمین سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سویہ تھے زرارہ ایسے تھے کہ جو ڈرنے والا انکی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی انکے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس ربیعہ بن حزار نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہے مگر ہمنے اُنکے مقابلہ پر ایسے شخص کو اُنکے مقابل مین کیا ہے جسکے باپ معبد ہین اور چچا حاجب ہین اور دادا زرارہ ہین - ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ پھر قعقاع بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونون مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اُس شخص کو امیر بنائیے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم دونون اختلاف نکرتے تو مین ان دونون کو امیر بنا دیتا اور تم دونون کی راے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ مین گذر چکی ہے وہان یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے - ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے خالد ابن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم اور کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر انکا صحابی ہونا نہین بیان کیا اور سوا ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی ہمنے نہین دیکھا کہ اُسنے انکو صحابی کہا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد جدلی - انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے اور اسمین اعتراض ہے - انکے بیٹے معبد بن خالد نے ابو سریحہ یعنی حذیفہ ابن اسید سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے تمھارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونون مین پہلے مسلمان تھے جو ملک شام کے شہر عذرا مین جاکے ٹھیرے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معیث - ابو بکر بن عاصم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بشر یعنی اسماعیل بن عبد اللہ نے ابو سعید جعفی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہے [اس روایت مین

اسی طرح ہو حالانکہ صحیح یہ ہو کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے} انھوں نے خالد بن عیث صحابی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے قرمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ مین آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا قرمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت مین خیانت کی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابو سعید سے روایت کیا ہو نیز اسکو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہو ان سب لوگون نے سند مین خالد کو صحابی کہا ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہین انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع۔ کنیت انکی ابونافع خزاعی۔ اُن لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز مین) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہانتک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت دیر تک بیٹھے یہانتک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو آپ نے فرمایا نہین بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی مینے اسمین اللہ سے تین باتون کی درخواست کی دو باتین تو اللہ نے مجھے دیدین اور ایک نہین دی مینے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگون پر اُس قسم کا عذاب نکرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگون پر کیا تھا اللہ نے اُسکو منظور کر لیا اور مینے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمھارے تمام لوگون پر مسلط نکرے جو تمھاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور مینے اللہ سے درخواست کی کہ تم مین باہم لڑائی نہو اسکو اللہ نے نامنظور کیا۔[۵۱] مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صرف وہین تک روایت کیا ہو کہ انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انھون نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہو حالانکہ انکا ذکر اوپر ہو چکا ابوعمر نے انکو دو کر دیا ہو حالانکہ وہ دونون ایک ہی ہین۔ انکے بیٹے نافع ہو دونون تذکرون مین اپنے والد سے روایت کرتے ہین انھون نے خالد خزاعی کے تذکرے مین کہا ہو جنکا نسب نہین بیان کیا کہ مینے اپنے پروردگار سے تین باتون کی درخواست کی تھی اخیر حدیث تک انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ مین کیا ہے اور حق انھین کے ہاتھ مین ہو اور ہمنے انھین کے اتباع سے دونون تذکرون کو قائم رکھا اور جو اسمین صحیح تھا اسکو بیان کر دیا۔ واللہ اعلم۔

---

[۵۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نرہینگے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۱۲

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ - کنیت انکی ابو برزہ اسلمی - ہیثم بن عدی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور واقدی نے انکا نام عبد اللہ بن نضلہ بتایا ہے اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگون نے انکا تذکرہ اور اور مقامات مین کیا ہے عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اور مقامات مین انکا ذکر کیا جائیگا -

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید - انصاری - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکا نسب انصار مین معلوم نہین ہوا ابن کلبی وغیرہ نے انکو اُن صحابہ مین ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے یہ اُن لوگون مین ہین جنپر اس جنگ مین بڑی مصیبت پڑی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اسی قدر جانتا ہون -

(سیدنا سیف اللہ) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم - کنیت ابو سلیمان اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الولید - قریشی مخزومی - والدہ انکی لبابہ صغریٰ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بیٹی تھین حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھین میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بہن تھین لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبد المطلب عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی - پس یہ خالد حضرت عباس کے اُن لڑکون کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوے - زمانۂ جاہلیت مین اشراف قریش سے تھے - زمانہ جاہلیت مین قبہ اور اعنۃ الخیل انھین کے متعلق تھا قبہ اُس خیمہ کو کہتے تھے جسمین لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سوارون کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہوجانیکا ارادہ کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وہ خود اور عمرو بن عاص اور طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینکدیے - حضرت خالد کے اسلام اور انکی ہجرت کے وقت مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۶ھ مین ہوا تھا اور خیبر اسکے بعد محرم ۷ھ مین ہوا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا اسلام ۵ھ مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہین ہے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا اسلام ۸ھ مین ہوا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے انھین کے متعلق تھے حدیبیہ ۶ھ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد

ابن ولید مشرکوں کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس
ابن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھسے زہری نے عروہ سے انھوں نے
مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت
کے لیے تشریف لیچلے نہ بارادۂ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لیے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چلے یہانتک کہ جب مقام عُسفان میں پہونچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انھوں نے کہا
کہ یا رسول اللہ قریش نے آپ کے آنیکی خبر سنی ہے لہذا وہ مقام عوذ المطافیل میں جمع ہوے ہیں سب نے چیتے کی کھالیں
پہنی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بجبر و قہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں
جنکو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع میں بھیجا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خرابی قریش
کی لڑائی نے انکو فنا کر دیا (اور پھر باز نہیں آتے) پس یہ حدیث صحیح ہے اسمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خالد اُس دن قریش کے
سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنے محمد بن عیسی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے
انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل میں
فروکش ہوے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ اے ابو ہریرہ
یہ کون ہے میں کہدیتا تھا کہ یہ فلاں شخص ہے تو آپ فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندۂ خدا ہے یہانتک کہ خالد بن ولید گذرے تو
آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندۂ خدا ہے خالد بن ولید جو ایک تلوار ہے خدا کی
تلواروں میں سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب
غزوہ موتہ میں دیا تھا آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ
پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے
کہ اُس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام
لائے ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کی سرداری اُنکے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سواروں کے
آگے رہتے تھے فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس میں تین بڑے بڑے بت انھوں نے
توڑے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلۂ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جسکی وہ بہت تعظیم
کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اسکو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا ؎

یا عز کفرانک لا سبحانک انی رایت اللہ قد اہانک[1]

حضرت خالد کسی لڑائی مین فتح مکہ سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپ نے انکو قبیلۂ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے
انھون نے وہان ایسے لوگون کو قتل کیا جنکا قتل جائز نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مین تیرے سامنے
برأت کرتا ہون اُس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
بھیجا انھون نے مقتولون کی دیت ادا کی اور جس قدر مال اُنکے لوٹے گئے تھے اُسکی قیمت دی یہانتک کہ کتے کی
بھونی چیزون کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے اُنھین لوگون مین تقسیم کر دیا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کے آئے
تو عبد الرحمن بن عوف نے انپر اسکا انکار کیا اور ان دونون مین باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبد الرحمن بن
عوف کو برا کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم مین سے
کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ مین) تقسیم کر دے تب بھی اُنکے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہین
پہونچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلۂ بنی سلیم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے والے حصہ لشکر مین تھے
خالد زخمی ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے اور انکے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر
پھونکا وہ اچھے ہو گئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس
بھیجا تھا چنانچہ انھون نے اُسکو قید کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے حضرت نے
انسے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور اُنھین اُنکے شہر مین واپس کر دیا اور سنہ ۱۰ھ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ اُنکے ہمراہ انمین سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے
اور پھر لوٹ کر اپنی قوم کے پاس نجران چلے گئے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر نے انکو
قتال مرتدین مین سردار لشکر بنایا انھین مرتدین مین سے مسیلمہ حنفی یمامہ مین تھا۔ ان لوگون کی لڑائی مین حضرت خالد سے
بہت کارنمایان ظاہر ہوئے اور انھین مرتدین مین سے مالک بن نویرہ قبیلۂ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کیساتھ
تھا مگر لوگون نے مالک بن نویرہ کے قتل مین اختلاف کیا ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ بحالت اسلام قتل ہو گیا
حضرت خالد کو انکی ایک گفتگو سنکر شبہہ پیدا ہو گیا تھا ابو قتادہ نے اسکے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ مین

[1] ترجمہ۔ اے کفر کی عزت تیری کبریائی نہین ہے بیشک مینے اللہ کو دیکھا کہ اسنے تیری توہین کی ہے ۱۲ [illegible]

تمہارے جھنڈے کے نیچے قتال نکرونگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔
اہل فارس وروم کے قتال مین بھی حضرت خالد سے بہت کارنمایان ظاہر ہوے اور دمشق کو انھین نے فتح کیا انکی
ٹوپی مین جسکو پہنکر جنگ کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موے مبارک تھا اُسکی برکت سے فتح طلب
کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتحمند رہتے تھے۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی
ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے
انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ مین ایک عمرہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ اُن بالون کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے مین بھی گیا اور
مینے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی مینے بنائی اُس ٹوپی کے آگے والے حصہ مین مینے اُن بالون کو رکھ لیا جس
مہم مین مین اُس ٹوپی کو پہنتا ہون وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہین اور
انسے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور مقدام بن معدیکرب اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے
معمر نے زہری سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے انھون نے خالد بن
ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر مین داخل ہوے اسی
اثنا مین ایک گفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو کھائین لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ
یہ گفتار ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُٹھالیا (حضرت خالد کہتے ہین) مینے کہا کہ کیا یہ حرام ہے حضرت نے
فرمایا نہین بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین مین نہین پیدا ہوتی لہذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے
کہ پھر مینے اُسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی
وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ مینے سولہ لڑائیان یا اسکے قریب لڑین اور میرے بدن مین ایک بالشت بھر بھی جگہ نہین ہے
جسمین تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہو مگر اب مین اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہون جس طرح گور خر مرتا ہے پس خدا کرے نامردون کی
آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہین ہے مین اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہون۔
مقام حمص مین جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین نہین بلکہ سنہ مین بعہد خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مدینہ مین وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھون نے وصیت کی تھی۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی
کہ بنی مغیرہ کی عورتین خالد پر رونے کے لیے ایک گھر مین جمع ہوئی ہین تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین
کہ وہ ابو سلیمان کے لیے روئین بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہو۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت

نہین بچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ منڈوائے ہون - جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انھون نے
اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ مین وقف کر دیے - زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ خالد کی اولاد کوئی باقی نہ تھی مدینہ مین
انکے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث مین لیے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی - حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے مامون
ہین - عبدان نے انکا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے حضرت انکو اپنے
تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنیکی اجازت دیا کرتے تھے - حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوۃ وسطی[1] کے
بارے مین ہمنے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انھون نے کہا
کہ مین تمھین اسکی تحقیق کیے دیتا ہون چنانچہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور وہ آپکی خدمت مین
بہت گستاخ تھے پس وہ اجازت لیکر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگون کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہے - انکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے انکی مونچھون پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو نہ کترانا یہانتک کہ
مجھسے ملو مگر قبل اسکے کہ یہ واپس آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ مین
اپنی مونچھین نہ کتراؤنگا یہانتک کہ حضرت سے ملون[2] - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکے نام مین اختلاف
ہے جو لوگون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہے ہم بھی انشاء اللہ تعالی انکا ذکر وہان کرینگے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور
انھون نے نسب نہین بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ
مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انھون نے انکو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسمین کلام ہے
ابو موسی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن اجلح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت
کی ہے کہ انھون نے مولفۃ القلوب کے نامون مین ذکر کیا کہ منجملہ انکے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ
ابن عمر بن مخزوم تھے پھر انھون نے ابو جہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر

---

[1] یعنی اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی نمازون کی اور خاصکر صلوۃ وسطی کی حفاظت کرو اسکی تعیین مین اختلاف
تھا ۱۲
[2] مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک ہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا ۱۲

قید کر لیے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ بن ربیعہ عامر بن ثم القشیری یہ ابو عمر کا قول ہے یہ اور انکے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مولفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہین عداء بن خالد کے جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خالد اور انکے بیٹے عداء دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ... جو خالد کے والد ہین انف الناقہ کی اولاد سے نہیں ہین جنکی حطیہ نے تعریف کی ہے وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہین مگر ان خالد کے دادا کو بھی لوگ انف الناقہ کہتے ہین انکے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کیساتھ گیا تھا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکے نسب مین ایسا ہی لکھا ہے کہ عامر بن ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی اور انھون نے انکو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکار بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ مین جاکے ملجاتے ہین انکو ابن ابی عاصم نے بنی بکار سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہین زید بن حارثہ کے۔ ہمین یحیی بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انھون نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جس شخص مین ہون وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائیگا۔ جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمانداری کرے اور مصیبت مین (لوگون کو) دے۔ انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہے اور بخاری نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر والون کے یہان شام کو بکریان آتی ہین اور انکے یہان رہتی ہین فرشتے انکے لیے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعاے مغفرت کیا کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن معاویہ۔ عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ لیث بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے انھون نے علی ابن خالد سے روایت کی ہو کہ ابو امامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابو امامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت مین داخل ہو گے سوا اس شخص کے جو اللہ عز وجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ خالد نے ابو امامہ سے حدیث پوچھی تھی

باب الخاء و الباء

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ابراہیم خزاعی۔ یزید بن خباب نے قیس بن مجزاۃ بن ثور اسلمی سے انھون نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ میری برہنگی کو چھپالے اور میرے خوف کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہو کہ اس حدیث کو غسان نے قیس ابن ربیع سے انھون نے مجزاۃ بن زاہر سے روایت کیا ہو اور شاید یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

ابن ارت۔ انکے نسب مین اختلاف ہو بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہو۔ یہ خباب بیٹے ہین ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے۔ کنیت انکی ابو عبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو یحیی یہ عربی النسل ہین زمانہ جاہلیت مین یہ گرفتار کرکے مکہ مین بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہین اور ابن سندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفون مین سے تھین پس یہ خباب تمیمی النسب خزاعی الولا زہری الحلف ہین کیونکہ انکی سیدہ ام انمار عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ والد عبد الرحمن ابن عوف کی حلیفہ تھین۔ یہ خباب اُن لوگون مین ہین جنھون نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگون

ہین ہین جنکو خدا کی راہ مین سخت تکلیفین دیجاتی تھین اسلام مین یہ چھٹے شخص تھے (یعنے ان سے پہلے صرف پانچ آدمی مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر خباب صہیب بلال عمار سمیہ والدہ عمار - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اسنے اُن کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو خود اُن کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگون کو لوہے کی زرہین پہنائی گئین اور دہوپ مین لٹائے گئے اور انکو لوہے اور دہوپ کی گرمی سے جسقدر اللہ نے چاہا تکلیف ہوئی - شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہین کیا تو ان لوگون نے انکی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہانتک کہ انکی پیٹھ کی ہڈیون پر سے گوشت جاتا رہا - ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جریر نے اسماعیل سے انھون نے قیس سے انھون نے خباب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ مین اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگون نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیون نہین مانگتے آپ اُٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دیندار) لوگ تھے (انکی یہ حالت تھی کہ) انمین ایک شخص کو پکڑکے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرہ لاکر اس کے سر پر رکھدیا جاتا تھا اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیون سے چھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ کنگھیان اسکے ہڈی اور پٹھے تک پہونچ جاتی تھین اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کریگا یہانتک کہ ایک سوار صنعا سے حضرموت تک جائیگا اور سوا خدا کے کسی کا خوف نہ رکھیگا اور بھیڑیا بکریون کی چرواہی کریگا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو - ابو صالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلوارین بنایا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انسے بہت الفت رکھتے تھے اور انکے پاس تشریف لیجایا کرتے تھے انکی سیدہ کو جب اسکی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا انکے سر پر رکھنے لگی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ خباب کی مدد کر پس انکی سیدہ ام انمار کے سر مین کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتون کے بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوالے چنانچہ خباب گرم لوہا لیکے اس کے سر پر رکھدیتے تھے - بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خباب رضی اللہ عنہ سے اُن مصائب کی کیفیت پوچھی جو انھین مشرکین سے پہونچتی تھین تو انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین میری پیٹھ دیکھو حضرت عمر نے پیٹھ دیکھی تو کہا مینے ایسی پیٹھ کسیکی نہین دیکھی خباب نے کہا کہ آگ

روشن کیجاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان میں مواخات کرائی تھی انسے ان کے بیٹے عبداللہ اور مسروق نے اور قیس بن ابی حازم نے اور شقیق اور عبداللہ سخبرہ اور ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اور شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنے ابراہیم ابن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے نعمان ابن رشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن خباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ نماز پڑھی اور اسکو بہت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ہاں یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے میں نے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کرلی اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کرلی اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ انہیں باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔

ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنے محمد بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ یعنے زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابو خالد سے جو عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایکدن اسی حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے انسے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم انسے باتیں کرو یا انھیں کچھ حکم دو خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں شاید میں انھیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خباب کی عیادت کو گئی اور ان لوگوں نے (خباب سے) کہا کہ اے ابو عبداللہ تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے اُن بھائیوں کا ذکر کیا جو گذر گئے اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم اُن کے بعد باقی رہے یہانتک کہ ہم نے اسقدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہو۔ حضرت

خباب بہت سخت اور طویل مرض مین مبتلا ہے - ہمین یحی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم خباب کے (عیادت کو) گئے اور اُن کے سات داغ لگائے گئے تھے (انکو سخت تکلیف تھی) پس انھون نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک مین موت کی دعا مانگتا - کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہین جو سرزمین کوفہ مین صحابہ مین سے مدفون ہوئے - انکی وفات ۳۷ھ مین ہوئی - زید بن وہب نے کہا ہے ہم حضرت علی کے ساتھ آرہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہانتک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہونچے تو داہنی طرف ہم لوگون کو سات قبرین ملین حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبرین کیسی ہین لوگون نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپکے جانے کے بعد خباب ابن ارت کی وفات ہوگئی انھون نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائین وہان لوگون کا دستور تھا کہ اپنے مردون کو اپنے گھر یعنی دروازون پر دفن کرتے تھے مگر جب انھون نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انھون نے باہر دفن کرنیکی وصیت کی تو اور لوگون نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انھون نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا کئے اور جسمانی آزمایش مین مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اُس کا اجر ضایع نہین کرتا بعد اسکے حضرت علی اُن کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا السلام علیکم یا اهل الدیار من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن بکم تبع عما قلیل لاحق اللهم اغفر لنا ولهم وتجاوز بعفوك عنا وعنهم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب قنع بالکفاف وارضی الله عز وجل - ابو عمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات ۳۷ھ مین ہوئی بعد اسکے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان مین شریک ہوچکے تھے اور حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب انکی وفات ہوئی انکی عمر تہتر برس کی تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکی وفات ۱۹ھ مین ہوئی اور انکی نماز حضرت عمر رضی اللہ نے پڑھائی - مین کہتا ہون کہ صحیح یہی ہے کہ انکی وفات ۳۷ھ مین ہوئی مگر جنگ صفین مین شریک نہین ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہوگیا اسکی وجہ سے شریک نہین ہوسکے اور جن خباب کی وفات ۱۹ھ مین ہوئی وہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے ابو عمر نے انکا بھی

لہ تم پر سلام ہو اے رہنے والو جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے آگے سامان کرنے والے ہو اور ہم تمسے عنقریب ملنے والے ہین اے اللہ ہمکو اور انکو تو اپنی بخشش سے بخشدے اور انسے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عز وجل کو راضی رکھے ۱۲

تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ جناب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہیں انکا ذکر بھی آئیگا اور ان دونوں نے شرکاء بدر میں خباب ابن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلفامین سے تھے پھر خباب غلام عتبہ کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنے اُنکے حلفا سے عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ بدر مین شریک تھے پھر ابو نعیم نے مولا عتبہ کا یہ حال لکھا ہے کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی اور نہ انکی کوئی روایت معلوم ہے یہی دلیل اس بات کی کافی ہے کہ یہ دونون دو شخص ہین کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادین چھوڑی تھین جنمین سے ایک عبد اللہ تھے جنکو خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے مین قتل کیا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور بنو نوفل بھی دو قبیلے ہین اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنے اُنکے حلیفون مین سے خباب بن ارت غزوۂ بدر مین شریک تھے اور انھون نے بنی نوفل مین سے خباب مولائے عتبہ ابن غزوان کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور خباب بن ارت کے علاوہ اور بعض علما نے کہا ہے کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو السائب۔ انسے انکے بیٹے سائب نے روایت کی ہے انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خباب مولائے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف انھون نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا وضو (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہے (صرف شک سے نہین جاتا) انسے صالح بن حیوان اور انکے بیٹون نے جو مقصورہ مین رہتے تھے روایت کی ہے ابو عمر کا پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نکرے کہ یہ کوئی اور خباب ہین ابو سائب کے علاوہ حالانکہ یہ وہی ہین جنا ہی نے کہا ہے کہ سائب بن خباب ابو مسلم صاحب مقصورہ جنکو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولی بھی کہتے ہیں

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

مولائے عتبہ بن غزوان۔ غزوہ بدر مین اور اُسکے بعد کے تمام غزوات مین یہ اور انکے مولی عتبہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے انکی کوئی روایت نہین ہے۔ ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو قریش سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان اور خباب مولائی عتبہ بن غزوان یہ دونون شریک تھے خباب نے مدینہ مین ۱۹؁ھ مین بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

والد عطاء۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنے ابن مندہ کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ انکی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انھون نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہو[1] مینے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہین حالانکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن عمرو بن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور انکے بھائی صیفی بن قیظی شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا نام حباب حاے حطہ کے باب مین لکھا ہے ہم اسکو ذکر کر چکے ہین اور اسپر اعتراض بھی کر چکے ہین۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے انکو اپنے مغازی مین زہری سے نقل کرکے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے یہان مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام حباب ہے یعنے حاے حطہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ ہمنے انکا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

[1] یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الٰہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اے پرندے تو ہمسے اچھا ہے کہ تجھسے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہو گا ۱۲

(سیدنا) خُبَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف - اور بعض لوگ ابن یساف کہتے ہین ابن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ابن ثعلبہ - انصاری خزرجی - بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے اور مدینہ مین آکے رہے تھے یہ دیر مین اسلام لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف سے تشریف لے چلے تو اثناے راہ مین یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مستلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبدالرحمن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لیے تشریف لیے جاتے تھے مین تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگون نے آپسے کہا کہ ہمین اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہماری قوم کسی لڑائی مین جائے اور ہم اُسکے ہمراہ نہ جائین (لہذا ہم چاہتے ہین کہ آپکے ساتھ چلین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ ہم مشرکون کے مقابلہ مین مشرکون سے مدد نہین لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین مین سے میرے شانے پر تلوار ماری مینے اُسے قتل کر دیا اور بعد اُسکے اسکی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھسے کہا کرتی تھی کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتی ہون جس نے تمھین یہ حائل[1] پہنائی ہے اور مین کہتا تھا کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتا ہون جس نے تمھارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیجدیا - ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ خبیب دادا ہین خبیب بن عبدالرحمن بن خبیب استاد امام مالک کے - ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کے بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر لعاب مبارک ڈالدیا اور ہاتھ پھیرا اور اُسکو اُٹھا دیا پس وہ چلنے لگے - یہی ہین جنھون نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگون کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انھون نے حبیب بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اُسکے کہ (انکے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی - انسے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے - حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

---

[1] حمائل مراد وہ زخم ہے جو اُنکے شانے پر لگا تھا جسکا نشان بشکل حمائل کے باقی رہگیا تھا ۱۲

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود - انصاری - ابوموسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بدر میں شریک ہوے تھے - انکا شمار اہل حجاز میں ہے - انصار میں سے ہیں ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد - خبیب ان لوگوں کے غلام تھے - ابونمیلہ نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب انکے حلیف تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہے -

مین کہتا ہوں کہ انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار مین سے تھے پھر بنی نجار مین سے تھے پھر بنی سلمہ مین سے تھے اس کلام مین اعتراض ہے کیونکہ نجار بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہین سعد بن علی بن اسد بن ساردہ ابن تزید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونوں خزرج مین جا کے ملتے ہین پھر خبیب کس طرح ان دونوں قبیلوں سے ہو سکتے ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مین بہت بڑا گنہگار ہوں - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خاے معجمہ کی ردیف مین ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ انکے نام مین جیم ہے اور سب لوگوں نے جیم ہی مین انکو ذکر کیا ہے -

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ [illegible] ہے - انصار کے حلیف تھے - ابومسعود نے ابن ابی فدیک سے انھوں نے ابن ابی ذیب سے انھوں نے اسید بن اسید براد سے انھوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ میرے خیال مین انکے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے مین رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمین نماز پڑھادین وہ کہتے تھے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر مینے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مینے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو تب مینے عرض کیا کہ کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ ہر صبح و شام تم قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمھین ہر کام کے لیے کفایت کریگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے - اور اور لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انھوں نے یہ نہین کہا کہ عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہین - ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ

میرے خیال مین عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہین حالانکہ یہ وہم ہے مشہور اور صحیح یہی ہے
کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین نہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے
اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور طبری نے اور ابن قانع نے اور ابن سکن نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

(سیدنا) **خُبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن عامر بن مجاعہ بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس
انصاری اوسی۔ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ
ابن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی
اور یعقوب کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنے امام احمد کہتے تھے
کہ یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمرو بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہین جو بنی زہرہ کے حلیف تھے
اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب مین سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس آدمیون کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے
نانا تھے انپر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہانتک کہ جب مقام ہدہ مین عسفان اور مکہ کے درمیان مین پہونچے
تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جنکو بنی لحیان کہتے ہین انکی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازون کے لیکر انکی طرف
چلے انکے قدم کو پہچانتے ہوے چلے یہانتک کہ ایک منزل مین جہان وہ لوگ اترے تھے انکے کھائے ہوے
چھوہارون کی گٹھلیان دیکھین تو انھون نے کہا کہ یہ تو یثرب کے چھوہارون کی گٹھلیان ہین پس وہ اسی نشان پر
چلے عاصم اور اُنکے اصحاب نے جب ان لوگون کے آنیکی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافرون نے
انکو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ مین دیدو ہم تمسے عہد و پیمان کرتے ہین کہ تم مین سے کسی کو
قتل نکرینگے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگون کے سردار تھے کہا کہ مین تو خدا کی قسم ایک کافر کی ذمہ داری پر
نہ اترونگا اے اللہ اپنے نبی کو ہماری خبر پہونچا دے پھر کافرون نے انھین تیر مارنا شروع کیے پس عاصم کو
مع اور سات آدمیون کے قتل کر دیا اور تین آدمی اُنکے عہد و پیمان پر اُتر آئے انمین خبیب انصاری اور زید بن
دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافرون نے جب انپر قابو پالیا تو اپنی کمانون کی تانتین کھولکر انکو باندھا تو تیسرے

شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہو واللہ مین تم لوگون کے ساتھہ نہ جاؤنگا مجھے تو انھین مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی پس کافرون نے انکو گھسیٹا اور مارا مگر وہ اُنکے ساتھہ جانے پر راضی نہوے بالآخر کافرون نے انکو وہین قتل کردیا اور خبیب کو اور زید بن دثنہ کو لے کے چلے اور انکو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہو) مکہ مین بیچڈالا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا یہ خبیب وہی ہین جنھون نے حارث بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیب (کچھہ دنون) اُنکے یہان قید رہے یہانتک کہ ان سب لوگون نے انکے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے حارث کی کسی لڑکی سے اُسترا مانگا تاکہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کرلین اُسنے دیدیا اتنے ہی اثنا مین اُسکا ایک بیٹا اُنکے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ مین بالکل بے خبر تھی یہانتک کہ وہ لڑکا اُنکے پاس پہونچ گیا پس مینے اُسکو اس حال مین پایا کہ خبیب نے اُسکو اپنے زانو پر بٹھالیا اور استرا اُنکے ہاتھہ مین تھا وہ عورت کہتی تھی پس مین بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھہ لیا اور کہا کہ کیا تم سمجھتی ہو کہ مین اسکو قتل کردونگا مین ایسا نکرونگا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم مینے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہین دیکھا خدا کی قسم مینے انکو ایک دن انگور کھاتے ہوے دیکھا اور حالانکہ وہ زنجیرون مین جکڑے ہوے تھے اور مکہ مین اُس زمانے مین انگور تھے بھی نہین وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے خبیب کے لیے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر حل مین لے گئے تو خبیب نے انسے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑھ لون چنانچہ ان لوگون نے انکو چھوڑدیا انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اُسکے کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ خیال نہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہے تو مین ابھی نماز مین طول دیتا اے اللہ انھین شمار کرلے اور انھین گن گن کے مار اور انمین سے کسی کو باقی نرکھ (بعد اُسکے یہ اشعار انھون نے پڑھے)

اشعار

فلست ابالی حین اقتل مسلما علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء یبارک علی اوصال شلو ممزع

بعد اُسکے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اُسنے حضرت خبیب کو قتل کردیا خبیب ہی نے ہراس مسلمان کے لیے جو روک کر قتل کیا جاے یہ نماز مستحب کردی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انھون نے اپنے اخیر وقت مین مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان لوگون کی خبر بیان کی اُسی دن جسدن یہ واقعہ انپر گذرا قریش کے کافرون نے جب سنا کہ عاصم قتل کردیے گئے تو انھون نے کچھ لوگون کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لاوین جس سے وہ پہچانے جاسکین عاصم نے بھی بدر کے دن انکے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا چنانچہ

یہ لوگ لگنے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہونچے) اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑ کی متعین کر دی اُسنے عاصم کے جسم کو ان لوگون سے بچا لیا اور یہ لوگ اُنکے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہوے - ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو ان لوگون کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اُسنے عقبہ بن حارث کے لیے انکو مول لیا تھا تاکہ وہ انکو اپنے باپ کے عوض مین قتل کرے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ انکے خریدنے مین ابو اہاب بن عزیز اور عکرمہ بن ابی جہل اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن اوقص اور امیہ بن ابی عتبہ اور بنو حضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ اُن مشرکون کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوے تھے ان لوگون نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے انکو اپنے گھر مین قید رکھا ہ جب اُن لوگون نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف انکو لے گئے انھون نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے

اشعار

لقد جمع الاحزاب حولی والبوا — قبائلهم واستجمعوا کل مجمع
وقد قربوا ابناءهم ونساءهم — وقربت من جذع طویل ممنع

وکلهم یبدی العداوة جاهدا — علی لانی فی وثاق بمضیع
الی الله اشکو غربتی بعد کربتی — وما جمع الاحزاب لی عند مصرعی

فذا العرش صبرنی علی ما یراد بی — فقد بضعوا لحمی وقد ضل مطمعی
وذلک فی ذات الاله وان یشا — یبارک علی اوصال شلو ممزع

وقد عرضوا بالکفر والموت دونه — وقد ذرفت عیناے من غیر مجزع
ومابی حذار الموت انی لمیت — ولکن حذاری حر نار تلفع

فلست بمبد للعدو تخشعا — ولا جزعا انی الی الله مرجعی
ولست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای جنب کان فی الله مصرعی

یہ سب سے پہلے شخص ہین جو خدا کی راہ مین مصلوب ہوے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اُسکو انھون نے اٹھا لیا اسکا نام ابو حسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا - ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمعیل سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ اسکے

سلہ میرے گرد کافرون کا گروہ جمع ہی اور انھون نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہو اور ایک بڑا مجمع کیا ہو اور اپنے لڑکون اور عورتون کو بھی قریب بلا لیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہو ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہی اسوجہ سے کہ مین بندھا ہوا مرنے کے قریب ہون مین اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہون اور نیز اُسکی جو اس گروہ نے میرے قتل مین مجمع کیا ہو اے مالک عرش مجھے اس مصیبت مین صبر دے ان لوگون نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہین اور میری امید منقطع ہو گئی ہو یہ سب مصیبت اللہ کی راہ مین ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوے ٹکڑون مین برکت دے ان لوگون نے میرے سامنے کفر پیش کیا جسکے انکار مین موت ہو میری دونون آنکھین ڈبڈبائی ہوئی ہین مگر آنسو نہین نکلتے لیکن موت سے نہین ڈرتا موت تو آتی ہی بلکہ مین اس آگ سے ڈرتا ہون جو شعلہ مارتی ہو مین دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نکرونگا اور نہ بے صبری کرونگا اللہ کے پاس مجھے جانا ہو مین کچھ پروا نہین کرتا جبکہ مین مسلمان قتل کیا جاتا ہون خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ مین قتل کیا جائے

والد نے انسے بیان کیا وہ انکے دادا سے نقل کرتے تھے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے مین خبیب کی لکڑی کے پاس گیا مین اُسپر چڑھ گیا مین لوگون کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر مینے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر مینے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی کہ) گویا اسکو زمین نے نگل لیا پھر اُسوقت سے ابتک خبیب کا کوئی ذکر نہین آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوین گے اور نہ انکو مشرک چھو سکیگا پس اللہ نے وفات کے بعد انکو محفوظ رکھا جب کافرون نے چاہا کہ انکے کسی عضو کو کاٹین تو اللہ نے بھڑون کو بھیجدیا انھون نے عاصم کی حفاظت کی۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب کے دادا ہین۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ابن ابی ذیب سے انھون نے اسید بن ابی اسید سے انھون نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب سے انھون نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آکے ہمین نماز پڑھائین چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اُسکے بعد انھون نے سورۂ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت مین حدیث روایت کی۔

مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر کیا حالانکہ ان خبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہو اور انکا تذکرہ انھون نے اسی عنوان سے شروع کیا ہو خبیب بن عبد اللہ بن عبد اللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہو۔ ہم انکا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہین۔ اور ابونعیم کا اعتراض بھی اسپر نقل کر چکے ہین۔

باب الخاء والدال

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہین۔ بقول بنی عامر کے مسیلمہ کذاب سے انھین نے قتال کیا تھا انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

یا خراش۔ ابن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبید بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکی کوئی روایت نہین جانتا اور انھون نے کہا ہو کہ بنی عمر

یہ کہتے ہین کہ مسیلمہ کذاب کے قاتل یہی ہین - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -
مین کہتا ہون کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہین بشیر کے جنکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے انکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے -
کلبی نے انکا نام خداش بتایا ہو اور اسمین شک نہین کیا اور انکے والد کا نام بشیر بتایا ہو اسمین شک نہین کہ علما نے
انکے والد کے نام مین اختلاف کیا ہو جس طرح اور باتون مین اختلاف کیا ہو اور دلیل اسکی یہ ہو کہ انکے دادا اصم کی بات
لوگون کا اختلاف نہین ہو نہ انکے قبیلہ مین اختلاف ہو اور نہ اس بات کی نقل مین اختلاف ہو کہ انھون نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خداش مکی - صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہین یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صفیہ بنت
بحر کے چچا ہین اور بعض لوگون نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھین روایت کی ہو - داؤد بن ابی ہند نے
ایوب بن ثابت سے انھون نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہین صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا
میرے چچا خداش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ مین کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ
پیالہ آپ سے مانگ لیا - ابو عامر عقدی نے اور معاذ بن ہانی وغیرہما نے ایوب سے انھون نے صفیہ بنت بحر سے
روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ - کنیت انکی ابو سلامہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہین سلمی شمار
اہل کوفہ مین ہو انسے صرف ایک حدیث مروی ہو - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قطیعی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین شیبان نے منصور سے انھون نے عبد اللہ بن علی سے انھون نے عرفطہ سلمی سے انھون نے خداش
ابن ابی سلامہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ آپ نے فرمایا مین آدمی کو اپنی
مان کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو
اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہون جو ہر وقت اُسکے پاس رہتا ہو اگرچہ اُسپر کوئی تکلیف ہو جو اُسے اذیت
دے اور ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عوانہ نے منصور سے انھون نے عبید اللہ بن علی سے

قائم کیا ہی کیونکہ ابو موسی نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کرلیا ہی مگر ابو عمر نے ان دونون کو ایک کردیا ہی انھون نے کہا ہی کہ خدیج بن سلامہ اور بعض لوگ انکو ابن سالم کہتے ہین۔ واللہ اعلم

باب الخاء والذال

(سیدنا) خذام (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ۔ انصاری۔ قبیلۂ اوس سے ہین۔ ابو عمر نے انکو ذکر کیا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین یہ خذام بیٹے ہین خالد کے ابو عمر نے بھی اسکو بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہی کہ انکی کنیت ابو ودیعہ ہی بنی عمرو بن عوف ابن خزرج سے ہین پس ابو نعیم نے ابو ودیعہ انکی کنیت قرار دی ہی اور ابو عمر نے ودیعہ انکے والد کا نام لکھا ہی۔ یہ خذام والد ہین خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہی تو انھین خذام کے یہان اُترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ کوئی اور خذام تھے۔ ہمین ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سبینہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انھون نے مالک بن عبد الرحمن بن قاسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن اور مجمع فرزندان یزید بن حارثہ انصاری سے انھون نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہی کہ اُنکے والد نے ثیب[1] ہونے کی حالت مین بغیر انکی رضامندی کے انکا نکاح کردیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپنے انکا نکاح رد کردیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبد الرحمن ابن قاسم سے انھون نے عبد اللہ بن ودیعہ سے انھون نے خنساء سے روایت کیا ہی۔ اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح مین تھین پھر بیوہ ہوگئین تو انکے والد نے قبیلۂ بنی عوف مین سے ایک شخص سے نکاح کردیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو پیغام دیا ان دونون کا معاملہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو حکم دیا کہ وہ انکو انکی خوشی پر چھوڑ دین چنانچہ انھون نے ابو لبابہ سے نکاح کرلیا اور انسے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] ثیب اوس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی بکارت زائل ہوگئی ہو خواہ کسی مرد سے ہمبستری کے باعث یا اور کسی سبب سے ۱۲

باب الخاء والراء

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی خزاعی۔ انکا ذکر تو (کتابون مین) ہو لیکن کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ اور خیبر اور اُنکے بعد غزوات مین شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حدیبیہ مین مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انھین سوار کیا تھا جسکا نام ثعلب تھا قریش نے انکو بہت ستایا اور انکے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور انکے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیون نے انکو بچا لیا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے پھر اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان کو بھیجا۔ انھین خراش نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ہشام کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ ربیعہ کا نام لحی خزاعی۔ بنی مخزوم کے حلیف تھے کنیت انکی ابونضلہ تھی یہی ہین جنھون نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہین جو عامر بن ابی اضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع مین جھک پڑے تھے تاکہ انصار اسکو قتل نکرین عامر نے انصار مین سے ایک شخص کو تیر مارا تھا

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بھائی ہین اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام لائے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان مین شریک ہوئے انکے نام یہ ہین۔ اسماء۔ ہند۔ خراش۔ ذویب۔ حمران۔ فضالہ۔ مالک۔ ان سب کا نسب انکے بھائی اسماء کے نام مین گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر مین اور احد مین شریک تھے کلبی نے اور ابوعبید نے کہا ہو کہ بدر کے دن انکے ہمراہ گھوڑا سوار تھے احد کے دن انکے دس زخم تھے یہ انھین مشہور تیر اندازون مین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

کلبی ثم السلولی - انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اسکے سوا کچھ نہین جانتا اور یہی خبر انکے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہین - یہ کلام ابو عمر کا ہے - مین کہتا ہون کہ یہ خراش بیٹے ہین امیہ کے - اسمین کچھ شک نہین جس شخص نے نسب مین انکے پہلے نام کو دیکھا اسنے سمجھا کہ یہ کلبی ہین اور سلولی ہین اور خزاعی ہین پس مین نہین جانتا کہ ابو عمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام مین انکا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے انکو ذکر کیا ہے - محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن بجرۃ اسلمی سے انھون نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرگ پر استرا لیے کھڑا ہوا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) خرباق (رضی اللہ عنہ)

سلمی - سعید بن بشیر نے قتادہ سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مین ایک مرتبہ دو رکعتین پڑھین تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز مین قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہین لوگون نے کہا ہان پھر آپ نے دو رکعتین پڑھین بعد اسکے سلام پھیرا پھر بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کیے بعد اسکے سلام پھیرا - اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام مین انکا ذکر آئیگا - خرباق کو کسی نے ذکر نہین کیا ہان محفوظ خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جنکے ہاتھ لمبے تھے انکا تذکرہ ذوالیدین کے نام مین ہوگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث مرادی - قبیلۂ بنی زبید سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے فتح مصر مین شریک تھے ابو خرشہ یعنی عبداللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انھین کی اولاد سے ہین - ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے خرشہ بن حارث صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل مین شریک نہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور

۱؎ ذوالیدین کے معنے دو ہاتھ والے انکے ہاتھ لمبے بہت تھے اسوجہ سے انکو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

اُن ظالمون پر عذاب نازل ہو جائے اور اُسکو بھی انکے ساتھ پہونچ جائے۔ اور ابن مندہ نے اس تذکرہ مین فتنہ مین قتال کی ممانعت نقل کی ہے۔ ہم انکا تذکرہ بعد اسکے لکھین گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہے حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خرشہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حر فزاری اور بعض لوگ انکو ازدی کہتے ہین حمص مین رہتے تھے۔ یہ بھائی ہین سلامہ بنت حر کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت مین تھے۔ انھون نے حضرت عمر اور ابوذر اور عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ انسے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ اُنکے ربعی بن خراش اور مسیب بن رافع اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سلم سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ہمین ابوبکر مسار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ ابن محمد ابی الزرقا نے ثابت بن عجلان سے انھون نے ابوکثیر محاربی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے[1] پیدا ہونگے کہ اُسوقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اسکو چاہیے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر مین) لیٹ رہے یہانتک کہ وہ فتنہ فرو ہو جائے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ان لوگون نے یہ حدیث انھین کے تذکرہ مین لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ مین لکھا ہے ابن مندہ نے ان دونون کو ایک سمجھا ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہے حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون علیحدہ علیحدہ ہین اور ابوعمر نے یہ نہین بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے بلکہ اس راوی کو انھون نے اسکے بعد والے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور اسکو انھون نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے انشاء اللہ تعالی اسکی بحث وہین کی جاویگی۔

---

[1] یہ اشارہ ہے اُن فتنون کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے ۱۲

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

انسے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔
مین کہتا ہون کہ یہ کلام ابو عمر کا ہی اور اسمین شک نہین کہ انسے اسمین وہم ہوگیا ہی کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ ابن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہی جسکی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ مین اشارہ کیا ہی پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ مین کہا ہی کہ وہ حمصی ہین اور اس تذکرہ مین کہا ہی کہ وہ شامی ہین ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

خریت

ابن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ملے یہ بنی شامہ بن لوی کے وفد مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی باتین سنین اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری قوم کے ہین تم انکے یہان اترو زبیر نے بیان کیا ہی کہ خریت بن راشد جنگ جمل مین طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے اور عبد اللہ بن عامر خریت بن راشد کو نواح فارس مین کسی مقام کا حاکم بنادیا تھا اسکے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم[۱] کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے انکی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جنپر جزیہ مقرر تھا خریت کے ساتھ ہو گئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوۃ روک لین اور نصاری کو حکم دیا کہ جزیہ روک لین وہان کچھ نصاری مسلمان بھی ہو گئے تھے انھون نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انھون نے بھی خریت کی اعانت کی پس ان سب لوگون نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور انسے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کردیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کردے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آجائیگا اسکو امان ملجائیگی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیون مین سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

---

[۱] جنگ جمل مین بالآخر حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ مین یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائین ایک انکی طرف کا اور ایک انکی طرف کا یہ دونون حکم جسکو خلیفہ مقرر کرین وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہین حضرت علی مرتضی کی طرف سے ابو موسی اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے ۱۲

(سیدنا) خُرَیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ظریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعا بن ذہل بن رومان بن جندب ابن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طئے طائی۔ کنیت انکی ابو لحا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیرزاد نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمدان بن احمد نے اور محمد بن موسی بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابوالسکین زکریا بن یحیی بن عمرو بن حصین بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد کے چچا زحر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انھون نے اپنے دادا خریم سے روایت کی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی مین اسوقت پہونچا جبکہ آپ تبوک سے لوٹے تھے مین مسلمان ہوگیا پھر مینے عباس بن عبدالمطلب کو یہ کہتے ہوے سنا کہ یارسول اللہ مین چاہتا ہون کہ کچھ مدح آپ کی بیان کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمھارے مُنھ کو شکستہ نکرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے

اشعار

من قبلہا طبت فی الظلال وفی	مستودع حیث یخصف الورق	ثم ہبطت البلاد لابشر انت
ولا مضغۃ و لا علق	بل نطفۃ ترکب السفین وقد	الجم نسرا و اہلہ غرق
تنقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بدا طبق	حتی احتوی بیتک المہیمن من
خندف علیا تحتہا النطق	وانت لما ولدت اشرقت الار	ض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی	النور وسبل الرشاد نخترق	

خریم کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ یہ حیرہ بیضا (نام مقام) میرے پیش نظر کردیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سپید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوے مینے عرض کیا

ترجمہ اس سے پہلے ہی آپ پاکیزہ تھے سایون مین ۔ اور جبکہ آپ اس امانت کی جگہ مین جہان پتے چپکائے جاتے ہین ۔ پھر آپ دنیا مین تشریف لائے نہ بصورت بشریت اور نہ مضغہ یا علقہ بنکر ۔ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیون پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ نے نسر (نامی بت) کو لگام دیدی تھی اور اسکے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے ۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے ۔ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہو جاتا تھا ۔ یہانتک کہ آپکا معدن گھر اس رفتار سے بھر گیا جسکے نیچے آبادی تھی ۔ آپ جب پیدا ہوے تو زمین روشن ہوگئی اور افق آپکے نور سے چمکنے لگے ۔ ہم اس روشنی اور نور مین ہین ۔ اور ہدایت کے خوشہ توڑ رہے ہین ۔

کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ مین جائین اور شیما کو اسی حالت مین پائین جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو تو کیا وہ میری
ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ تمھاری ہو اسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی خریم کہتے تھے
کہ لیکن خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین مین شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ مین پہونچے جب ہم وہان داخل
ہوے تو سب سے پہلے ہمکو شیما بنت نفیلہ ملی اسی حالت مین جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا
تھا پس مینے اُسکو پکڑ لیا اور کہا کہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ فرما دیا ہو پس خالد نے مجھے بلایا
اور کہا کہ کیا تمھارے پاس گواہ ہو چنانچہ مین گواہ اُنکے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن سلمہ انصاری اور محمد بن بشیر
انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ محمد بن سلمہ اور عبد اللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیما کو میرے حوالہ کر دیا
اور شیما کا بھائی عبد المسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اسنے مجھے کہا کہ شیما کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو مینے کہا
خدا کی قسم مین ایک ہزار سے کم مین اسکو نہ بیچونگا اسکے بھائی نے ایکہزار درہم مجھے دیے اور مینے شیما کو اُسکے حوالہ
کر دیا بعض لوگون نے مجھسے کہا کہ اگر تم سو ہزار کہتے تو شیما کا بھائی تمھین دیتا مینے کہا مین یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے
بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابن عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حمید بن داؤد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے آمن خریم بن کعب بن خریم بن ایمن بن زرعہ نے
اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بوڑھا ہو گیا ہون تمام اعمال اسلام کے ادا
نہین کر سکتا لہذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو تمام اعمال کو جامع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری زبان
اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہیے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھکو کافی ہو آپ نے فرمایا ہان بلکہ
کفایت سے بھی زیادہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہین خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد
ابن خزیمہ اسدی انکے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔
خریم بن فاتک کی کنیت ابو یحیی ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو ایمن انکے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی

سمرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ خریم اور انکے بیٹے ایمن دونون فتح مکہ مین مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہو کہ خریم اور انکے بھائی سبرہ بن فاتک بدر مین شریک تھے اور یہی صحیح ہو انکا شمار اہل شام مین ہو اور بعض لوگ کہتے ہین اہل کوفہ مین مقام رقہ مین رہتے تھے۔ انسے معرور بن سوید اور شمر بن عطیہ اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہو۔ اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہو کہ مروان بن حکم نے ایمن بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط مین چلکر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر مین شریک تھے ان دونون نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہو۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن عبدالرحمن نے رکین بن ربیع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے فلان بن عمیلہ سے انھون نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہین اور اعمال چھ قسم کے ہین آدمیون کی قسمین یہ ہین۔ دنیا و آخرت دونون مین انکو فراخی دیجائے۔ صرف دنیا مین فراخی ملے اور آخرت مین تنگی ہو۔ دنیا مین تنگی ہو آخرت مین فراخی ہو۔ دنیا و آخرت دونون مین بدبخت ہو۔ اور اعمال کی قسمین یہ ہین کچھ اعمال واجب کرنے والے ہین کچھ اعمال برابر سرابر ہوتے ہین کچھ اعمال دس گنے ہوتے ہین کچھ سات سو گنے ہوتے ہین پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہین کہ جو کوئی بحالت اسلام مرجائے اور وہ خدا کے ساتھ شرک نکرتا ہو اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہو اور جو شخص بحالت کفر مرجائے اُسکے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہو اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اُسپر عمل نکر سکے اللہ اس بات کو معلوم کرلیتا ہو کہ اسکے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کرلیا ہو اور وہ اسپر راغب ہوا ہو تو وہ نیکی اسکے لیے لکھ لی جاتی ہو اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہو وہ اُسکے لیے دس گنی لکھی جاتی ہو اور جو شخص خدا کی راہ مین کچھ خرچ کرتا ہو اُسکو سات سو گنا ثواب ملتا ہو۔ اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے شمر بن عطیہ سے انھون نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم مین دو باتین نہوتین مینے عرض کیا کہ وہ دونون باتین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنون سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو مینے عرض کیا کہ بیشک (یہ دونون مجھ مین ہین) پھر انھون نے اپنے بال کٹوا دیے اور تہ بند اونچی باندھنے لگے انکی ایک حدیث دلائل نبوت مین داخل ہو انکے اسلام کا سبب مالک جنی کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انسے ابن عباس نے

روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

باب الخاء والزاے

(سیدنا) خُزَاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود اور بعض لوگ کہتے ہین اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگون مین سے ہین جو ابو رافع کے قتل کے لیے گئے تھے اسود کے نام مین انکا ذکر ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدا جنکو بعض عدی کہتے ہین ابن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی ابن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبد اللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہین یہ قبیلۂ مزینہ کے ایک بت کے دربان تھے جسکا نام نہم تھا انھون نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوگئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے

اشعار

ذہبت الی نہم لاذبح عندہ	عتیرۃ نسک کالذی کنت افعل
فقلت لنفسی حین راجعت حزمہا	اہذا الٰہ ابکم لیس یعقل
ابیت فدینی الیوم دین محمد	الٰہ السماء الماجد المتفضل

پھر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تمام قبیلۂ مزینہ کی طرف سے انھون نے بیعت کی۔ انکی قوم مین سے انکے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث عبد اللہ بن درہ ابو اسماء نعمان بن مقرن بشیر بن محتفز اور تمام قبیلۂ مزینہ کے لوگ مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا جھنڈا فتح کے دن انھین کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کے لیے مامور تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) خزامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر لیثی۔ زہری سے اسمین مختلف روایتین نقل کی گئی ہین بعض لوگ کہتے ہین خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ابو خزامہ بن زید بن حارث سے روایت ہو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین محمد بن عبد اللہ بیانی نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحیی نے یونس سے اسی طرح روایت کیا ہو

لہ ترجمہ مین نہم (نامی بت) کے پاس گیا تاکہ اسکے پاس قربانی کا جانور ذبح کردن جسطرح مین کیا کرتا تھا پھر اپنے دلمین کہا جب خوب غور کیا یہ کیا یہی خدا ہی جو گونگا اور بیعقل ہو ما ہا مین یہان آگیا اور میرا دین محمد کا دین ہو وہ اس آسمانی خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ۱۲۹۶ء

اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہین جو حارث بن سعد کے نام مین منقول ہوے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خزرج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث ایک مجہول شخص ہین - انکی حدیث مین کلام ہو انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کرا سلیے کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عرض کیا کہ اے محمد آپ خوش ہون اور اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرین مین ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہون اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم یعنے ابو یعقوب فلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی -

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن یزید بن اصرم - بنی نجار مین سے ہین - مسعود بن اوس کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابن فلیح نے موسی ابن عقبہ سے انھون نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو جسر کے دن مقتول ہوے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ - انکی والدہ کبشہ بنت اوس تھین جو قبیلۂ بنی ساعدہ سے تھین - کنیت انکی ابو عمارہ تھی انکا لقب ذو الشہادتین ہے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گواہی دو مردون کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے بدر مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا - جنگ جمل و صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہین کیا پھر جب جنگ صفین مین عمار بن یاسر شہید ہوے تو خزیمہ نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا اُسکے بعد انھون نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہانتک کہ مقتول ہوگئے - واقعہ صفین ۳۷ھ مین ہوا تھا

یہ ابو عمر کا قول ہے - ابو احمد حاکم نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں بھی شریک تھے ابن قداح نے اسکو ذکر کیا ہے اور
اہل مغازی انکا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے واللہ اعلم
انسے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ سواہ بن قیس محاربی سے مول لیا
تھا سواد انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گواہی دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انسے پوچھا کہ تمنے کیسے گواہی دی حالانکہ (جب ہمنے اونٹ مول لیا ہے اسوقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے
خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہاں سے لائے ہیں اسکی میںنے تصدیق کر لی ہے اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ
آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (پس میں آپکی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ
جسکے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انھیں کی گواہی کافی ہے - ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے
قراءۃً خبر دی اور حسین بن یوحن بن بوجہ بن نعمان یمنی باوردی نے اذناً خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمسے ابو القاسم یعنے
اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیساپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابو مسلم محمد بن علی بن محمد
ابن حسین بن مہریز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو علی حسین بن عیسی بن حمدان بسطامی
طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھے عمرہ بنت خزیمہ نے عمارہ بن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلہ ہونا چاہیے جنمیں کوئی ہڈی
نہو - اور زہری نے ابن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ
میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے لیٹ گئے
اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں - بعض لوگ انکو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں - ہمیں ابو موسی یعنے محمد بن عمر بن ابی عیسی
مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد سلمی نے خبر دی جنکی کنیت ابو بکر تھی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمران حرانی نے یوسف

ابن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے عطاء سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ مین تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ اسی قافلہ مین تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد مین آپ مین چند خصلتین (نہایت عمدہ) دیکھتا ہون اور مین شہادت دیتا ہون کہ آپ ہی وہ نبی ہین جو سرزمین تہامہ سے پیدا ہونگے مین آپ پر ایمان لاتا ہون جب مین آپکے بعثت کی خبر سنونگا تو آپکے پاس حاضر ہونگا پھر یہ بہت دنون تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہین آئے یہانتک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپکے پاس آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اس امر سے کہ مین سب سے پہلے آپکے حضور مین حاضر ہو جاؤن درحالیکہ مین آپ پر ایمان رکھتا تھا آپکی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بدعہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتون کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپکے بعد پے در پے قحط ہم پر پڑے اور انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو معشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انھون نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہین حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انھون نے منصور بن معتمر سے انھون نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی سلمی۔ صحابی ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ انسے انکے بھائی حبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن عبداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انھون نے حبان بن جزی سے انھون نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتار کے کھانے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جسمین کچھ بھلائی ہو۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہین وہ بیٹے ہین ابن ابی المخارق کے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اسمین اعتراض ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلۂ عبدالقیس سے ہین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ انسے صرف ایک حدیث گفتار کی مروی ہے اسکی اسناد اور متن مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ

اور ابونعیم نے ایک حدیث کفتار کے بارے مین روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ مین ہے اور انھون نے اختلاف کا ذکر نہین کیا اور ابوعمر نے یہان اختلاف کو ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ نہین لکھا ہے اور ان دونون کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اہل مصر سے ہین صحابی ہین۔ انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے انکی حدیث ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی تجارت مین بصریٰ کی طرف گئے تھے۔ انکی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا وجیہ سے انھون نے منصور سے انھون نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انھون نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہی ہین جنکا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر مین ہو چکا ہے ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم جنکا نام قوقل بن عوف بن غانم بن عوف بن خزرج ہے۔ قواقلہ مین سے ہین احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ عکلی۔ عکل نام ہے سعد اور حارث اور جشم اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل اُن لوگون کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی جسمین اپنے جانشین کو (انکے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکو انکی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری خطمی۔ کنیت انکی ابومعمر۔ انسے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں زنا (بجرم زنا) سنگسار کی گئی لوگوں نے کہا کہ اسکے تمام اعمال حبط ہو گئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ سزا اسکے گناہون کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت مین گنہگار مبعوث نہو گی۔ اس حدیث کو عبداللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسیٰ مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انھون نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو انسے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند مین بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الخاء والشین والصاد

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین خشخاش بن جناب بن حارث ابن اجہمت۔ لقب انکا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہے تمیمی عنبری ہین۔ مولفۃ القلوب مین سے تھے انکی قوم کا دستور تھا کہ جب انمین سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جائے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اسکی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا سیدنا خشخاش اور انکے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ دونون اور نیز خشخاش کے دونون بیٹے قیس اور عبید بھی صحابی ہین ہمین ابو یاسر یعنے عبدالوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن عبید نے حصین بن ابی الحر سے انھون نے خشخاش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ تمہارا لڑکا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا اسکا گناہ تمہارے اوپر نہ رکھا جائیگا اور تمہارا گناہ اسپر نہ رکھا جائیگا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل کر کے خبر دی۔ اور عمرو بن عون واسطی اور یحییٰ حمانی اور سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انھون نے یونس ابن عبید سے انھون نے حصین بن ابی الحر سے انھون نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا الخ۔ اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انھون نے یونس سے انھون نے ولید بن مسلم سے انھون نے حصین سے انھون نے خشخاش سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ ہین جنسے یوسف بن زہران نے روایت کی ہو- انکا تذکرہ عبدان نے خلاے معجمہ کے ساتھ کیا ہو حالانکہ اوپر حاے مہملہ کی ردیف مین گذر چکا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) خشرم (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ مین شریک تھے اور اسمین بیعۃ الرضوان کی تھی- یہ کلبی کا قول ہو-

(سیدنا) خصفہ (رضی اللہ عنہ)

یا ابن خصفہ- ایک مجہول شخص ہین انکی حدیث شعبہ نے یزید سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہو جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

باب الخاء والطاء

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن جبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی- حاطب کے بھائی ہین انھون نے سرزمین جبش کی طرف ہجرت کی تھی- انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہو جنھون نے جبش کی طرف ہجرت کی تھی- انکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار بھی تھین خطاب نے وہین بحالت اسلام وفات پائی اور انکی بی بی ان دو کشتیون مین سے کسی ایک پر سوار ہوکر مدینہ آئی تھین- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان کیا ہو مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے انکا تذکرہ حاے مہملہ کے بیان مین کیا ہو اور یہی صحیح ہو- انکا تذکرہ عبدالغنی بن سعید نے اور دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے بھی کیا ہو اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیون کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم-

(سیدنا) خطیم (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین- انھون نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسجدون کی طرف اندھیری رات مین) پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو۔ انکا تذکرہ حاے حطی کی ردیف مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب الخاء والفاء

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ایماء بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ غفاری۔ انکے والد قبیلۂ غفار کے سردار تھے اور یہ خود بنی غفار کے امام اور اُنکے خطیب تھے۔ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انسے عبد اللہ بن حارث اور حنظلہ بن علی اسدی اور خالد بن عبد اللہ بن حرملہ اور انکے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خفاف اور انکے والد اور اُنکے دادا رحضہ سب صحابی تھے اور مقام غیقہ مین بنو غفار کے شہرون مین سے ہے رہتے تھے اور مدینہ مین اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب ابو سفیان نے خفاف بن ایماء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہوگیا۔ ہمین یحیی بن ابی الرجا نے اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث ابن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایماء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا بعد اُسکے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخشدے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عُصیّہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ لحیان پر لعنت کر اے اللہ رعل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اُسکے آپ سجدہ مین گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ندبہ۔ یہ انکی مان کا نام ہے وہ بیٹی تھین ابان بن شیطان کی قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے تھین انکے والد عمیر تھے کنیت انکی ابو خرشہ ہے صخر اور خنساء اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور شاعر تھے انکا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والون مین سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہے کہ خفاف ابن عمیر بن حارث بن عمرو بن شرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی

اُن لوگون مین سے تھے جو زمانہ ردّت مین اسلام پر ثابت قدم تھے قبیلۂ قیس کے سوارون اور شاعرون مین سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہو کہ خفاف حُنَین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اور لوگون نے کہا ہو کہ فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اور حنین اور طائف مین بھی شریک تھے ابو عبیدہ نے کہا ہو ہمسے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن شرید برادر خنسا دنے اور فزارہ نے ایک مرتبہ جہاد کیا اور اُنکے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے انکو باندھا اور دوسرے نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا پھر جب لوگون نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھی ہلاک کر دے اگر مین یہان سے ہٹون جب تک کہ اسپر حملہ نہ کرا لون پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور کہا ۞

ان تک خیلی قد اصیب صیمیہا　فعمدا علی عینی تیمت مالکا ❊❊❊

وقفت لہ علوی و قد خان صحبتی　لابنی مجدا او لاثار ہالکا ❊❊❊

اقول لہ والرمح ناظر متنہ　تامل خفافا اننی انا ذلک

ابو عمر نے کہا ہو کہ انسے صرف ایک حدیث مروی ہو اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی مین نہین جانتا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین مین کہان اترون کسی قریشی کے یہان یا کسی انصاری کے یہان یا قبیلۂ اسلم کے یہان یا قبیلۂ غفار کے یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خفاف راستے سے پہلے رفیق کو تلاش کر لیا کرو تاکہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ تمھاری مدد کرے اور تم اُسکی طرف محتاج ہو تو وہ تمھاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے انسے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہو کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور جس قدر مینے انسے نقل کیا اس سے زیادہ انھون نے نہین لکھا انکی کوئی روایت معلوم ہو نہ انکا کہین تذکرہ ہو۔

۱؎ ترجمہ اگر میرے سوارون مین سے منتخب منتخب لوگ شہید ہو گئے ❊ (تو ہو جائین) مینے مالک کے حملہ کرنیکا قصد کر لیا ہو ❊ دیشمنون میں ہمت اسکے لیے قائم کی ہو اُسے میری جماعت نے خیانت کی ہمّت تاکہ مین بزرگی کو قائم رکھون یا کسی ہلاک ہونیوالیکو پراگندہ کرون ❊ مین اسی کہونگا جب نیزہ اسکی پشت تک پہونچ جائیگا + کہ خفاف کو دیکھ لے مین ہی ہون ۱۲

(سیدنا) جفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ نام انکا معدان ہو اور کنیت انکی ابو الخیر ہو۔ جیم اور حاے مہملہ کی ردیف مین بھی انکا نام گذر چکا ہی یہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم مین سے نہین ہین الخ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الخاء واللام

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ کنیت انکی ابو عبدالرحمن۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبدالعزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین ولید بن عبداللہ بن جمیع نے عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے گھروالون کی امامت کیا کرین انکا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبدالعزیز سے انھون نے ولید سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انھون نے اپنی دادی سے اور عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو اور باقی سب لوگون نے اس حدیث کو ولید سے انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو اور عبدالرحمن کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری جنگ قریظہ مین شہید ہوے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعلی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فرج ابن فضالہ نے عبدالخبیر بن قیس بن شماس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ مین انصار مین سے ایک شخص شہید ہوے جنکا نام خلاد تھا انکی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد۔ خلاد مقتول ہوگئے وہ منہ پر نقاب ڈالکر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھین کسی نے انسے کہا کہ خلاد مقتول ہوگئے تم ہمارے پاس نقاب ڈالکر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہوگئے تو مین اپنے احباب کو تکلیف دینا نہین چاہتی یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدون کا ثواب ملیگا لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ انکو اہل کتاب نے

قتل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہین رفاعہ بن رافع کے بدر مین شریک تھے انکی کنیت ابو یحیی تھی۔ رفاعہ بن یحیی نے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے بھائی خلاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین ایک دُبلے اونٹ پر سوار ہوکر گئے یہانتک کہ جب ہم مقام بریدمین پہونچے جو روحا کے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہملوگون نے کہا کہ یا اللہ اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہونچ جائین تو ہم تیرے لیے نذر کرتے ہین کہ اس اونٹ کو قربانی کردینگے پس ہم اسی حال مین تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپنے پوچھا کہ تم دونون کا کیا حال ہے ہمنے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور آپنے وضو کیا بعد اسکے آپ نے اپنے غسالۂ وضو مین اپنا لعاب دہن ڈالدیا پھر آپ نے ہمین حکم دیا تو ہمنے اونٹ کا منھ آپکے سامنے پھیلادیا آپنے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منھ مین ڈالدیا اور کچھ اُسکے سر پر ڈالا پھر اُسکی گردن پر بعد اسکے اُسکے شانے پر پھر اُسکے کوہان پر پھر اُسکے سرین پر پھر اُسکی دم پر بعد اسکے فرمایا کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ہمنے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اسقدر تیز ہوگیا تھا کہ) ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھی دور مین پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہانتک کہ مقام بدر مین پہونچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہونچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہمنے کہا الحمد للہ پھر ہمنے اُسکو قربانی کردیا اور اُسکا گوشت خیرات کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوے مگر اور کسی نے ایسا نہین کہا یہ بھی قریب اسی کے ہے جو ہمنے کہا۔ ابو عمر نے کہا لوگ کہتے ہین کہ انکی کوئی روایت بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور انھون نے اپنی سند سے عبد اللہ بن دینار سے انھون نے

خلاد بن زرقی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہو جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اُسکو اللہ عزوجل ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
لعنت اللہ اُس سے کسی قسم کی عبادت وطاعت قبول نکریگا اسکو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت
کیا ہو اور بعض لوگ انکو سائب بن خلاد کہتے ہین یہ بنی حارث بن خزرج سے ہین۔ انکا تذکرہ سائب کے
نام مین بھی آئیگا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ یہ کچھ
نہین ہو کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اگر ابو موسی نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہو تو ابن مندہ نے انکا
تذکرہ بھی لکھا ہو جو اوپر گذر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہو تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئیگا وہ اگرچہ زرقی
نہین ہین مگر ابن مندہ نے انسے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے الخ وہی حدیث جو
زرقی کے تذکرہ مین گذر چکی اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہین صحیح نہین ہو واللہ اعلم۔ یا شاید لوگون نے
انکے نسب مین اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگون کے نسب مین اختلاف کیا ہو حالانکہ یہ دونون ایک ہون۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن
خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث بن خزرج۔ انسے سائب اور عطاء بن
یسار اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے روایت کی ہو۔ محمد بن عبید نے اور سلیمان بن حرب نے
حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطاء بن یسار سے
انھون نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اُسکو ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہو
اس سے اللہ تعالی کسی قسم کی عبادت وطاعت نہ قبول نہ فرمائے۔ اس حدیث کو عارم نے حماد بن زید سے
انھون نے یحیی سے انھون نے مسلم سے انھون نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ سائب
ابن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہو اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اپنی
سند کے ساتھ روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ سائب بن خلاد سے مروی ہو انھون نے اسمین شک نہین کیا سائب کے
نام مین انکا تذکرہ کیا جائیگا اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہو اور انکا نسب بھی ابن کلبی نے
ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہمنے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور انکے بیٹے سائب بن خلاد

حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے عامل تھے۔ ابن کلبی نے انکے نسب مین سائب کا نام نہین ذکر کیا شاید
انھون نے انکے دادا کا تذکرہ لکھا ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن ثعلبہ۔ انکا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ مین گذر چکا ہے کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگون کے انکے
دادا ہین اور ایک قول کے موافق انکے باپ ہین ابو عمر اور ابو نعیم نے ان دونون کو دو لکھا ہے ایک خلاد بن سائب
ابن خلاد بن سوید اور دوسرے خلاد بن سوید اور ابو احمد عسکری نے ان دونون کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بن
سوید جنکو بعض لوگ خلاد بن سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہین اور موافق اس نسب کے یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن
سوید کے تذکرہ مین گذر چکا یہ خلاد اُن خلاد کے دادا ہونگے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ مین اور بدر مین اور احد مین
اور خندق مین شریک تھے اور جنگ قریظہ مین شہید ہوئے انکے اوپر ایک پتھر کسی پہاڑ کے اوپر سے پھینکدیا
گیا تھا اس سے انکا سر پھٹ گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو دو شہیدون کا ثواب ملیگا۔ بعض لوگون کا
بیان ہے کہ وہ پتھر انپر ایک عورت نے پھینکا تھا جسکا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کرا دیا جبکہ اس قبیلہ کے تمام بالغ لوگ قتل کیے گئے
کوئی عورت سوا اس عورت کے نہین قتل کی گئی۔ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے
اور کہا کہ اے محمد آپ عجّاج ثجّاج[له] بن جائیے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔
مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے اس تذکرہ مین یہ نہین بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ مین شہید ہوئے اسکو صرف ابو عمر نے
بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد انصاری جنکا ذکر ہو چکا ہے جنگ قریظہ مین شہید
ہوئے ابو نعیم نے انکو اُن خلاد کے علاوہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونون ایک ہین صرف یہ ہے کہ ابو نعیم نے انکا نسب
یہان نہین بیان کیا اور وہان بیان کر دیا ہے اور ابو عمر نے صرف آخری تذکرہ لکھا ہے پہلا تذکرہ نہین لکھا اور
ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنے خلاد انصاری کو لکھا ہے یہ دونون وہم سے بچ گئے اور ابو موسی نے انکا
تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے صرف نسب نہین بیان
کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہین تو چاہیے تھا کہ انکی کتاب کے

له عجاج کے معنی غبار آلود ثجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہے کہ حج کیجیے حج مین یہ دونون صفتین حاصل ہوتی ہین ۱۲

اکثر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہین۔ جنگ قریظہ مین انکے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ انکے دونون بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہین۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عبد اللہ کے۔ ابو موسی نے اپنی سند سے وکیع سے انھون نے سفیان بن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان انھون نے یحیی بن عبد اللہ بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین داخل ہوے اور نماز پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپکے پاس بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اسلیے کہ تمنے نماز پڑھی۔ اس سند مین اختلاف کیا گیا ہو عبد اللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے علی بن یحیی بن عبد اللہ ابن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبد الجبار نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے انصار کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ خلاد اور اُنکے والد اور اُنکے بھائی معاذ اور ابو ایمن اور معوذ یہ سب بدر مین شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو ایمن عمرو بن جموح کے غلام تھے انکے بیٹے نہ تھے اس بات مین کسی کا اختلاف نہین ہو کہ یہ خلاد بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلدہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔ دادا ہین عمر بن عبد اللہ بن خلدہ کے۔ انکی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحیی بن یزید ابن عبد الملک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن عبد اللہ بن خلدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا خلدہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اے خلدہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دوہ دے پس خلدہ ایک شخص کو

لے آئے حضرت نے (اُس شخص سے) پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو اُس شخص نے کہا حرب آپنے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپکے پاس آیا اُس سے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو اُسنے کہا یعیش حضرت نے فرمایا اے یعیش تم اس اونٹنی کا دودھ دوہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد اللہ بن غفار غفاری۔ معروف بہ آبی اللحم۔ چونکہ یہ بتون کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے آبی اللحم انکو کہتے ہین انکا نام یہی بتایا ہو۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

اسود کے والد ہین۔ محمد بن عبد الملک زنجویہ نے اور زہیر بن محمد نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے محمد بن جشم سے انھون نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو (گود مین) لیا اور انکو پیار کیا بعد اُسکے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر آپ نے فرمایا کہ اولاد[۱] آدمی کو بخیل اور نامرد بنادیتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عبد اللہ ابن عثمان بن جشم نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ مین نہین جانتا کہ یہ سند کیسی ہو۔ اس حدیث کو انکے علاوہ اور لوگون نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے ابن خثیم سے یعنے عبد اللہ بن محمد بن اسود سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) خلید (رضی اللہ عنہ)

زہری۔ عبدان نے کہا ہو کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین موسی بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام خلید تھا جو اہل مصر مین سے تھے مردون کو عورتون کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتون کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنے نماز جنازہ مین۔ نیز عبدان نے لکھا کہ ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن حارث نے حمید سے انھون نے بکر سے انھون نے مسلم بن مخلد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابو موسی نے

---

[۱] یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہو اور نیز لڑائی وغیرہ مین بھی جانے سے رُکتا ہو۔

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی عدی نے حمید سے انھون نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایساہی کیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خلید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انکا شمار اہل بدر مین ہی۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ابن فلیح نے زہری سے انھون نے خلیدہ بن قیس سے جو انکے غلام تھے انکا تذکرہ روایت کیا ہی۔ ابن شاہین نے بھی انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ موسی بن عقبہ نے اور ابومعشر نے کہا ہی کہ خلیدہ بزیادت ہار۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی اور ابوعمر نے بھی خلیدہ بزیادت ہار لکھا ہی اور انکا نسب بیان کیا ہی جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہی کہ ابوموسی اور ابومعشر نے بھی ایساہی بیان کیا ہی اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہی کہ انکا نام خلید بن قیس ہی اور محمد بن عبداللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہی مگر اسمین کسی کا اختلاف نہین ہی کہ یہ جنگ بدر مین اور احد مین شریک تھے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ ابوزکریا نے انکو ذکر کیا ہی اور انکی وہ حدیث روایت کی ہی جسکو ابوعبداللہ ابن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام مین لکھا ہی مگر اس حدیث مین کوئی بات ایسی نہین ہی جو خلیفہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوسہیل۔ سویۃ کے والد ہین۔ انکا ذکر اُن لوگون مین کیا گیا ہی جنکا نام محمد ہی اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معلی۔ انصاری بیاضی۔ ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فُہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد مین شریک تھے اور عبدان نے کہا ہی کہ معلی بیٹے ہین امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انھون نے انکا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو بدر اور احد مین شریک تھے اور عبیداللہ بن رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیون مین) شریک رہے۔ خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہی جو بنی بیاضہ مین سے تھے اور بدری تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم

اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ بعد بیان کیا جائیگا

باب الخاء والمیم

(سیدنا) خمخام (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بکری۔ مجالد بن خمخام (خمخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسود ہے) نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے والد خمخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلۂ سدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ چاروں آدمی یہ تھے۔ بشیر بن خصاصیہ اور فرات بن حیان اور عبد اللہ اسود اور یزید بن ظبیان خمخام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں شریک تھے۔ حضرت نے انکے ہمراہ ایک تحریر انکے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہے یمامہ میں یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا نملا سوا ایک شخص کے جو قبیلۂ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیعہ سے تھا اسی وجہ سے ان لوگوں میں بنی قاری کہنے لگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) خمیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر لیکر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اے اہل عمان میں تمھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ اس صدمہ سے ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیگیں جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہے۔

باب الخاء والنون

(سیدنا) خنافر (رضی اللہ عنہ)

ابن توأم حمیری۔ یہ حمیر کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر یمن میں اسلام لائے علامات نبوت میں انکی ایک عمدہ حدیث ہے مگر اسکی سند میں گفتگو ہے اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبد اللہ ابن حذافہ کے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت

کی تھی اور بعد اسکے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے - بدر مین اور احد مین شریک ہوے احد مین انکے کچھ زخم لگ گئے تھے انھین زخمون سے انکی وفات ہوگئی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت (ام المومنین) حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر یہی تھے جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خُنَیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد - انکا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت انکی ابوصخر ہے - ابراہیم بن سعد اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نام خاے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور لوگ حنیش کہتے ہین حاے مہملہ اور شین معجمہ کے ساتھ - ہمنے بھی انکا ذکر حے کی ردیف مین کیا ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ خنیس انکے نسب مین ایک شخص ہین جنکا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہے - یہ کلبی کا قول ہے ابوعمر نے بھی حُبَیش کے نام مین انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے - فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوے یہ دونون پیرون کے درمیان مین کرلیا بعد اسکے وہ لڑے یہانتک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور کہتے تھے[1]

قد علمت صفرا من بنی فہر نقیۃ الوجہ نقیۃ الصدر لاضربن الیوم عن ابی صخر

حنیش کی کنیت ابوصخر ہے -

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عیسہ بن خراش بن جحجبا - بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین انصاری ہین اوسی ہین - بیعۃ الرضوان مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور فتح عراق مین بھی موجود تھے - شہسوار تھے - انکا نام خنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا - انکا تذکرہ حافظ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہے اور اسکو کسی کی طرف منسوب نہین کیا -

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

غفاری - بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام ابوخنیس ہے - انسے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ربی بیعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تہامہ مین تھے (رمضان کا مہینا تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہانتک کہ جب ہم مقام عسفان مین پہونچے تو آپکے بعض صحابہ آپکے پاس گئے

[1] ترجمہ مقام صفرا کے بنی فہر جانتے ہین کہ مین صاف چہرہ اور صاف دل ہون + آج ابوصخر کی طرف سے مین لڑونگا ۱۲

اور انھون نے کہا کہ ہمین بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہو تو حضرت نے ہم لوگون کو ظہر کے وقت کھانا کھا لینے کی اجازت دی اور بعد اسکے انھون نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا مشہور ابو خنیس ہے اور خنیس وہم ہے -

باب الخاء والواو والیاء

(سیدنا) خوّات (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس - امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہین اوسی ہین - کنیت انکی ابو عبد اللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون مین سے ہین بدر مین یہ اور بقول بعض اسکے بھائی عبد اللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ خوات بن جبیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا مین پہونچے تو انکی پنڈلی مین پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) انکا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خوات بدر مین شریک نہ تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہو - یہ ذات النحیین کے شوہر تھے - ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت مین گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اسکو ضرب المثل کر دیا ہو کہتے ہین کہ فلان شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام مین مشغول رہنے والا ہو قصہ اسکا مشہور ہو لہذا اسکو ذکر کرکے طول نہ دینگے - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو غسان اھوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جراح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوے سنا کہ خوات بن جبیر کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران مین اُترے یہ کہتے تھے مین اپنے خیمہ سے نکلا تو مینے کچھ عورتون کو دیکھا کہ وہ باتین کر رہی ہین وہ عورتین مجھے اچھی معلوم ہوئین مین لوٹ آیا اور مینے لباس نکالکر پہنا

اور جاکے انھین عورتون کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ سے باہر نکلے جب مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مین ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا مینے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہو مین اُسکے پکڑنے کے لیے نکلا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور مین بھی آپکے پیچھے چلا پس آپنے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) مین گھس گئے اور قضاے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپکے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ ای ابو عبد اللہ اُس اونٹ کا کیا حال ہو اور اُسکے بعد ہم لوگون نے کوچ کیا پس آپ اثناے راہ مین جب کبھی مجھسے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک ای ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہو گیا جب مینے یہ حال دیکھا (کہ حضرت اصل بات میری سمجھ گئے) تو مین (بوجہ شرم کے) بہت دنون تک مدینہ مین پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا بہت دنون کے بعد مین مسجد مین گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپنے دو رکعتین پڑھین مینے نماز مین خوب طول دیا تاکہ آپ چلے جائین اور مجھے چھوڑ دین مگر آپنے فرمایا کہ ای بندۂ خدا تو جسقدر چاہے طول دے مین یہان سے نہ جاؤنگا جب تک تو نماز ختم نکرے مینے اپنے دل مین کہا کہ آج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کرونگا اور آپ کا دل صاف کردونگا پس جب مین نماز ختم کر چکا تو آپنے فرمایا کہ السلام علیک ای ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہو گیا مینے کہا قسم اسکی جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو وہ اونٹ جب سے مین اسلام لایا کبھی نہین بھاگا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے پھر آپنے کچھ نہین کہا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کی نماز روایت کی ہو اور یہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہو۔ اُنکی وفات مدینہ مین سنہ مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ۹۴ برس کی تھی مہندی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابو مسعود نے عبد الرزاق سے انھون نے سفیان سے انھون نے عثمان تیمی سے انھون نے عبد الحمید انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا خوط سے روایت کیا ہو کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر انکی بی بی مسلمان نہوئی تھین پس وہ دونون اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے (کہ یہ بچہ کسکو ملنا چاہیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ہدایت کر پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابو مسعود نے ایسا ہی لکھا ہو حالانکہ

اس حدیث کے راوی عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انھون نے ابومسعود سے روایت کی ہو اور اس روایت میں بیان کیا ہو کہ انھوں نے اُنکے دادا خوط سے روایت کی ہو کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہو کہ ابومسعود نے اسی طرح کہا ہو یہ غلط ہوا وہم ہو اسکے روایت کرنے والے عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم ابن رافع بن سنان انصاری ہین اور انکے دادا یعنے رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت میں بالکل بے اصل ہو - مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہو ابونعیم نے ابن مندہ کا بھی کلام نقل کیا ہے جسکو خود انھون نے ابومسعود پر رد کر دیا ہو پس ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی وجہ نہین وہ خود اسپر تنبیہ کر چکے ہین

(سیدنا) **خوط** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالعزی - بعض لوگ انکو حوط بھی کہتے ہین حاے حطی کے ساتھ - ابونعیم نے انکو خاء معجمہ کی ردیف مین لکھا ہو اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے خوط بن عبدالعزی سے روایت کی ہو کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور اُنکے قافلہ مین گھنٹی بج رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہین جاتے جسمین گھنٹی ہوتی ہو - انکا تذکرہ تینون نے حاے حطی کی ردیف مین کیا ہو اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابن شاہین نے اور ابونعیم نے خاے معجمہ کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہو اور ابوعبداللہ نے حاے حطی کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ یہان ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **خولی** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری - ابن جریج نے کہا ہو کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اُترے تھے - ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) **خولی** (رضی اللہ عنہ)

یہ خولی بیٹے ہین ابوخولی عجلی کے ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہو اور انکو عجل بن لجیم کی طرف منسوب کیا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ جعفی ہین یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہو اور یہی صحیح ہو یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خولی بیٹے ہین خولی کے مگر اکثر لوگون کا قول وہی ہو جو اوپر گذر چکا - ابوعمر نے انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث ابن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفی - اس نسب کے بعض حصہ مین ہشام کلبی نے اسکی مخالفت کی ہو اور کہا ہی

کہ خولی اور ہلال اور عبد اللہ یہ سب بیٹے ہیں ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران کے ابو حمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم جعفی - یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے واقدی نے اور ابو معشر نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان دونوں نے انکے بیٹے کا نام نہیں لیا مگر محمد بن اسحاق نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور انکے ہمراہ انکے دونوں بھائی ہلال اور عبد اللہ بھی تھے - اور طبری نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں انھوں نے وفات پائی - ان خولی سے ایک حدیث مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا انھوں نے فتنوں کا ذکر کر کے آپ نے انسے کہا کہ تم شام چلے جانا انھوں نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم ہو آپکے دفن میں جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے واللہ اعلم -

(سیدنا) خَوْلی (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انسے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن عمر نے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں نہیں جانتا آیا یہ وہی ہیں یا ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انھیں میں سے ایک ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا -

(سیدنا) خُوَیلد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی - بھائی ہیں ام معبد کے انکے نسب میں اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اور عاتکہ کے نام میں ذکر کیے جائینگے - انکے بھائی خُنَیس بن خالد نے روایت کی ہو اور ان دونوں کی بہن ام معبد خزاعیہ سے انکی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرتے وقت) انکی طرف سے ہو کے گذرے تھے روایت کی گئی ہو اور عنقریب ہم انکے حالات انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل کنیت انکی ابو ذویب ہذلی مشہور شاعر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپکو دیکھا نہیں یہ ابو عمر نے کنیت کے باب میں لکھا ہو - اور ابو موسی نے کہا ہو کہ وفد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

حاضر ہوے تھے۔ انسے اغنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہو جسکو ابو مسعود نے ذکر کیا ہو بیان انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عنقریب کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) **خویلد ضمری** (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ اور ابوسفیان کو بدر کے قافلہ مین دیکھا تھا۔ اسکو ابراہیم بن منذر حزامی نے عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انھون نے عثمان بن سعید ضمری سے انھون نے اپنے والد خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خویلد** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعقرب ہے بیٹے ہین خالد بن بجیر بن عمرو بن خماس بن عُریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہین عُریجی ہین۔ عریج بھائی ہین لیث بن بکر بن عبد مناہ کے وہ دادا تھے ابونوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہین انکی کچھ اولاد مدینہ مین بھی ہو مکہ مین انکا قیام تھا اور انکی اولاد بصرہ مین رہتی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور اسکو ابن شاہین سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) **خویلد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری سلمی۔ بنی سلمہ کے خاندان سے ہین بدری ہین۔ محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگون کے نام مین جو حضرت علی کے ہمراہ (انکی لڑائیون مین) شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہو جو بنی سلمہ مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

سیدنا **خویلد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صخر بن عبدالعزی بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔ کنیت انکی ابوشریح خزاعی۔ انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہین اور بعض لوگ عمر بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہو۔ مدینہ مین آکے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ مین ۶۸ھ مین وفات پائی انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاءاللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خیبری** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان طائی۔ یہ وہی ہین جو حاتم طائی کے یہان گئے تھے حاتم نے انکی ہجو کی تھی جسکا جواب انھون نے ان اشعار مین دیا تھا جنکا ایک شعر یہ ہو ؎

انا الخبري وانت امرؤ ظلوم العشيرة حساد ہا

عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے خبیری بن نعمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ہمارے چہار اجار (نامی) کو دیکھا تو فرمایا کہ اجار والون کا کیا حال ہوا جار والے بھوکے رہین اللہ انکے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنادے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپکو زکوٰۃ دی پس آپ راضی ہوکر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپنے فرمایا تھا کہ اجار والے بھوکے رہین اس سے بد دعا مقصود نہ تھی یہ آپنے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہدی تھی اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہین ہمنے اسوقت سے ابتک کبھی زکوٰۃ دینے مین کوتاہی نہین کی۔ انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خیثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نجاط بن غنم انصاری اوسی۔ والد ہین سعد بن خیثمہ کے انکا ذکر اور انکا نسب انکے بیٹے کے نام مین آئیگا۔ خیثمہ احد کے دن شہید ہوے انکو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیر (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور آپکے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عبد خیر تھا۔ سل بن عبد الملک بن سلح نے اپنے والد سے انھون نے عبد خیر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ مین آپکا جسم بہت توانا دیکھتا ہون آپکی عمر کسقدر ہی انھون نے کہا ای میرے بھتیجے میری عمر ایک سو بیس برس کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

حرف الدال المهملہ

(سیدنا) داذویہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اُن تین آدمیون مین سے ایک ہین جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعاء مین نبوت کا دعوی کیا تھا اور اُسکو ان لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین قتل کر دیا تھا ان لوگون کے نام یہ ہین قیس بن مکشوح

لہ ترجمہ۔ مین خبیری ہون اور تو ایک معمولی شخص ہی قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہی

داذویہ فیروز دیلمی یہ تینون آدمی زندہ رہے یہانتک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو قیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہوگئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے اصحاب کی لوگون کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعار نے انکو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داذویہ کے پاس گئے اور انسے اسود کے اصحاب کے معاملہ مین مشورہ اور رائے طلب کی محض مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونون انسے مطمئن ہوگئے قیس نے ان دونون کی دعوت کی پس جب داذویہ انکے پاس گئے تو قیس نے انکو قتل کردیا اور فیروز جو انکے پاس گئے تو انھون نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوے سنا کہ یہ بھی قتل کردیے جائینگے جس طرح انکے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے مین انکو خشنش بن شہر ملے وہ بھی انکے ساتھ خولان کے پہاڑون مین چلے گئے قیس تمام صنعار کے مالک ہوگئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور انسے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق نے انکی مدد کی پھر سب لوگون نے قیس سے مقابلہ کیا اور انسے لڑے اور انکو شکست دی قیس گرفتار کرکے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجدیے گئے حضرت ابوبکر صدیق نے انکو بہت سرزنش اور ملامت کی انھون نے ان تمام باتون سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے انکا قصور معاف کردیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دارم (رضی اللہ عنہ)

بن ابی دارم حبشی۔ انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہے۔ انسے انکے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہین ہر طبقہ چالیس برس تک رہیگا پہلے طبقہ مین مین ہون اور میرے اصحاب ہین جو اہل علم ویقین ہین چالیس برس تک رہینگے اور دوسرا طبقہ اہل تقوی کا ہے جو اسی برس تک رہیگا اور تیسرا طبقہ صلہ رحم کرنے والون اور باہم رحم کرنے والون کا ہے یہ طبقہ ایک سو برس تک رہیگا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والون کا ہے یہ طبقہ ایک سو ساٹھ برس تک رہیگا اور پانچوان طبقہ ہرج مرج اور قیل قال والون کا ہے یہ طبقہ دو سو برس تک رہیگا آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمیمی انسے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) داود (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلیل اور بعض لوگ کہتے ہین ابن اجیحہ اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام داؤد بن بلال ابن اجیحہ بن

جلاح ہو کنیت انکی ابولیلی ہو والد ہین عبدالرحمن بن ابی لیلی کے اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابولیلی کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہو - انصار کے غلام تھے اور انھین مین داخل ہو گئے تھے لیکن ابولیلی کے والد تو انکا نام داود بن بلال بن احیحہ ابن جلاح بن حریش بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین انکے بیٹے عبدالرحمن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہا طلب کیے جاتے تو وہ بھی اُنکے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی اُنکے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور یے کی ردیف مین انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) دحیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرء القیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن عوف بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے کبھی کبھی جبریل انھین کی شکل مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف سنہ ہجری زمانہ صلح مین بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہان کے علما[1] نے انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اللہ اسکی سلطنت کو قائم رکھے - انسے شعبی نے اور عبداللہ بن شداد بن ہاد اور منصور کلبی اور خالد بن یزید ابن معاویہ نے روایت کی ہو - ہمین اسمعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انھون نے ابو اسحاق شیبانی سے انھون نے شعبی سے انھون نے مغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے ہدیۃً دیے حضرت نے انکو پہن لیا - ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے موسی بن جبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ عبیداللہ بن عباس نے انسے بیان کیا انھون نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انھون نے دحیہ کلبی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبطی چادرین آئین حضرت نے ایک انمین سے مجھے بھی دی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

[1] یعنے قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علما نے اُسکو منع کیا ۱۲

(سیدنا) دخان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوشعبہ ہذلی - نہ انکا دیکھنا ثابت ہی اور نہ صحابی ہونا - انکی حدیث کی سند مین وہم ہوگیا ہی - ابوامیہ یعنے محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر عرب مین ایک کلام موزون ہی اسکے ذریعہ سے لوگون کی مجلس مزین کی جاسکتی ہی - اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انھون نے اہل یمن کے ایک شخص سے انھون نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہی اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوزیاد - ابن خزیمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - محمد بن یحیی قطعی نے ابوایوب یعنے یحیی بن میمون قرشی سے انھون نے درہم بن زیاد بن درہم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمھارے جمال اور شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دیگا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومعاویہ - سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انھون نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہی کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ سے جہاد مین مدد طلب کرون حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھاری ماں زندہ ہی انھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو انکی خدمت کو لازم کرلو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) دعامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی - والد ہین قتادہ کے عمرو بن علی نے انکا نسب بیان کیا ہی انکا صحابی ہونا صحیح نہین - محمد بن جامع عطار نے عبیس بن میمون سے انھون نے قتادہ بن دعامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا مین اللہ کا قید خانہ ہی اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہی اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسیطرح روایت کیا ہی اور انھون نے یہی کہا ہی کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور سلیمان شاذکونی نے بھی

عبیس سے انھون نے قتادہ سے انھون نے انس سے اسکو روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

بن حارث غطفانی - ابوسعید نقاش نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انھون نے زید بن ابی عتاب سے انھون نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ انمار مین گئے جب اعراب نے آپکے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیون پر چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر مین پہونچ گئے اور وہین آپنے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہان پانی برسنے لگا آپکے دونون کپڑے تر ہوگئے پس آپنے خشک ہونے کے لیے انکو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اسوقت اپنے صحاب سے علیحدہ ہین اور اس سے زیادہ تنہائی مین کسی وقت تم انکو نہین پاسکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور پہاڑ سے اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوے تھے اپنے کپڑون کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک آپنے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوے آپکے سر مبارک کے پاس کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ اے محمد اب آپکو مجھسے کون بچا سکتا ہو - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبریل نے انکے سینے مین دھکا دیا کہ تلوار انکے ہاتھ گر گئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھالی اور انکے سر کے قریب جاکے کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اب تمکو مجھسے کون بچا سکتا ہو دعثور نے کہا کوئی نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا جب دعثور اٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھسے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہ نسبت تیرے اسکا زیادہ مستحق ہون پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگون نے کہا خدا کی قسم جیسی نادانی تمنے آج کی ایسی ہمنے کبھی نہین دیکھی تم انکے سر پر تلوار لیے کے کھڑے ہو گیے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ مین اپر حملہ نکر سکا اور بعد اسکے قصہ پورا بیان کیا اسکے بعد عثور مسلمان ہو گئے - ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوسعید نقاش نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو حالانکہ یہ واقعہ عورث بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہے - ان دونون نامون مین کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہو انکے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت مین ہو - ابواحمد عسکری نے بھی انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہو اور انھون نے بھی انکا نام دعثور بتایا ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) دغفل (رضی اللہ عنہ)

بن حنظلہ شیبانی - عرب کے نسب کے ماہر تھے - بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے مدوسی ذہلی ہین انسے حسن بصری

اور ابن سیرین نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے - احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ مین دغفل کو صحابی نہین سمجھتا اور بخاری نے کہا ہے کہ دغفل کے متعلق یہ نہین معلوم کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہمین ابوالربیع سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر احمد بن عبدالباقی ابن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے دغفل سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے پینسٹھ برس کی عمر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انھون نے دغفل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے نصاری پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر انکا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اُسنے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفا دیگا تو مین سات روزے اور زیادہ کر دونگا پھر ایک بادشاہ اور اُسکے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اسکے منھ مین درد پیدا ہوا تو اُسنے نذر مانی کہ اگر اللہ اسکو شفا دیگا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دیگا پھر اُسکے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اور اُسنے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نکرینگے اور ہم ربیع کے زمانے مین روزہ رکھا کرینگے چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہوگئے - اور عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور انسے اہل عرب کے حالات اور لوگون کے نسب اور نجوم کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہین پھر ابوسفیان نے کہا کہ ای دغفل یہ باتین تمنے کہان سے یاد کین دغفل نے کہا کہ سمجھدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہے اور مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا پھر معاویہ نے کہا یزید کے پاس جاؤ اور اسکو لوگون کے نسب اور نجوم اور عربیت سکھادو - کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ دغفل بیٹے ہین حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر ابن وائل کے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ لوگون نے انکو شیبانی لکھا ہے اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے ہین انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہین اور انکی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہین انکو ذہلی بھی کہتے ہین اور ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ سدوسی ہین یعنی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو دونون بیٹے ہین شیبان بن ذہل کے پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ سدوسی ہون اور بنی عمرو سے بھی ہون اور حنظلہ جو انکے والد ہین بنی عمرو بن شیبان سے ہون بنی سدوس سے نہون واللہ اعلم - اور ابوعمر نے انکو سدوسی لکھا ہے اور کچھ نہین لکھا - بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ قتال خوارج کے زمانے مین ملک فارس مین ڈوب کے دغرق

(سیدنا) دخشم (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو۔ انصاری۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور انھون نے واقدی کی روایت مین بیان کیا ہے کہ نوفل بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر اور احد اور خندق مین شریک تھے ابوعمر نے انکو دو کر دیا ہے حالانکہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) دکین (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خثعمی۔ بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہین۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے وکیع سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے ہم لوگ چارسو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزین مانگنے لگے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر جاؤ اور انکو دیدو حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ میرے پاس صرف اسی قدر ہے جو مجھکو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہوسکے آپنے فرمایا جاؤ اور ان لوگون کو دیدو پس حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ مینے سنا اور مین تابعدار ہون وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ چلے پس وہ ہمین ایک کوٹھے پر لے گئے حضرت عمر نے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اس کوٹھے مین چھوہارے بھرے ہوے تھے جیسے کوئی چیز تہ بتہ جمائی گئی ہو حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کرو پس ہم مین سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جسقدر اسنے چاہا لیا پھر سب سے آخر مین مین گیا تو مینے دیکھا کہ وہ چھوہارے اسی طرح بھرے ہوے ہین گویا ہمنے اسمین سے ایک چھوہارا بھی کم نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دلجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ انکی حدیث مسیب بن واضح نے ابن مبارک سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابو تمیمہ سے انھون نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبا[1] اور حنتم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا مینے کہا ہان مین اسکا گواہ ہون۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انھون نے تیمی سے انھون نے ابو تمیمہ سے انھون نے دلجہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح یحیی قطان وغیرہ نے

[1] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے انکے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف مین شراب کا استعمال ہوا کرتا تھا ۱۲-

تیمی سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) دلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان مین صحابہ کے ضمن مین کیا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابوالخیر سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص سے جسکا نام دلیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سکرکہ[1] کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہو جو گیہون سے بنائی جاتی ہو حضرت نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہو اور ابن اسحاق اور عبد الحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہو اور ان دونون نے کہا ہو کہ انکا صحیح نام دیلم ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) دہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم بن مالک بن امیہ بن نقطہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی۔ اسلمی۔ والد ہین نصر بن دہر کے یہ دونون صحابی ہین۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) دَوْس (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر اُس حدیث مین ہو جسکو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ مین تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور مینے تمھارے پاس دوس غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہو اور انکو حکم دیا ہو کہ وہ جھنڈا لیکے تمھارے سامنے رہین اور خالد بن ولید کو بھی تمھارے پاس بھیجا ہو تاکہ تم روانہ ہو جاؤ اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہو اور اسمین دوس کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین دوس کو نہین جانتے اسمین بعض لوگون سے وہم ہو گیا ہو وہ سمجھے ہین کہ دوس کسی شخص کا نام ہو حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہو لہذا انھون نے انکو اُن لوگون کے ذیل مین ذکر کیا جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔

(سیدنا) دَوْمی (رضی اللہ عنہ)

دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہین قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے حضرت نے انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے

---

[1] بعض لوگ کہتے ہین کہ سکرکہ حبشہ کی شراب کو کہتے ہین ۱۲

جسقدر لوگون نے آپسے بیعت کی تھی انپر انکو سردار بنادیا تھا انکا ذکر ابن منده اور ابو نعیم نے جمہرہ سے نقل کیا ہی انکا نسب وہی ہی جو قبیلۂ قضاعہ کا ہے -

(سیدنا) دیلم (رضی اللہ عنہ)

ابن فیروز حمیری جیشانی - بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہی اور دیلم انکا لقب ہی اور یہ فیروز بیٹے ہین ہوسع بن سعد بن ذی جیات بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن خیران کے اور خیران کا نام جیشان بن وائل بن رعین رعینی ہی - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بیٹے ہین ہوشع بن سعد بن ذی خباب بن مسعود بن غن کے اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہین اور بعض لوگ عین کے ساتھ - یہ پہلے شخص ہین جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے - فتح مصر مین شریک تھے - یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہی اور انھون نے انکا نسب رعین تک پہونچایا ہی - انسے انکے دونون بیٹون ضحاک اور عبد اللہ اور ابو الخیر مرثد ابن عبد اللہ وغیرہم نے روایت کی ہی - یہ اُن لوگون مین تھے جنسے اسود عنسی کذاب کے قتل مین یمن مین بہت کارنمایان ظاہر ہوے اور انھین نے اُسکو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اسکا سر لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے تھے - ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن محمد نے ضمرہ سے انھون نے یحیی بن ابی عمرو شیبانی سے انھون نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہین کہ ہم کون ہین اور کہان آئے ہین اور کسکے پاس آئے ہین آپ نے فرمایا ہان مین جانتا ہون تم اللہ اور اُسکے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے یہان انگور بہت پیدا ہوتے ہین ہم انکو کیا کرین آپ نے فرمایا تم انکو خشک کرکے زبیب بنالو ہم لوگون نے کہا پھر زبیب کو کیا کرین آپنے فرمایا اسکو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح کے وقت پی لو اور مشک مین بھگوؤ مٹکون مین نہ بھگوؤ کیونکہ مٹکے مین بھگونے سے اگر زیادہ دیر تک بھیگتا رہیگا تو سرکہ بن جائیگا - فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہی اور ابو الخیر نے ابو خراش رعینی سے انھون نے دیلمی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح مین دو بہنین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ ان مین سے ایک کو طلاق دیدو - انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ دیلم حمیری جیشانی بیٹے ہین ابو دیلم کے بعض لوگ انکو دیلم بن فیروز کہتے ہین اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہین یہ حمیر بن سبا کے

اور لاوے ہین صحابی ہین مصر مین رہتے تھے انسے صرف ایک حدیث پینے کی چیزون کی بابت مروی ہے۔ انسے اہل مصر نے روایت کی ہے۔ جمین عبد الوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے عبدہ سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے انھون نے دیلم حمیری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ یا رسول اللہ مین ایک سرد ملک مین رہتا ہون اور بہت محنت کے کام کرتا ہون ہم لوگ گیہون کی شراب بناتے ہین اور محنت کے کام کرنے کیواسطے اُس سے قوت حاصل کرتے ہین اور برودت کو بھی دفع کرتے ہین حضرت نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا تو اس سے بچو مینے کہا کہ لوگ اسکو نہ چھوڑینگے آپنے فرمایا کہ اگر لوگ اسکو نہ چھوڑین تو اُنسے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہین مگر یہ صحیح نہین ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہا ہے کہ اسود کذاب کو انھین نے قتل کیا ہے یہ غلط ہے اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس سے تھے اہل عرب مین سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض الموت مین مبتلا تھے آپنے لوگون کو اسکی خبر دی پھر اُسکی خوشخبری مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت تھی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

(سیدنا) دیلمی (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے انکا ذکر کیا ہے یہ دیلم مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہے اور اکثر حدیث مین اسی طرح آتا ہے۔ یہ عبارت ابو موسی کی ہے اسمین استدراک کچھ بھی نہین ہے کیونکہ ابن مندہ نے بھی انکو اسی طرح کیا ہے جو اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ والد ہین عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحیی بن معین نے انکا نام دینار بتایا ہے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام قیس خطمی ہے۔ انکی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا دینار سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا نماز مین قے۔ نکسیر۔ چھینک۔ نیند۔ حیض۔ جمھائی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث جو مستحاضہ کے بارے مین مروی ہے اسکو لوگ ضعیف کہتے ہین اور انکی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے مین ہے اسکی سند صحیح نہین

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عمرو بن دینار کے - ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی۔

حرف الذال المعجمۃ

(سیدنا) ذابل (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عمرو سدوسی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے - انکی حدیث انکی بیٹی جمیعہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد مین بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضلہ بن بہدلہ ثقفی آپکے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ذباب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن طلال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ - ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور ابو عبداللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ مین انکو ذکر کیا ہو یحیی بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابو خیثمہ یعنی عبدالرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیرہ کا ایک بت تھا جسکو لوگ فراض کہتے تھے لوگ اسکی تعظیم کیا کرتے تھے مین بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشیرہ مین سے تھے کہ جنکا نام ابن رقیبہ یا ابن وقشہ تھا عبدالرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھسے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا ابن وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہو - تے تھے انکی خبر ابن رقیبہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اُسنے کوئی خبر ابن رقیبہ سے بیان کی ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکۃ فلا یجاب مینے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہو ابن رقیبہ نے کہا مین نہین جانتا مجھسے ایسا ہی بیان کیا گیا ہو پھر تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور مین اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جا کے مینے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے مین چند اشعار بھی کہے تھے

تبعت رسول اللہ اذ جاء بالہدی ؎ وخلفت فراضا بدار ہوان
شددت علیہ شدۃ فکسرتہ ؎ کأن لم یکن والدہر ذو حدثان

؎ ترجمہ اے ذباب اے ذباب ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ مین دعوت دین کر رہے مگر انکی بات نہین مانی جاتی ۱۲ ؎ ترجمہ مینے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے اور بت فراض نامی بت کو ذلت کے مقام مین چھوڑ دیا مینے اسپر حملہ کی اور اسکو توڑ ڈالا گویا کہ وہ تھا ہی نہین اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہو ۱۲

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) ذرع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو طلحہ خولانی - طبرانی نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو - حماد بن سلمہ نے ابو سنان یعنے عیسی سے انھون نے ابو طلحہ خولانی سے جنکا نام ذرع تھا روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (عنقریب) لشکر (اسلام) کے چار حصہ ہو جائینگے پس تم لوگ ملک شام مین چلے جانا اسلیے کہ اللہ نے میرے لیے شام مین ذمہ داری کر لی ہو - ابو احمد حاکم نے کہا ہو کہ ابو طلحہ خولانی ان لوگون مین ہین جنکا نام مشہور نہین وہ تابعی ہین اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ذفافہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر ثعلبہ بن عبد الرحمن کی حدیث مین ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ دونون صحابی ہین ہمنے انکو ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام مین ذکر کیا ہو مگر اور لوگون نے انکو ذکر نہین کیا -

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین - بنی امیہ کے غلام تھے - انکی حدیث عبد الرزاق کے پاس ہو انھون نے عمر بن حوشب سے انھون نے اسمعیل بن امیہ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جسکو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اسکا کچھ حصہ آزاد اور ایک حدیث انھون نے مرفوعا روایت کی ہو - ابو عمر نے کہا ہو مین سمجھتا ہون کہ یہ وہی ہین جنسے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کوئی نیک کام کرتا ہون اور لوگون کو اسکی خبر ہو جاتی ہو تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہو آپنے فرمایا تمکو دوہرا ثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہرا عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین اور بعض لوگ مہران کہتے ہین - عطاء بن سائب نے کہا ہو کہ مین ابو جعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انھون نے کہا مین تمھین ایک خاتون کا پتہ دیتا ہون جو ہمارے ہی خاندان سے یعنے علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا انھون نے کہا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جنکا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہو اور نہ میرے اہلبیت کے لیے اور بیشک قوم کا غلام بھی انھین مین سے

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ کنیت انکی ابوالسبع ہے انکا تذکرہ انشاء اللہ کنیت کے باب مین کیا جائیگا بیعت عقبہ اولی وثانیہ مین شریک تھے۔ پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اُسوقت آپ مکہ ہی مین تھے انکو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے۔ انکو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر حکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اُسکے پیر مین تلوار ماری اُسکا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اسکو مار ڈالا واقدی نے عبدالرحمن بن عبدالعزیز سے انھون نے خبیب بن عبدالرحمن انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونون عتبہ بن ربیعہ کے پاس جارہے تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپ نے اُنپر اسلام کو پیش کیا اور اُنکو قرآن پڑھ کے سنایا یہ دونون مسلمان ہوگئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اُسکے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہین جو مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔ بنی نضیر مین سے ہین۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابولیلی اور عبداللہ ابن مغفل سے ملے یہ دونون رو رہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونون کیون روتے ہو انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جہاد مین جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپکے پاس ہمنے کوئی سواری نہ دیکھی جسپر آپ ہمین سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اسقدر (سرمایہ) نہین ہے کہ ہم (اپنے صرف سے) آپکے ساتھ جا سکین یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونون کو ایک اونٹ دیا اور بہت سے چھوہارے زاد راہ کے لیے دیے۔ انکا تذکرہ ابوعلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس انکا صحابی ہونا ثابت ہوگیا)

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے مولی ہین۔ ہمین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے حرام بن عثمان سے انھون نے محمود بن عبدالرحمن بن عمرو بن جموح سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گاے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اسپر سوار ہون وہ گاے بھاگی اور اُسنے ہمین سوار نہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جسکا نام ذکوان تھا تلوار لیکے ہاتھ مین آیا وہ گاے بھاگ رہی تھی ذکوان نے اُسکی گردن مین تلوار ماری تلوار سے اُسکی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اُسکو ذبح نکرسکے پس ہین اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور ہمنے آپ سے اُس گاے کی کیفیت بیان کی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ۔ ان جانورون مین سے جب کوئی تمھارے قابو سے نکل جائے تو اُسکو اسی طرح روکو جسطرح وحشی جانورون کو روکتے ہو (یعنے شکار کرلو)۔

(سیدنا) ذہین (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظم بن جعیل بن قناث بن قومی بن بقل بن عبدی بن امری عمری۔ مہرہ بن حیدان کی اولاد سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اسلیے حضرت انکی بہت خاطر کرتے تھے یہ سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو حضرت نے انکو سواری دی اور ایک تحریر انکو لکھدی وہ تحریر انکے خاندان مین رہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ امیر ابن ماکولا نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرظم قاف کے ساتھ بھی ہے اور فے کے ساتھ بھی ہے۔ اور قناث قاف اور بے کے ساتھ ہے قاف مفتوح بھی پڑھا گیا ہے اور مکسور بھی پڑھا گیا ہے۔

(سیدنا) ذُوالاُذُنَین (رضی اللہ عنہ)

انکو عبدان نے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہین انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین[۱]۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہین ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر انکو ذوالاذنین کہا تھا ورنہ یہ انکا نام ہے اور نہ لقب ہے

(سیدنا) ذُوالاَصَابِع (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ جہنی کہتے ہین۔ بیت المقدس مین رہتے تھے۔ ہمین عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو صالح یعنے حکم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطا سے انھون نے ابو عمر انسے انھون نے ذوالاصابع سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمنے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اگر اس مصیبت مین

[۱] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا بطور ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت مین بھی جھوٹ نہ بولتے تھے ۱۲

جیلا کیے جائین کہ آپکے بعد زندہ رکھے جائین تو آپ ہمین کہان جانیکا حکم دیتے ہین حضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہو کہ وہان تمھاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد مین آمد رفت کریگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذُوالبِجادَین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عبد اللہ ہو۔ عبدان وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اکثر حدیثون مین اسی طرح آیا ہو انکا نام نہین آتا عبدان نے لکھا ہو کہ انکو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہین کہ جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر جانیکا ارادہ کیا تو انکی والدہ نے ایک بجاد یعنے چادر کے دو ٹکڑے کر دیے تھے انھون نے ایک ٹکڑے کو بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین غزوۂ تبوک کے ایام مین ہوگئی تھی اور انکو رات ہی کے وقت آپنے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف مین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذُوجَدَن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبش سے بہتر آدمی آئے تھے انمین ذوجدن بھی تھے۔ ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو انکا نام ذودجن ہو۔ انشاء اللہ تعالی اپنے مقام مین انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوالجوشن (رضی اللہ عنہ)

ضبابی۔ والد ہین شمر بن ذی الجوشن کے۔ انکے نام مین اختلاف ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین اوس بن اعور جو اوپر گذر چکا اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہو۔ انکا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی ثم الضبابی۔ انکو ذوالجوشن اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکا سینہ اُبھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش کلام تھے نیکوکار تھے۔ انکے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہین جنمین وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انھون نے کہا ہو۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بعد اسکے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جسکا نام قرحا تھا لے گیا مینے عرض کیا کہ یا محمد مین آپکے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہون حضرت نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہین ہے اگر تم چاہو کہ مین اسکے عوض مین تمھین بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہین دیدون تو مین ایسا ہی کرسکتا ذی الجوشن نے

کہا مین وہ زرہ بین ملونگا مجھے اُنکی ضرورت نہین ہو پھر آپنے فرمایا کہ ای ذی الجوشن تم اسلام کیون نہین لاتے تاکہ تم اس امت کے روا سلین مین سے ہو جاؤ ذوالجوشن کہتے تھے مینے کہا مین اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے پوچھا کہ کیون وہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ مینے آپکی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہین حضرت نے فرمایا تمکو انکی لڑائیون کی حالت معلوم ہوئی مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤگے مینے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آجائینگے (یعنے فتح کر لینگے) اور وہان رہنے لگین گے حضرت نے فرمایا اگر تم زندہ رہوگے تو امید ہو کہ یہ بھی دیکھ لوگے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ ای بلال اس شخص کی تھیلیان لے لو اور انمین عجوہ (نامی چھوہارے) بھر دو پس جب مین واپس ہو کر چلا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سوارون مین سے ہین ذوالجوشن کہتے تھے کہ مین اپنے گھر والون کے ساتھ مقام عودہ مین تھا کہ یکایک ایک سوار آیا مینے کہا کہ تو کہان سے آتا ہو اُسنے کہا مکہ سے مینے کہا کیا خبر ہو اُسنے کہا خدا کی قسم محمد وہان غالب آگئے اور وہان مقیم ہین مینے (اپنے دل مین) کہا کہ میری مان مجھے روئے اگر مین اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤن پھر مینے حضرت سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپنے مجھے معافی مین دیدیا بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو اسحاق نے انسے نہین سنا بلکہ انھون نے انکی حدیث انکے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوحوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے مگر آپکو دیکھا نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام مین لکھا ہو۔

ذُوالخُوَیصرہ

تمیمی۔ ہمین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے عبد الرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے اوزاعی سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ اور ضحاک سے انھون نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم مین سے ایک شخص تھے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیے حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون انصاف کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجیے تو مین اس منافق کی گردن ماردون حضرت نے فرمایا نہین اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہین جنکے نماز

روزے کے سامنے نماز پڑھتے اور روزے تو تم حقیر سمجھوگے وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائینگے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے
تو اسکی کانسی کی طرف دیکھو تو اسمیں کچھ نہ دیکھیگا اور اسکے پیکان کو دیکھو تو اسمیں کچھ نہ دیکھیگا اور اسکی لکڑی کو دیکھو تو اسمیں کچھ
نہ دیکھیگا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے گذرا ہے یہ لوگ اسوقت ظاہر ہونگے جب لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہوگا
کی نشانی یہ ہوگی کہ انکے دونوں ہاتھوں میں ایک ہاتھ عورت کے پستان کے مثل یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ
ہلتا ہوگا ابو سعید کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ میں بھی حضرت علی کے ہمراہ تھا جب انہوں نے ان لوگوں سے قتال کیا ان مقتولین میں جستجو کی تو ایک
شخص ایسی صفت کا ملا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے
ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے سنا ہے ہم نے اسحاق غنوی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن حامد
عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ محمد بن محمد بن حسین نے ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے
انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم
کررہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ تمیمی
آئے جنکا نام حرقوص بن زہیر تھا وہی خوارج کی بنیاد ڈالنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ انصاف کیجیے
حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون انصاف کریگا اسکے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا
جو اوپر گذر چکا پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہے ہمنے حرقوص کے
نام میں انکے اکثر حالات گذر چکے۔

(سیدنا) ذوالخویصرہ (رضی اللہ عنہ)

یمانی۔ عمرو بن عبداللہ نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آتے ہوئے
دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکے
تو کہا کہ اللہ تعالی مجھے اور محمد کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کردیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور پائجامہ
کھولکر مسجد میں اسنے پیشاب کردیا لوگ سب چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے منع کیا

شخص ہو جسنے مسجد مین پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھیر جاؤ لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے مسجد مین پیشاب کر دیا ہے آپنے فرمایا نرمی کرو اسکو تعلیم کر دو پھر آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اُسکے پیشاب کرنے کی جگہ پر بہا دے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ذوخیوان (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا عک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو انسے کسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو انکا ایک گاؤن تھا جسمین اُنکے غلام رہتے تھے پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یارسول اللہ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جسمین غلام رہتے ہین لہذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھدیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین تحریر لکھدی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لعک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ ومالہ ورقیقہ فلہ الامان وذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خالد ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ذودجن (رضی اللہ عنہ)

وحشی بن اسحاق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے بہتر آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جنمین ذودجن بھی تھے حضرت نے ان لوگون سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذودھدم نے چند اشعار کہے جو اُنکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئینگے - ان سب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی - انکا شمار اہل حبش مین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ذوجدن بتقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گذر چکا - یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) ذوالزوائد (رضی اللہ عنہ)

جہنی - صحابی ہین - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسنے نماز چاشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے عک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلامون کی بابت سچے ہون تو اُنکے لیے امان ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے ۱۲

یہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ذوالزوائد تھا۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو وادی قری کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تبلیغ کر دی لوگوں نے کہا ہاں خدا کی قسم آپ نے فرمایا کہ اللہ گواہ رہ پھر آپ نے فرمایا کہ جب اہل قریش سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنے والے کون شخص ہیں لوگوں نے کہا کہ ذوالزوائد ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ذوالاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ انکو ابو الزوائد کہتے ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالشمالین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر بن عبد عمرو بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصی ہے۔ بخاری میں خزاعہ اور اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن عمرو بن لوی بن ملکان بن افصی ہے حلیف تھے بنی زہرہ کے بعض لوگوں نے ملکان بن افصی کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ حلیف تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے انکو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نام ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔ اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین ہیں جنکا ذکر نماز کی سہو میں ہوا ہے مگر یہ غلطی ہے ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ بھی شریک تھے جنکا اسلام بدر کے کئی سال بعد ہوا اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو ظلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نام حوشب بن طخمہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگوں نے انکے والد طخمہ بسرہ کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ انکے پاس اور ذوالکلاع کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبد اللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود عنسی سے لڑنے میں یہ مدد دیں یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ ذو ظلیم جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

(سیدنا) ذو عمرو (رضی اللہ عنہ)

یہ اہل یمن مین سے ایک شخص ہین ذو الکلاع کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے یہ دونون مسلمان ہوگئے تھے اور ان دونون کے ساتھ جریر بن عبد اللہ بجلی بھی تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین دونون کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ جریر بھی اُنکے ہمراہ مسلمان ہو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور وہ قاصد جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس بھیجا تھا جریر بن عبد اللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب یہ لوگ اثناے راہ مین تھے تو ذو عمرو نے جریر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی مجھے انکی وفات کا حال معلوم ہوگیا ہو جریر کہتے تھے کہ اُسی حال مین ہمکو کچھ سوار دکھائی دیے ہمنے انسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابو بکر خلیفہ بنائے گئے ہین ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر رہوگے جب تک تمھاری یہ حالت رہیگی کہ جب ایک سردار تمھارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنا لو اور جب تلوار پر نوبت پہونچ جائیگی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤگے جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہین اسی طرح تم بھی خوش ہوگے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہین اسی طرح تم بھی غضبناک ہوگے پھر ذو الکلاع اور ذو عمرو دونون نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہدینا اور اب ہم پھر آئینگے یہ کہکے دونون لوٹ گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو الغُرَّہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ اور بعض لوگ انکو طائی کہتے ہین اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہین۔ انکا نام یعیش ہو ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے ذی غرہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا وہ اکثر سفر مین رہتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ کبھی نماز کا وقت ہمین اونٹون کے باندھنے کی جگہ مین آجاتا ہو تو کیا ہم اس مقام مین نماز پڑھ لین آپنے فرمایا نہین پھر اُسنے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا ہان[1] پھر اُسنے پوچھا کہ کیا ہم بکریون کے باندھنے کی جگہ مین نماز پڑھ لین آپنے فرمایا نہین پھر اُسنے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت

---

[1] حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین اُنکے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہین جاتا ۱۲

کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا نہین- اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہو- ابو نعیم نے کہا ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت براء کے چہرہ مین سپید داغ یا اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اسوجہ سے لوگ انکو ذو الغرہ کہتے تھے- اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہو کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذو الغرہ کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکے چہرہ مین سپید داغ تھا مگر میرے نزدیک اسمین کلام ہو کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے اور نہ ہلالی اور نہ جہنی- اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے یعیش جہنی سے جنکا مشہور نام ذو الغرہ تھا روایت کی ہو کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹون کے باندھنے کے مقامات مین نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انھون نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی- اور اس حدیث کو اعمش نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے براء بن عازب سے روایت کیا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) ذو الغصہ (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حصین بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ ابن جلد بن مالک بن اود دحارثی جنکو لوگ ذو الغصہ کہتے ہین بوجہ ایک گلٹی کے جو انکے حلق مین تھی انکی بات صاف سمجھ مین نہ آتی تھی- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے- انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو- مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو مگر ابن کلبی نے انکا وفد بنکے آنا نہین بیان کیا انھون نے صرف اسقدر لکھا ہو کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے- یحیی بن سعید کی اولاد مین انھین کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنے گلے مین گلٹی) پیدا ہو گیا تھا ہان ابن کلبی نے انکے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہو وہ عنقریب اپنے مقام مین ذکر کیا جائیگا

(سیدنا) ذو قرنات (رضی اللہ عنہ)

انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو- انسے یونس بن میسرہ بن حلبس نے کچھ مقطوع حدیثین روایت کی ہین- انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو-

(سیدنا) ذو الکلاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اسیفع بن ناکور ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ایفع اور بعض لوگ کہتے ہین سمیفع- یہ حمیری ہین کنیت انکی ابو شرحبیل ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو شراحیل- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لے آئے تھے- ابن لہیعہ نے

کعب بن علقمہ سے انھون نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مینے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمھین نہ چھیڑین - یہ اپنی قوم مین رئیس تھے انکی اطاعت کی جاتی تھی - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل مین مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو اور بقول بعض جابر بن عبد اللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہے ذی عمرو کے نام مین یہ قصہ گذر چکا ہے - پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہین مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انھین نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ مین یہ شہید ہوے - بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ انکے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو جب یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے حق مین فرمایا ہے کہ انکو باغی گروہ قتل کریگا (اور عمار حضرت علی کی طرف تھے) تو انھون نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہین تو ان لوگون نے انکو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آجائینگے اور وہ ہماری طرف سے لڑینگے - پھر جب ذوالکلاع شہید ہوگئے اور انکے بعد عمار شہید ہوے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور انکے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگون کو لیکر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اسوجہ سے اختلاف کیا تھا کہ انکے نزدیک ثابت ہوگیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہین - ابو عمر نے کہا ہے مین ذوالکلاع کو صحابی نہین جانتا پس وہ حضرت کی حیات مین اسلام لاچکے تھے اور آپکے تبع تھے - مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین سوا اسکے جو عمر سے اور عوف ابن مالک سے انھون نے روایت کی ہے - جب ذوالکلاع مقتول ہوے تو انکے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا مین خوف کرتا ہون کہ امیر المومنین مجھسے بدگمان ہوجائینگے لہذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب مین ہین حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر مین داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انسے حضرت علی کے لشکر مین سعید بن قیس کے پاس جانیکی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دیدی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے انکو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائین چنانچہ یہ لے آئے - ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حریث بن جابر نے - ابو میسرہ یعنے عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب مین دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوے باغ کی روش پر کھڑے تھے مینے کہا کہ تم تو آپس مین ایک دوسرے سے لڑتے تھے ان لوگون نے کہا ہان مگر ہمنے اللہ کو

بہت وسیع المغفرت پایا مینے پوچھا کہ اہل نہروان یعنے خوارج کا کیا حال ہے تو مجھسے کہا گیا کہ وہ بڑی معصیت میں ہیں ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلامون کے) آزاد کیے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دس ہزار۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذُوالّلحیہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ نام انکا شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ صحابی ہین۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عبیدہ یعنے حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انھون نے ذوالّلحیہ کلابی سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ ہم اس حدیث مین عمل کر رہے ہین کہ نئی باتین ہوا کرتی ہین یا اس حالت مین کہ تمام باتین (روز ازل مین) لکھی جا چکی ہین آپنے فرمایا اس حالت مین کہ لکھی جا چکی ہین انھون نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کرین آپنے فرمایا عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہے جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالّلسانین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام مول بن کنیف ہے۔ بسبب فصیح ہونے کے انکو ذوالّلسانین کہتے تھے (ذوالّلسانین کے معنی دو زبان والے) یہ عبدان کا قول ہے انکا تذکرہ میم کی ردیف مین کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو مخبر (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو ذو مخمر کہتے ہین۔ اوزاعی کے نزدیک انکا نام مخمر ہے۔ بھتیجے ہین نجاشی شاہ حبش کے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ انسے ابوحی موذن نے اور جبیر بن نفیر نے اور عباس بن عبدالرحمن نے اور ابوالزاہریہ نے اور عمرو بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہے۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرائی سے انھون نے ابوحی موذن سے انھون نے ذی مخمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلۂ حمیر مین تھا مگر اب اللہ نے اسکو قریش مین قائم کر دیا ہے۔ ذو مخمر ان لوگون مین سے تھے جو حبش سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ بہتر آدمی تھے۔ ذو مخمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپکی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگون نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین شمار کیا ہے۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی ابن صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن صبح نے ذی مخمر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلکا سا) وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہیں ہوئی) پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انھون نے اذان کہی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی آپ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اسکے آپ نے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپکو نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذومران (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر ہمدانی ہے۔ مجالد نے شعبی سے انھون نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کو اور قبیلۂ ہمدان کے اُن لوگون کو جو مسلمان ہوگئے تھے خط لکھا تھا جسکی ابتدا اسلام علیکم سے تھی پھر انھون نے پورا مضمون خط کا بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے اور سب لوگون نے انکا ذکر عین کی ردیف مین لکھا ہے۔

(سیدنا) ذومناحب (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بہتر آدمی حبش کے آئے تھے منجملہ اُنکے ذو مخمر اور ذو مہدم اور ذو مناخب اور ذو دجن بھی تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی۔ انکا شمار اہل حبش مین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انھون نے انکا نام مناحب لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھون نے منادح لکھا ہے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومنادح (رضی اللہ عنہ)

حبش سے جو بہتر آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے انمین ذو مہدم اور ذو منادح بھی تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکا نام ذو مناحب لکھا ہے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومہدم (رضی اللہ عنہ)

اوپر بیان ہوچکا ہے کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے انمین ذو مہدم اور ذو مخمر اور ذو دجن وغیرہم بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذو مہدم نے کہا؎

علی عہد ذی القرنین کانت سیوفنا صوادم یفلقن الحدید المذکرا وھو ابونا سید الناس کلھم[1]

[1] ترجمہ ذو القرنین کے زمانے مین ہماری تلوارین بہتر تھین کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھین وہ ذو القرنین ہمارے باپ تھے جو سب لوگون کے سردار تھے۔

وجدنا اباناالعذملی المدکرا　فمن کان یعمی عن ابیہ فاننا　وفی زمن[۱] الاحقاف عز و مفخر

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش مین رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذوالیدین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام خرباق تھا قبیلۂ بنی سلیم سے تھے ناحیہ مدینہ مین مقام ذی جشب مین رہتے تھے یہ ذوالشمالین نہین ہین ذوالشمالین خزاعی تھے بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوے تھے ہمنے انکا ذکر لکھا ہے اور ذوالیدین زندہ رہے یہانتک کہ اُنسے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ اُسوقت موجود تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہوگیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے حضرت ابوہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین نماز پڑھائی اور ہم اس حالت مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث اور حضرت ابوہریرہ خیبر کے سال بدر کے بہت دنون بعد اسلام لائے ذوالشمالین اُسوقت نہ تھے زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہین کہ یہ وہی ذوالشمالین ہین جو بدر مین شہید ہوگئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہوگئے تھے۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور مطیر اُسوقت موجود تھے انکے بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تمنے مجھسے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین نے تمکو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تمسے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپنے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز مین قصر ہوگیا مگر ابوبکر و عمر آپکے ہمراہ رہے اور ذوالیدین آپکے پاس پہونچے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے ہین حضرت نے فرمایا نہ نماز مین قصر ہوا ہے اور نہ مین بھولا ہون بعد اسکے آپ ابوبکر و عمر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین ان دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ سچ کہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوے پھر آپنے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اُسکے سجدہ[۲] سہو کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین وہ ذوالشمالین نہین ہین جو بدر مین مقتول

---

[۱] اور زمانہ احقاف مین صاحب عزت و فخر تھے جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپالے (وہ چھپالے) ہمنے تو اپنے باپ کو صاحب سیر اور بہادر پایا ۱۲ [۲] حنفیہ کے نزدیک ایسی حالت مین جبکہ بعد سلام کے باتین کر چکا ہو سجدہ سہو کافی نہین نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہے آخر مین منسوخ ہوگئی تھی ۱۲

ہو گئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد مین اسلام لائے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہین پایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو یزن (رضی اللہ عنہ)

نام انکا مالک بن مرارہ رہاوی۔ انکو زرعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال اور نعمان اور بعض لوگ کہتے ہین رعین اور ہمدان کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگون نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھکے بھیجی تھی اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم وخبر ما قبلکم وانبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ عز وجل قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ واٰتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی وسہم نبیہ وصفیہ وذکر القصۃ بطولہا فی الزکوۃ وغیرہا[1] انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور اسکو عبدان سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) ذواب (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو الفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہین حسن (بصری) نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گذر ہوا اور اسنے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ حضرت انس کہتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہین ہے سلام تو کئی درجہ ثواب لیکر لوٹتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذولہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوقلہ یمانی۔ حافظ ابو ذکریا ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے دادا ابو عبد اللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین سے کچھ لوگ آئے جنمین ایک شخص ذولہ بن عوقلہ یمانی تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انھون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب لوگون سے زیادہ خلق اور خلقت مین

---

[1] ترجمہ۔ اما بعد مین اس اللہ کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین بعد اسکے واضح ہو کہ تمھارا قاصد ہمارے پاس پہونچا جب ہم سرزمین روم (یعنی غزوہ تبوک) سے لوٹے وہ ہمین مدینہ مین ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا وہ اور تمھارے یہان کی خبرین اسنے ہمین پہونچائین اور تمھارے اسلام کی اور مشرکون کے قتل کی خبر دی اور اللہ عز وجل نے اپنی ہدایت سے تمھین راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکو کاری کرو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت مین سے پانچوان حصہ اللہ کا اور اسکے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپنے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا ۱۲

کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ مین اور مجھے اسپر کچھ فخر نہین ذولہ نے عرض کیا کہ آپکے بعد سب سے افضل
کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین گھیرا اور نہ عورتون نے جنا
کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابوبکر صدیق کے ذولہ نے عرض کیا پھر کون آپنے فرمایا عمر بن خطاب
ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا عثمان بن عفانؓ ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انھون نے
ایک حدیث طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت مین بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت مین انکے لیے
کیسے مدارج ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **ذُوَیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہین اسمار کے۔ انکا ذکر خراش کے تذکرہ مین ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **ذُوَیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حلحلہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن
حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ عمرو بن ربیعہ
لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ ذویب بن حلحلہ ہین
اور انھون نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہو کہ اُنکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور رہتے تھے حضرت
اُنھین کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انھین حکم دیتے تھے کہ جب انمین سے کوئی قبل اپنے مقام مین
پہونچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اُسکو قربانی کر دین اور لوگون کو اسکا گوشت دیدین۔ ہمین ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی
نے اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوغسان مسمعی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمین عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے سنان بن سلمہ سے انھون نے ابن
عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انسے ذویب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ
قربانی کے جانور (مکہ) بھیجا کرتے تھے اور فرما دیتے تھے کہ اگر انمین سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہونچنے کے ہلاک
ہونے لگے تو تم اُسکو قربانی کر دو اور اُسکے نعل کو اُسکے خون مین سرخ کر دو اور اُسکے منھ پر بھی اسکا نشان کر دو اور خود
اُسمین سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمھارے ساتھ والون مین سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے مقام قدید مین رہتے تھے مدینہ مین بھی انکا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے
کہا ہو کہ ذویب قبیصہ کے والد صحابی ہین اور انھون نے روایت بھی کی ہو۔ اور ابوحاتم رازی نے ذویب بن حبیب کو

ذویب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد مین سے ایک شخص تھے اسلم
ابن افصیٰ کے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور انکے پاس رہتے تھے انسے ابن عباس نے
روایت کی ہو اُسکے بعد انھون نے کہا ہو کہ ذویب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی بنی قمیر مین سے ایک شخص ہین فتح مکہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذویب کے والد ہین انسے ابن عباس نے روایت کی ہو۔ جس شخص نے ان ذویب کو
دو آدمی بنادیا ہو وہ غلطی پر ہو حق وہی ہو جو ہمنے ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے
جانورون کی بابت یہی روایت کی گئی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا انکا بھی تذکرہ اسکے
باب مین انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثن عنبری۔ کنیت انکی ابو ریح۔ بصرہ مین رہتے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے
عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکے نام مین نون ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکا نام ذویب بن شعثم میم کے
ساتھ ہو انکا مشہور نام کلاح ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا کہ
کلاح آپنے فرمایا کہ تمھارا نام ذویب ہو انکے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہین شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی
بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری انکی اولاد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ انسے انکے بیٹے ردیح نے روایت
کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یارسول اللہ مین ایک غلام اولاد اسمٰعیل مین سے چاہتی ہون انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فئی آئیگی چنانچہ جب قبیلۂ عنبر کی فئی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ انمین سے چار غلام
صبیح او صبیح لے لو اور انمین سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس ہمنے ردیح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے
بیٹے رجب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زبیب کو لے لیا بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سرون پر ہاتھ پھیرا
اور اُنکے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہین جو اہل یمن مین سے اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام
عبداللہ رکھا تھا اسود عنسی نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کے جرم مین آگ مین ڈالدیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی ضرر
انکو نہ پہونچایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہین ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ

مین یہ نہین جانتا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ہان ایک مرسل حدیث مین انکے اسلام کا ذکر کیا گیا ہو اور اس آزمایش کا جسمین اللہ نے انکو مبتلا فرمایا تھا۔ اسکو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہو۔

حرف الراء۔ باب الراء مع الالف

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ انکو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہو اور انکا شمار اہل شام مین ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انھون نے سعید بن ابی عروبہ سے انھون نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے ابوالاشعث صنعانی سے انھون نے راشد بن حبش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس انکی بیماری مین عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت مین شہید کون لوگ ہین سب لوگون نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگون نے انکو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صورت مین تو میری امت مین شہدا بہت کم ہو جائینگے (سنو) قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہو اور طاعون بھی شہادت ہو اور غرق بھی شہادت ہو اور پیٹ کا مرض بھی شہادت ہو اور نفاس بھی شہادت ہو اسکا بچہ اُسے جنت مین لیجائیگا اور اس حدیث مین ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہو کہ جل جانا بھی شہادت ہو اور مرض سل بھی شہادت ہو۔ اس حدیث کو شیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ تابعی ہین شامی ہین۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد ربہ سلمی۔ کنیت انکی ابو اثیلہ۔ مسلم بن حجاج نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو انکا نام پہلے ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا غاوی بن ظالم حضرت نے فرمایا نہین تم راشد بن عبداللہ ہو یہ بنی سلیم کے اُس بت کے خادم تھے جسکا نام سواع تھا۔ انسے انکی اولاد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے وہ بت جسکا نام سواع تھا

معلاۃ مین تھا اور انھون نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنیکا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام راشد رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور بتون کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے مُنھ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے یہ اشعار کہے [۱]

قالت[۱] ہلم الی الحدیث فقلت لا ۔۔۔ یابی علیک اللہ والاسلام

لوما شہدت محمد او قبیلہ ۔۔۔ بالفتح حین تکسر الاصنام

لرایت نور اللہ اضحی ساطعا ۔۔۔ والشرک یغشی وجہہ الاظلام

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دعمی بن ایاد سے ہین ایادی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے انکا نام قرضاب تھا حضرت نے انکا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر مین گذر چکا ہے۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوے یہ اور انکے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمن اور سلمہ سب صحابی ہین۔ ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے محمد بن اسحاق بن یسار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی معتق بیوت کو اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جنمین بن صمہ اور حرام بن ملحان اور عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انھون نے انکے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکے نام مین تصحیف کر دی ہے صحیح نام انکا نافع ہے اس مین کسی کا اختلاف نہین ہے ابن رواحہ نے انھین کے متعلق ایک شعر کہا ہے [۲]

رحم[۲] اللہ نافع بن بدیل ۔۔۔ رحمۃ المبتغی ثواب الجہاد

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس مین ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اسمین وہم ہو گیا ہے۔

---

[۱] ترجمہ میری معشوقہ نے کہا کہ آؤ باتین کرین مینے کہا نہین اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہین اگر تو محمد کو اور انکے اصحاب کو دیکھتی فتح مکہ مین جب انھون نے بتون کو توڑا ہے تو یقیناً تو خدا کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی اور شرک کو دیکھتی کہ اسکے چہرہ کو تاریکیان چھپائے ہوے ہین ۱۲

[۲] ترجمہ۔ اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلبگار پر ہوتی ہے ۱۲۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

مولیٰ ابن بدیل بن ورقا خزاعی کے صحابی ہین۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ جب قبیلۂ خزاعہ کے لوگ مکہ مین داخل ہو تو وہ سب بدیل بن ورقا خزاعی اور انکے ایک غلام کے گھر مین جنکا نام رافع تھا پناہ گزین ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر سلمی۔ انسے انکے بیٹے بشیر نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہو گی جو لوگون کو میدان حشر کی طرف ہانک لیجائیگی وہ آگ وہان مضطرب ہو گی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو البہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث مین ہو کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور انکے شرکا کے غلام تھے ہر شخص نے انکو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوا ایک آدمی کے پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس سے سفارش کرانے کے لیے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا اور آپنے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہون۔ ان رافع کی کنیت ابو البہی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھوہارے کھائے تھے۔ انکا شمار اہل مصر مین ہو۔ بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے یہ بات رافع بن ثابت سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین سے اسمین وہم ہو گیا ہو صحیح نام انکا رُوَیفع بن ثابت ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن جعدبہ انصاری ہین بدری ہین۔ عروہ بن زبیر نے انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہو جو جنگ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الجعد۔ سالم بن ابی الجعد اور انکے بھائیون کے والد ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور لوگون نے

انکو کنیت کے باب مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادی[1] تھے انکا تذکرہ اسلم کے نام مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے انکے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے وفات پائی انکو زہری وغیرہ نے شرکائے بدر مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج ابن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انھون نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابوخدیج۔ انکی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھین انھون نے بدر مین جانے کے لیے اپنے آپکو پیش کیا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن ہونے کے سبب سے انکو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دیدی تھی پس یہ احد مین اور خندق مین اور اکثر مشاہد مین شریک ہوئے احد کے دن ایک تیر انکے چنبر گردن مین لگ گیا تھا انھون نے تیر کو نکال لیا اور گانسی انکی رہگئی وہ تمام عمر ہین نکلی انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مین تمہارے لیے شہادت دونگا۔ انکا زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے مین کھل گیا پس ۷۴ھ مین بعمر ۸۶ سال انکی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عمر اور محمود بن لبید سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد اور عطاء اور شعبی اور انکے پوتے عبایہ بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبدالرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومسلم محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

[1] حادی حدا پڑھنے والے کو کہتے ہین۔ حالت سفر مین اونٹون کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اسیکو حدا کہتے ہین ۱۲

ابو علی حسین بن عیسی ابسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن نمیر اور یعلی بن عبید نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اسمین زیادہ ثواب ہو اور ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن عیاش نے ابو حصین سے انھون نے مجاہد سے انھون نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم مین سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اسکی کچھ پیداوار کے عوض مین یا روپیہ کے عوض مین کسی دوسرے کو دیدیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دیدے یا خود اسکی زراعت کرے۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہو جس طرح ہمنے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہو کہ رافع اپنے چچا سے اسکی روایت کرتے ہین اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہو کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہین۔ جب انکی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمران کے جنازے مین گئے لوگون نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو۔ انکی اولاد مدینہ اور بغداد مین تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور مونچھون کو منڈاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو اور جو حدیث کسب حجام کے بارے مین انسے مروی ہو اسکی اسناد مین غلطی ہو واللہ اعلم۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عکرمہ یعنے ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے طارق بن عبد الرحمن قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار مین گئے اور کہا کہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرما دی ہو جو ہمارے لیے آسان تھی ہمین زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہو اور ہمین یہ حکم دیا ہو کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیون کو کھلا دین اور ہمین لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہو سوا اسکے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکانا سینا یا کاتنا یا نقش بنانا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید اور بعض لوگ کہتے ہین ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ابن اسحاق نے اور واقدی نے اور ابو معشر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ عبد اللہ بن عمارہ نے کہا ہو کہ بنی زعورا مین سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہان سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل مین ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بدر مین سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب مین محمد بن اسحاق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہو۔ انکا ذکر رافع بن یزید کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن عیسی بغدادی نے حمص مین خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبد الرحمن بن جبیر بن زہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی کنیت انکی ابو الحسن ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غلام ہین سعد کے۔ مدینہ مین رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمین ابو حمزہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے انھون نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پروسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان مین تمکو چار ہزار مین دیدونگا حالانکہ اسکے چھ ہزار مجکو ملتے ہین کیونکہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ پروسی اپنے پروس کے مکان کا زیادہ حقدار ہو۔ ابو موسی نے کہا کہ مین رافع غلام سعد کو نہین جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہو کہ شاید یہ حدیث وہی ہو جو ہمین بہت سندون سے سفیان بن عیینہ سے پہونچی ہو کہ انھون نے ابراہیم بن میسرہ سے انھون نے عمرو بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ مین اُنکے ہمراہ چلا پس ابو رافع آئے اور انھوں نے ان سے کہا کہ تم

انکو یعنی سعد کو کیون کہتے کہ مجھسے میرا گھر جو انکے احاطہ کے اندر ہو مول لے لین اور مین چار سو دینار سے زیادہ اسکے نلونگا یا انھون سنے کہا کہ یکمشت لونگا یا کہا کہ بدفعات لونگا ابورافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم مین اس مکان کو پانچسو دینار نقد مین بھی نہ بیچتا اگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پڑوسی اپنے پڑوس والے مکان کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ کنیت انکی ابوالحکم۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ عبدالحمید بن جعفر بن عبدالحکم بن رافع بن سنان کے جدامجد ہین۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انکی بی بی نے اسلام سے انکار کیا اور اُسنے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہذا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہو اسکا دودھ چھوٹ چکا ہو اور رافع نے کہا یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہو (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپنے دونون کے درمیان مین بٹھلایا پھر آپنے فرمایا کہ تم دونون اسکو بلاؤ چنانچہ دونون نے اسکو بلایا لڑکی ماں کیطرف جھکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسکو ہدایت کرپس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی رافع نے اسکو لے لیا اس حدیث کو ثوری نے اور حماد بن زید نے اور یزید بن زریع نے اور ابوعاصم نے اسی طرح روایت کیا ہو اور علی ابن غراب نے اور عیسی بن یونس نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع سے روایت کیا ہو اور ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے میرے والد اور نیز اور کئی لوگون نے بیان کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بتی نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے دادا خود سے روایت کیا ہو خوط کا ذکر ہو چکا ہو یہ وہم ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔ قواقلہ کہتے ہین غنم بن عوف ابن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم کو قوقل کہتے ہین۔ بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین انکا شریک ہونا متفق علیہ ہو جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ احد میں شریک تھے۔ یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے یہ دونون زخمی ہو گئے تھے اور انکے پاس سواری بھی نہ تھی۔ غزوۂ خندق مین شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا یہ ابو عمر کا قول تھا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ رافع بن زید انصاری ہین اور بعض لوگ انکو ابن یزید کہتے ہین اور انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے شرکاے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہو جنکو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہین اور انھون نے عروہ سے شرکاے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان بنی زعورا بن عبدالاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر یا خضیر۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو مگر یہ صحیح نہین ہو صحابہ مین رافع بن ظہیر یا رافع بن خضیر نام کا کوئی شخص نہین ہو ہان صحابہ مین ایک شخص ظہیر بن رافع ہین جو رافع بن خدیج کے چچا تھے انکا تذکرہ انکے نام مین انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ وہ حدیث جسکی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اسکو عبداللہ بن حمران نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن خضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اور انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا ہو کہ اسکو تم خود بولو یا اُسے چھوڑ دو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہو مین نہین سمجھتا کہ یہ غلطی کہان سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہو اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن ہونے کے باعث سے نہین لیا تو رافع ابن ظہیر بن رافع یعنی ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین اجازت دیدی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ انکو ابن مجدع کہتے ہین ابن جذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی ضمری۔ یہ بھائی ہین حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہین ہین یہ دونون بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہین

جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونون غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین بچہ تھا انصار کے درختون پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ یہان ایک لڑکا ہے وہ چھوہارے کے درختون پر ڈھیلے پھینکا کرتا ہے پس لوگ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپنے فرمایا کہ اے لڑکے تو درختون پر ڈھیلے کیون پھینکتا ہے مینے کہا چھوہارے کھانے کے لیے آپنے فرمایا ڈھیلے نہ پھینکا کرو درخت کے نیچے جو گرے ہون اُنکو کھا لیا کرو پھر آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکا پیٹ بھر دے۔ انسے عبد اللہ بن صامت نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت مین کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن کی تلاوت کرینگے مگر قرآن اُنکے حلقوم کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اس طرح نکل جائینگے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے الی آخر الحدیث۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال مزنی۔ یہ اور انکے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونون صحابی ہین دونون بصرہ مین رہتے تھے۔ ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی نے اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی انسے عمرو بن سلیم نے اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہے انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا جبکہ دن چڑھ گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے مینے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور مین لوگون کو چیرتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور مینے اپنا ہاتھ آپکی جوتی اور پیر کے درمیان مین رکھدیا آپنے فرمایا کہ (کیا) رافع (تم ہو) ابتک مجھے اپنے ہاتھ مین آپکے پیرون کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے (یعنے وہ کیفیت ابتک میرے پیش نظر ہے) ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ قطان نے شمعل یعنے ابن عمرو اسیدی سے انھون نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مین اُسوقت مین بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین اس
حدیث کو ابن مہدی اور عبد الصمد نے مشعل سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر عبد الصمد نے اپنی حدیث مین کہا ہے کہ عجوہ اور
صخرہ یا مجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ ابراہیم بن عیلہ نے ابو الزاہر یعنی جدیر بن کعب سے انھون نے رافع بن عمیر سے
روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم
دیا کہ میرے لیے زمین مین ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جسکا حکم انھین دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس
اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ اے داؤد تمنے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد نے کہا ہان اے میرے پروردگار
تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اُس قصہ مین جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اُسکے انھون نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب
قنات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تہائی اسکی گر گئین انھون نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہین ہو سکتا کہ
تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار یہ کیون اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمھارے ہاتھ سے خون
بہت ہوے ہین حضرت داؤد نے کہا کہ اے میرے پروردگار کیا وہ خون تیری محبت مین اور تیری مرضی کے موافق نہین ہوے
اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہان مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہین اور مجھے اُنپر بھی رحم آتا ہے پس یہ بات حضرت داؤد
علیہ السلام پر بہت شاق گذری پس اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہو مین اس گھر کی عمارت تمھارے بیٹے سلیمان کے
ہاتھ پر پوری کرونگا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اُسکی عمارت
تمام ہوگئی تو انھون نے قربانیان کین اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے اُنپر وحی بھیجی کہ مین تمھاری خوشی اپنے گھر کے
بننے سے دیکھ رہا ہون پس اب تم مجھسے (جو چاہو) مانگو مین تمھین دونگا سلیمان علیہ السلام نے کہا مین تجھسے تین باتین مانگتا
ہون ایسا حکم (مجھے سکھا دے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر
کسی کو نملے اور جو شخص اس گھر مین صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہون سے اس طرح نکل جائے جیسے اُسدن تھا
جبکہ اسکی ماں نے اُسکو جنا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتین تو انکو دیدی گئین اور مین امید کرتا ہون کہ تیسری
بات بھی انکی منظور ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ۔ اور بعض لوگ انکو رافع بن عمرو بھی کہتے ہین یہ رافع بیٹے ہین ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے انکا نسب بیان

کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو۔ عمرو کا نام حدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی سنبسی۔ کنیت انکی ابو الحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو اُنکے راہبر یہی تھے خشکی مین انکو پانچ دن مین یہ مسافت قطع کرادی تھی انھین کے حق مین یہ اشعار کہے تھے

اشعار

للہ در رافع انی اہتدی ۔۔۔ فوز من قراقر الی السری
خمسا اذا ما صارہا الجیش بکی ۔۔۔ ما سار من قبلہ انس یری

قبیلۂ طی کے لوگون نے کہا ہے کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی۔ یہ زمانۂ جاہلیت مین ٹھگ تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلۂ طی کے لوگون کا قول ہے کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریان چرا رہے تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت کی رافع نے اُسکے متعلق یہ اشعار کہے تھے اشعار

رعیت الضان احمیہا بکلبی ۔۔۔ من اللعت الخفی وکل ذئب
ولما ان سمعت الذئب نادی ۔۔۔ یبشرنی باحمد من قریب
سعیت الیہ قد شمرت ثوبی ۔۔۔ علی الساقین قاصدہ الرکیب
فالفیت النبی یقول قولا ۔۔۔ صدوقا لیس بالقول الکذوب
فبشرنی بقول الحق حتے ۔۔۔ تبینت الشریعۃ للمنیب
وابصرت الضیاء یضئی حولی ۔۔۔ امامی ان سعیت ومن جنوبی

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل مین شریک تھے اور اسمین حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے اور انکا قصہ مشہور ہے سنہ ۲۳ھ مین حضرت عمر بن خطاب سے پہلے انکی وفات ہوئی۔ انسے طارق بن شہاب نے اور شعبی نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنترہ۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ کے انکا تذکرہ تاریخ مین لکھا ہے اور معرفۃ الصحابہ مین نہین لکھا ہے

---

۱ ترجمہ اللہ رافع کو ثواب دے کہ انھون نے کس طرح رہبری کی قراقر سے سری تک لیگئے پانچ دن مین کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے لگے انسے پہلے کوئی آدمی پاس راہ سے نہین گیا ۱۲ ۔ ۲ ترجمہ مین اپنی بکریان چرا رہا تھا کتے کے ذریعہ سے انکی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے جیسے مینے بھیڑیے کو سنا کہ اُس نے آواز دی اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہان سے قریب ہین پس مین آپ کے پاس بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا مینے نبی کو اس حال مین پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہین جو جھوٹی نہین ہوتی مجھے انھون نے سچی بشارت دی یہانتک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی اور مینے روشنی کو اپنے گرد دیکھا اور جب مین چلتا ہون تو میرے آگے اور میرے پہلو مین ہوتی ہے ۱۲

مین کہتا ہون شاید ابن مندہ نے انکا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین لکھا ہے کیونکہ انھون نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین کہا ہے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام رافع بن عنترہ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنجرہ بعض لوگ انکو عنجدہ کہتے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس سے ہین بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے۔ عنجدہ انکی والدہ کا نام تھا ابن ہشام اور ابن اسحاق کا قول ہے اور انکے والد کا نام عبدالحارث ہے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ انکا نام عامر بن عنجدہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین رافع بن عنترہ ابن اسحاق نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ عبدالملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور حضرت نے انھین ایک تحریر بھی لکھدی تھی کہ انکو کوئی شخص ضرر نہ پہونچانے سوا اسکے کہ یہ خود اپنے آپکو ضرر پہونچالین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی زرقی کنیت انکی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ کنیت انکی ابو رفاعہ ہے۔ سردار تھے عقبی ہین[1] یعنے بیعت عقبہ اولی وثانیہ مین شریک تھے بدری ہین بنی زریق کے سردار تھے۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے شرکاے بدر مین انکو ذکر نہین کیا ہان انکے دونوں بیٹون رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہے لیکن وہ دونون سردار نہ تھے اور سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے کہا ہے کہ رافع بن مالک چھ سردار ون مین تھے اور بارہ مین بھی تھے اور ستر مین بھی تھے احد کے دن شہید ہوے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ چھ سردار تو سب کے سب قتل کر دیے گئے تھے یعنی اسعد اور معاذ بن عفرا قبیلہ خزرج مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ابن اسحاق

[1] مطلب یہ ہے کہ بیعت عقبہ مین جتنے انصار بیعت کو آئے تھے یہ ان سب مین تھے ۱۲

بیان کیا ہی کہ رافع سب سے پہلے شخص ہین جو سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے - اُنسے اُنکے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہو کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ لوگون مین اہل بدر کا کیا مرتبہ ہی حضرت نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگون مین ہین جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر مین شریک تھے (انکا مرتبہ ہم مین ہی) ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلۂ خزرج کے چھ انصار سے مکہ مین ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپکے ہمراہ بیٹھے تو آپنے انھین اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور اُنپر اسلام کو پیش کیا اور انھین قرآن پڑھ کے سنایا اور انھین نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگون مین زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو انھون نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انھین اسلام کی ترغیب دی پس اسلام انمین شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھرون مین سے ایسا نہ تھا جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہوتا ہو یہانتک کہ آیندہ سال موسم حج مین انصار مین سے بارہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقبہ مین (اسی کا نام عقبہ اولی ہی) ملے اور انھون نے آپسے عورتون کی ایسی[1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہی اسکے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اُسمین ستر انصار تھے ان سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حبش اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی حضرت نے ان سب لوگون سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور اُنسے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدون کو پورا کرینگے تو انھین جنت ملے گی اِن لوگون کے سردار رافع بن مالک تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپکے ساتھ مکہ مین رہتے تھے جب سورۂ طہ نازل ہوئی تو اسکو انھون نے لکھا اور اسکو لیکر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھکر سنایا یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ رافع غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ رافع غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ وہ غزوۂ بدر مین نہ تھے اسمین شک نہین کہ ابو عمر نے بواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اور ان دونون کی روایت مین ابن اسحاق نے انکا ذکر شرکاے بدر مین نہین کیا اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو - ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو

---

[1] یعنی بیعت مین عورتون سے جو اقرار لیے جاتے ہین کہ شرک نکرنا زنا نکرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار اُنسے بھی لیے گئے ۱۲

ابن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوۂ بدر مین شریک تھے اور اُنکے علاوہ اور لوگون کا بھی ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہین۔ کنیت انکی ابو مالک ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے ابوحفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہو اور انھون نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک ان چھ سردارون مین بھی تھے اور بارہ سردارون مین بھی تھے اور ستر سردارون مین سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفرا بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویون سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سردارون مین سے تھے اور اُن ستر آدمیون مین سے بھی تھے جو بیعت عقبہ مین شریک ہوے تھے غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے ہان انکے دونون بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے۔ ابوجعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک زرقی جنکی کنیت ابو مالک ہو عقبی تھے سردار تھے احد کے دن شہید ہوے انسے کوئی روایت محفوظ نہین۔ مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو رافع بن مالک وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا مین نہین جانتا کہ ابن مندہ پر یہ بات کیونکر مشتبہ ہوئی شاید انھون نے اس تذکرہ مین دیکھا کہ وہ بدر مین شریک نہ تھے انھون نے انکو دو سمجھ لیا ہو علما نے اس قسم کی باتون مین بہت اختلاف کیا ہو بلکہ ایک ہی شخص کے بارے مین ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہین منجملہ انکے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہو بعض راوی ابن اسحاق سے نقل کرتے ہین کہ بدر مین شریک تھے اور بعض نے نہین نقل کیا اور جسقدر باتین ابوموسی نے اس تذکرہ مین لکھی ہین کہ یہ چھ سردارون مین ہین اور بارہ سردارون مین ہین اور ستر سردارون مین ہین اور یہ کہ یہ زرقی ہین اور نقیب ہین یہ سب باتین پہلے تذکرہ مین گذر چکین اور یہ دونون ایک ہین اسمین کچھ شبہ نہین واللہ اعلم

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم ابن خزرج ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ہشام کلبی نے کہا ہو کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ بدر مین شریک تھے اور اسی دن شہید ہوے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ رافع بن معلی اور اُنکے بھائی ہلال بن معلی بدر مین شریک تھے یہ ابوعمر کا قول ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے اور عروہ نے شہداے بدر کے نامون مین رافع بن معلی بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہو اور ابن شہاب زہری نے

شہداے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلی کا نام لکھا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا خیال ہے کہ انکا نام ابو سعید بن معلیؓ ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ توراۃ مین نازل ہوئی اور نہ انجیل مین ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابو سعید نہین ہین ابو سعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہے ان دونون مین بڑا فرق ہے ابو سعید بن معلی کا نام حارث بن نفیع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو عمر کا کلام ختم ہوگیا - اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین کیا جو بدر مین شہید ہوے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلی بدر مین شہید ہوے تھے اسمین اعتراض ہے کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہین ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہین جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہین ہے کیونکہ زریق بیٹے ہین عبد حارثہ کے ہان اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب مین گذر چکا واللہ اعلم

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلیؓ کنیت انکی ابو سعید - انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام حارث ہے ہمنے انکا تذکرہ حاے مہملہ کی ردیف مین کیا ہے انسے انکے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی انّ الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان الایہ انھون نے اپنی سند سے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمانؓ اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور رافع بن معلی انصاری اور خارجہ بن زید کے حق مین نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابو سعید بن معلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف ہوا مین نماز پڑھ رہا تھا حضرت نے مجھے بلایا جب مین نماز پڑھ چکا تو گیا حضرت نے فرمایا تم فوراً کیون نہ آئے کیا تمنے نہین سنا کہ اللہ فرماتا ہے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور حارث کے نام مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام انکا حارث ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی حدیبیہ مین شریک تھے

۱؎ ترجمہ جو لوگ تم مین جنگ کے دن ہٹ گئے تھے انکو شیطان نے ہٹا دیا تھا اس آیت مین صاف اسکی طرف اشارہ ہو کہ اسمین بعض صحابہ سے لغزش ہوگئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انھین قرآن مین معافی کا پروانہ بھی دیدیا ہے ۱۲ ۲؎ اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تمکو ایسی بات کے لیے بلائین جسمین تمھاری زندگی ہو ۱۲

یہ بھائی ہین جندب بن مکیث کے۔ حجاز مین رہتے تھے۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے عثمان بن زفر سے انھون نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انھون نے رافع بن مکیث سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی بسبب نحوست ہے اس حدیث کو عبدالرزاق نے اور ابن مبارک نے اور ہشام بن یوسف نے اور عبدالمجید بن ابی داؤد نے معمر سے انھون نے عثمان ابن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسکو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے محمد ابن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے چچا ہلال بن رافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلۂ جہینہ سے تھے حدیبیہ مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ احد مین شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ثقفی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ ابوبکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انھون نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔ اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھون نے عبدالرحمن بن یزید بن رافع سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن بن کرز بن زعورا ابن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے رافع بن زید کے بیان مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

باب الراء والباء

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

اسود۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ رنگ انکا سیاہ تھا۔ کبھی کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دربانی

کیا کرتے تھے یہی تھے جنھون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے آپکے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپنے اپنی بی بیون سے علیحدہ ہوکر بالاخانہ مین اقامت فرمائی تھی بلال اور سلمہ بن الاکوع نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے انکا نام رباح تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

بنی جحجبا کے غلام تھے۔ احد مین شریک تھے۔ عروہ نے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ مین انکو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہون۔ جنکا ذکر آگے آئیگا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بھی کہتے ہین مگر ربیع زیادہ مشہور ہو ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ مین سے ہین بصرہ مین رہتے تھے آپ سے انکے بیٹے کے بیٹے مرقع بن صیفی بن رباح نے روایت کی ہو یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ یہود و نصاری کے یہان ایک دن (جسمین وہ خوشی کرتے ہین ہے) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جاتا پس سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح عبداللہ بن اسمعیل بن احمد بن ابی عیسی الجلی الحلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف با ابن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبداللہ بن حصین بن عبدالرحمن صابونی نے شہر حلب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن ابن ابی الزناد نے اپنے والد ابوالزناد سے انھون نے مرقع سے انھون نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر مین خالد ابن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جسکو مقدمہ لشکر مین سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہوکر اُسے دیکھنے لگے اور اُسکے حسن سے تعجب کرتے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیون قتل کی گئی) بعد اسکے آپنے لوگون کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جا کر کہدے کہ عورتون اور بچون اور بوڑھون کو ہرگز قتل نکرین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے - ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھین ہمارا ایک غلام تھا جسکا نام رباح تھا اُسنے (ایک مرتبہ) سجدہ مین پھونکا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای رباح کیا تمھین معلوم نہین کہ جس نے پھونکا اُس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ام سلمہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غلام سے جنکا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ ای رباح سجدے مین اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نکرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنبسہ بن ازہر سے انھون نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبدہ - انسے انکے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہو - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - یہ اہل شام مین سے ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہو اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی اور مینے بعض نسخون مین اس سے زیادہ دیکھا ہو - ابن مندہ نے کہا ہو کہ ہمین حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ادریس بن یونس بن راشد نے عبد الکریم بن مالک جزری سے انھون نے عبدہ بن رباح سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص لوگون سے ملنے کے لیے دربان مقرر کریگا اسکے اور آگ کے درمیان مین حجاب نہوگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن قصیر لخمی - بنی قشیب کے خاندان سے ہین - مصری ہین - موسی بن علی بن رباح کے دادا ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے مین ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بنکے گئے تھے وہ انھین کے یہان مقام برکوت مین جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوے تھے - موسی بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے یہان کیا پیدا ہوا انھون نے کہا کہ عنقریب ہونے چاہتا ہو یا لڑکا یا لڑکی

حضرت نے فرمایا (اچھا بتاؤ) وہ کسکے مشابہ ہوگا انہوں نے کہا یا اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہو تو اللہ تمام اُن لوگوں کی صورتیں جو اُسکے اور آدم کے درمیان میں ہیں حاضر کر دیجاتی ہیں کیا تمنے اس آیت کو نہیں پڑھا فی ای صورۃ ماشاء رکبک[1] اور موسی نے اپنے والد سے انہوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہو جائیگا پس تم وہاں کے منافع حاصل کرنا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن معترف اور طبری نے کہا ہو کہ یہ رباح بیٹے ہیں عمرو بن معترف بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نصر بن کنانہ کے قرشی ہیں فہری ہیں بعض لوگوں کا قول ہو کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ تجارت میں شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہیں غنا[2] نصبین انکو مہارت تھی کسی سفر میں عبدالرحمن کے ساتھ تھے انہوں نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبدالرحمن نے کہا کہ یہ کیا ہے رباح نے کہا اسمیں کچھ حرج نہیں اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہیں اور راستہ کٹ جاتا ہو عبدالرحمن[3] نے کہا اگر تمکو یہی منظور ہو تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انہوں نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ضرار بن خطاب۔ بنی محارب بن فہر میں سے ایک شخص تھے۔

(سیدنا) ربیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ثعلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہو کہ قبیلہ طی سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے انمیں سے ربیس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے انکو حضرت نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا یہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن

---

[1] ترجمہ جس صورت میں چاہا اللہ نے اس نطفہ کو مخلوق کیا ۱۲ [2] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہو ۱۲ [3] حضرت عبدالرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جلیل القدر صحابی ہیں گانے پر انکا متعجب ہونا اسپر دلیل ہو کہ صحابہ اسکو ناجائز جانتے تھے ۱۲

ھیم بن ذہل بن ھنی بن بلی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہین
کہ ربعی بیٹے ہین ابو رافع کے یہ ابو عمر کا اور ابن کلبی کا قول ہے۔ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ربعی بیٹے ہین رافع انصاری کے
بدری ہین اور ان دونون نے کہا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی کے ہمراہ
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے شریک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے۔ کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے
ہین بدری ہین مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے انکی حلف ہے ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم
اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربعی۔ بدری ہین۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہین رافع انصاری کے۔ انھون نے اپنی سند سے ابن شہاب سے
اُن لوگون کے نام مین جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہے۔ اور یونس بن
بکیر نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع
ابن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔
مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے اور انکی تبعیت مین ابو موسی نے اس تذکرہ کو اور اس سے پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونون نے
پہلے نام کا نسب نہین بیان کیا بلکہ یہ کہدیا ہے کہ وہ ربعی بیٹے ہین رافع کے اور عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے
کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونون نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہین اگر وہ دونون نامون کا نسب بیان
کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونون ایک ہین اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہے جسکا ذکر پہلے نام مین ہوا انھون نے
پہلے نام مین تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام مین صرف کنیت لکھی ہے اگر دونون تذکرون کو ملا کے ایک کر دیتے تو
بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائیگا جو ہمنے پہلے تذکرہ مین ابو عمر و بن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لیگا کہ یہ دونون
ایک ہین اور وہ بدری ہین۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری۔ بدر مین شریک تھے اور عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
ربعی بن عمرو بدری شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے ربیع انصاری سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے انکے گھر والے انکے لیے رو رہے تھے اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہین عورتون کو رونے دو ہان جب انتقال ہو جائے اُسوقت چپ ہو جائین - اور موسی بن عبد الملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہو اور انکا نام نہین بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبد الملک سے انھون نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انسے انکی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کج خلقی موجب نحوست ہو اور عورتون کی اطاعت موجب ندامت ہو اور خوش خلقی موجب برکت ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج - جنگ بدر مین شریک تھے - یہ موسی بن عقبہ کا قول ہو انھون نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

جرمی - کنیت انکی ابو سوادہ - سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبد الرحمن جرمی سے انھون نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت نے ہمین کچھ اونٹ دیے جانیکا حکم دیا اور (میرے والد سے) فرمایا کہ تم اپنے بیٹون سے کہو کہ اپنے ناخون ترشوا ڈالا کرین تاکہ جب مویشیون کا دودھ دوہین تو اُنکے تھن زخمی نہون - اس حدیث کو کئی آدمیون نے سلم بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہو اور سوا سلمہ بن رجاء کے کسی نے نہین کہا کہ مین اور میرے والد دونون گئے تھے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو - بعض لوگون نے ان ربیع کا تذکرہ ابو سوادہ کے نام مین لکھا ہو وہ یہی ہین -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عوف بن قتال بن انف الناقہ - انکا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے شاعر تھے اور بڑے نامور شاعرون مین سے تھے - کنیت انکی ابو یزید ہو - یہی ہین جنکو لوگ مخبل سعدی کہتے ہین

ابو علی یعنے زکریا ابن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر مین بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے ہجرت بھی کی ہو انکا خیال ہو کہ یہ بنی شماس بن لدی بن انف الناقہ سے ہین۔ اور ابن درید نے کہا ہو کہ مخبل کا نام ربیعہ ہو واللہ اعلم انکا تذکرہ انھین سے کسی نے نہین لکھا۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ربیع حارثی۔ بنی حارث بن کعب سے ہین۔ انکا نسب ابو عمر نے اسی طرح بیان کیا ہو اور اور لوگون نے کہا ہو کہ یہ ربیع بیٹے ہین زیاد بن انس بن دیان کے۔ انکا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ ابن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابو فراس نے بیان کیا ہو۔ اس نسب کی بنا پر یہ عبد الحجر بن عبد المدان کے چچا کے بیٹے ہونگے اور انکا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہونگے کعب بن مذحج کے۔ ربیع صحابی ہین۔ یہ وہی ہین کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہین ہو اور جب وہ قوم پر حاکم نہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہو لوگون نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہین جانتے حضرت عمر نے کہا ہان تم سچ کہتے ہو۔ بہت نیک اور متواضع تھے انکو حضرت ابو موسی نے جنگ مناذر واقع ۱۷ھ ہجری مین اپنا خلیفہ بنایا تھا اُس جنگ کو انھون نے لڑکر فتح کیا اور کافرون کو قتل کیا اور قید کیا انکے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ مین شہید ہوے۔ حضرت معاویہ نے انکو سجستان کا حاکم بنایا اللہ نے انکو ترک پر غالب کیا اور یہ وہان حاکم رہے یہانتک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہان سے معزول کردیا اور خراسان کا حاکم بنایا انھون نے بلخ مین جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد مین ہوتے تھے تو انکی سواری انکے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ انکا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا۔ مطرف بن شخیر نے اور حفصہ بنت سیرین نے انسے اور انھون نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہو انکی کوئی مُسند حدیث معلوم نہین حسن بصری انکے منشی تھے۔ ابن حبیب نے کہا ہو کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا تھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہو وہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سونے چاندی کو مال غنیمت مین سے علیحدہ کرلو اور اسکے سوا اور چیزون کو تقسیم کردیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حکم سے پہلے مل چکا ہو (لہذا مین امیر المومنین کا حکم نہین مانتا) اور انھون نے لوگون مین اعلان کردیا کہ اپنی غنیمتین لے لو پھر انھون نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانون پر تقسیم کردیا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ انکو موت نصیب کرے

پس ایک ہفتہ بھی نہین گذرا کہ انکی وفات ہوگئی - اوپر بیان ہو چکا ہو کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہو اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہو کہ جب انکو حجر بن عدی کے قتل ہونیکی خبر ملی تو انھون نے کہا کہ اے اللہ اگر ربیع کے لیے تیرے یہان کچھ بھلائی ہو تو اُسے اٹھالے پس یہ اپنے مقام سے اُٹھنے نہین پائے کہ انکی وفات ہوگئی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد - اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ربیعہ بن زید ہو اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہین سلمی ہین - انسے ابو کرز وبرہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ آپ نے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ فلان شخص نہین ہین لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو انکو بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے گئے) تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہو کہ تم راہ سے علیحدہ ہو انھون نے کہا مین غبار سے بچتا ہون آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ یہ غبار جنت[1] کا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی - ثم الظفری - احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب عبسی - عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قارب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے دادا کے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے والد ربیع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ربیع رکھا اور انکو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی - انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب انصاری - یہ وہم ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن النعمان بن یساف - بھائی ہین حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے - احد مین شریک تھے - انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

---

[1] یعنے یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہو لہذا پسندیدہ خدا ہو اور موجب حصول جنت ہو ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ ربیعہ اخرم ثقفی ہین۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے اور نیز اور سندون سے وفود کے ذکر مین روایت کی ہو کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد مین بنی مالک بن حارث مین سے ایک شخص تھے جنکا نام ربیعہ اخرم تھا انکو جذام تھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنیکی نوبت آئی تو حضرت نے انسے فرمایا کہ ہمنے تمسے بیعت کر لی پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہین کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت مین انکی انگلیان کٹ گئی تھین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکثم بن سنجرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہی مگر انھون نے کہا ہو کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن لغیر بن عامر (ہو) کئی صحیح نسخون مین ہمنے ایسا ہی دیکھا ہی۔ کنیت انکی ابویزید بہت پستہ قامت اور کم رو تھے۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا اور موسی بن عقبہ کا قول ہو تیس برس کی عمر مین احد مین شریک ہوے تھے اور خندق اور حدیبیہ مین بھی شریک تھے۔ خیبر مین شریک تھے انکو حارث یہودی نے نطاۃ مین جو خیبر کے قلعون مین سے ایک قلعہ (کا نام) ہو ابن اسحاق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیون مین تھے جو بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابوحفص عمر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابویحیی زعفرانی یعنے جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ربیعہ قریشی نے یحیی بن سعید سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض مین مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گوار اور خوش مزہ ہوتا ہی ابوعمر نے کہا ہو کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہین کیونکہ سعید بن مسیب کے نیچے جسقدر راوی ہین وہ سب غیر معتبر ہین اور ضعیف ہین اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمر کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف جمحی۔ انکی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین عبیداللہ بن احمد نے

ملہ پرہیز آپکا محض امت کی تعلیم کیلیے تھا کہ اگر کسیکو لوگون کیساتھ اختلاط کرنیکے وہ مرض پیدا ہو جائے تو وہ خیال کریگا کہ مریض کے اختلاط کے باعث پیدا ہو گیا ہو حالانکہ شریعت نے اسکی نفی فرمائی ہو ۱۲

علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد
ابن عبداللہ بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی
وہی شخص ہین جو عرفہ (نوین ذیحجہ) کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہو کر بلند آواز سے
چلاتے تھے یہ بلند آواز تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اے لوگو یہ کون مہینا ہی
چنانچہ انھون نے چلا کے کہا لوگون نے جواب دیا ہان (ہم جانتے ہین) یہ ماہ حرام ہی حضرت نے فرمایا (اب یہ چلا کے
کہوکہ) پس اللہ نے تمپر تمھارے خون اور تمھارے مال قیامت تک اسی طرح حرام ہین جس طرح اس مہینے مین او ر
اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنیت انکی ابو اروی۔ دوسی ہین۔ بعض لوگ انکا نام عبید بن حارث کہتے ہین۔ طبرانی نے توانکو اسی باب مین
ذکر کیا ہی۔ ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہی کہ ربیعہ دوسی جو
اپنی کنیت سے مشہور ہین اکابر صحابہ مین سے ہین انسے ابو واقد لیثی نے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہی
کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر ہوگا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت انکی ابو اروی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ غزہ بنت قیس بن طریف ہین۔ طریف حارث بن فہر کے بیٹے تھے یہ ربیعہ ابو سفیان بن حارث
کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہین جنکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت مین جسقدر خون ہوے یا جو فخر و غرور کی باتین تھین وہ سب میرے قدم کے
نیچے ہین (یعنے مین انکو معاف کرتا ہون) اور سب سے پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ بن حارث کا خون ہی اسکا
سبب یہ تھا کہ زمانۂ جاہلیت مین ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کردیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکا نام تمام
تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خون کا قصاص اسلام مین ناجائز کردیا اور ربیعہ کا اسمین کوئی حق نہین قائم کیا
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ربیعہ کے اُس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اسکا نام آدم بتایا ہی اُس نے
غلطی کی ہی یہی ہین جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہی کاش وہ اپنے بال کتروا دیتا اور اپنا
لباس اونچا کر دیتا۔ اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ مین روایت کرتے ہین یہ ربیعہ تجارت مین

حضرت عثمان کے شریک تھے - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے غنیمت سے سو وسق دیے تھے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین منجملہ انکے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگون کا میل ہے - انسے انکے بیٹے عبد المطلب نے روایت کی ہے - ربیعہ کی وفات ۲۳ھ مین بعد خلافت عمر بن خطاب مدینہ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے مین کیا فائدہ تھا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جیش - قبیلۂ احمس سے ہین - یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذی الخلصہ کے گرا دینے کی خبر لے کے آئے تھے - انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بنکے آئے تھے اُنکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ انکو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہین اور بعض لوگ ابو ارطاۃ - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری - فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار - بزرگ آدمی تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم - انکو لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ انکی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام لدغہ تھا حنین مین شریک ہوے اور بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے - یہ ابو عمر کا قول ہے درید بن صمہ کے قاتل یہی ہین - ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکون کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اُسوقت ربیعہ بن رفیع بن وہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پالیا اسکے اونٹ کی نکیل پکڑ لی وہ انکو عورت سمجھتا تھا اسوجہ سے کہ یہ اُسوقت پوشیدہ لباس مین تھے پھر انھون نے اسکے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ اسکو نو عمر لوگ پہچان نہین سکتے - درید نے انسے پوچھا کہ کیا چاہتے ہو ربیعہ نے کہا مین تجھے قتل کرونگا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا مین ربیعہ بن رفیع سلمی ہون

بعد اسکے انھون نے اپنی تلوار سے اُسکو مارا اگر وہ کارگر نہوئی تو درید نے کہا کہ تیری مان نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیے لے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیون سے اوپر اور دماغ سے نیچے مارمین لوگون کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی مان کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ مینے درید بن صمہ کو قتل کیا ہو کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہین کہ تیرے خاندان کی عورتین اسکے بارے مین ممانعت کرتی تھین پھر انھون نے اسکو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب مین نے اسکو قتل کیا تو اسکا بدن کھل گیا دیکھا تو اُسکے سرین اور دونون رانین کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھین انپر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی مان کے پاس لوٹ کر آئے اور انسے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انھون نے کہا درید نے تمھاری ماؤن کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا شاید انھون نے انکو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جنکا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہین یا انکو اس تذکرہ پر واقفیت نہین ہوئی۔ ابو عمر نے انکا نسب ثعلبہ تک پہونچایا ہو اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے نقل منقول ہو مگر ان دونون نے کہا ہو کہ یہ ربیع بیٹے ہین ربیعہ بن رفیع بن اہبان کے یہ وہی ہین جنھون نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے انکی والدہ کا نام دغنہ کہا ہو اور اور لوگ لدغہ کہتے ہین ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ کی حدیث مین انکا ذکر ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمعیل مین سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہو حضرت نے فرمایا بنی عمرو کے قیدی میرے پاس آئینگے ہین تکو انمین سے ایک شخص دیدونگا تم اُسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے جنمین ربیعہ بن رفیع اور سبرہ بن عمرو بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا نام ربیعہ بن رفیع ہو انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہو۔ اگر ابو موسی یہ کہتے کہ انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہو تو یہ گمان ہوتا کہ انھون نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہو کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہو ان دونون نے انھین ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہو پس ابو موسی نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جسکو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جسکو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ انکا نسب انمین سے کسی نے نہین بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان مین فرق معلوم ہو جاتا اور ہم انکا نسب ذکر کرتے ہین۔ یہ ربیعہ بیٹے ہین رفیع بن سلمہ بن

مخلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ انکو ابن حبیب نے اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہو اور ان دونون نے کہا ہو کہ ربیعہ بھی ان لوگون مین سے ایک تھے جو حجرون[۱] کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہو اور کہا ہو کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ مین ہو انھین کی طرف منسوب کر کے رقیعی کہا جاتا ہو واللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواد عنسی۔ عبد العزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ربیعہ بن رواد عنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے حضرت نے انھین بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انھون نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انھون نے کلمہ طیبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو خدا کی قسم آپکے اختیار مین نہین ہو رہا خوف تو اسکی بھی کوئی وجہ نہین ہو کیونکہ خدا کی قسم ہم ایسے شہر مین رہتے ہین جہان آپکا لشکر نہین پہونچ سکتا بلکہ مجھے خوف (آخرت) دلایا گیا لہذا مین خائف ہو گیا اور مجھسے کہا گیا کہ ایمان لا مین ایمان لے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ عنس مین بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہین پھر انھون نے وہان قیام کیا اور برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو (اثنائے راہ مین) اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گانون والون کے پاس چلے جانا چنانچہ انکو کچھ آثار معلوم ہوے تو یہ ایک گانون والون کے پاس چلے گئے وہین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن روح عنسی مدنی۔ انسے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو میرا خیال یہ ہو کہ یہ وہ نہین ہین جنکا ذکر گذر چکا کیونکہ انسے محمد مدنی نے روایت کی ہو اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین چلے گئے تھے اور اثنائے راہ مین انکی وفات ہو گئی تھی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ربیع ہو انھون نے روایت کی ہو کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند مین گفتگو ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو

[۱] کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجرون مین ہوتے تھے حجرون کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار نہ کرتے تھے کہ حضرت خود ہی باہر تشریف لائینگے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالی نے منع فرمایا۔ [illegible] نازل فرمائی۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لایعقلون یعنی بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کو حجرون کے پیچھے سے آواز دیتے ہین ان مین اکثر بے عقل ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اسلمی۔ کنیت انکی ابو فراس۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ اور انھون نے کہا ہے کہ مین انکو صحابی سمجھتا ہون حجازی ہین

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین کنیت انکی ابو رویحہ قرعی۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہے انسے انکے بیٹے عبد الجبار نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ مجھسے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ انکا ذکر مجمل نے ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے پس انھون نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کر لیا ہے اور نہ اسمین کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ یہ کیون آیا اسوجہ سے کہ انکی نقل پر ابو نعیم کو اعتماد نہین یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ (حدیث) ہین ابو نعیم نے بھی اپنی کتابون مین کئی جگہ انکا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ربیعہ نے مصر مین کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کیطرف سے یکون کے حاکم تھے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن بجاد۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جنکو لوگ اسدی بھی کہتے ہین اور بعض لوگ انکو دیلی کہتے ہین یعنی ربیعہ بن عباد کے خاندان سے ہمین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن مبارک نے یحیی بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انھون نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یاذا الجلال والاکرام کا ورد رکھا کرو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ اور بعض لوگ کہتے ہین خود انھین کا نام عباد ہے اور بعض لوگ کہتے ہین عباد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے یہ بنی دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہین مدنی ہین۔ انسے ابن منکدر نے اور ابو الزناد نے اور [illegible]

اسلم نے روایت کی ہے۔ ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالعزیز یعنے ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب
سے انھون نے سعید بن خالد قارظی سے انھون نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے ابولہب کو
عکاظ (نام بازار مدینہ) مین دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جارہا تھا کہ اے لوگو یہ شخص
گمراہ ہوگیا ہے کہین تمکو تمھارے باپ دادا کے معبودون سے گمراہ نکردے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے
بھاگتے تھے وہ آپکے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اُسوقت لڑکے تھے گویا مین اب بھی
اُس واقعہ کو دیکھ رہا ہون ایک شخص تھے جو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے انکے گیسو دراز تھے سب لوگون سے زیادہ گورے اور سب سے
زیادہ جمیل تھے مینے کہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ مینے کہا وہ کون شخص ہے جو انکو پتھر مار رہا ہے لوگون نے کہا
انکا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد کے تلفظ مین تین
قسم کے اقوال لکھے ہین اور ابوعمر نے صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید بار لکھا ہے اور ابن ماکولا نے توکسرہ کے
سوا کچھ نہین لکھا اور کہا ہے کہ مدینہ مین بعہد ولید بن عبدالملک انکی وفات ہوئی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سید بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث
ابن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہین جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے مین بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرزمین
غطفان مین لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی
تیمی۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوچکے تھے انھون نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے۔ انکا شمار تابعین کے اعلی طبقہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے۔ انکی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہے
کہ انھون نے کہا ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منی مین مسجد خیف مین نماز پڑھائی بعد اسکے خطبہ پڑھا
اپنی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اُس مرد کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سنکر یاد رکھے اور اُسکو اُن لوگون تک

پہونچا دنے جنھون نے نہین سنا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی- مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہین انکے اور حبیب اور مسعود اور عبد یالیل کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤس اموالکم انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی- بنی نجار کے حلیف تھے- غسانی نے انکا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہانتک یاد ہے ودیعہ ہے شاید یہ اُنکے بھائی ہون واللہ علم-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیدان کندی- بعض لوگ انکو حضرمی کہتے ہین- انھین نے امرءالقیس سے انکی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا- علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا امرءالقیس نے اور ربیعہ بن عیدان نے باہم ایک زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عیدان بفتح عین وسکون یاے تحتانیہ ہے اور عبد الغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین و باے موحدہ- ان لوگون نے انکا نسب نہین بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہین عیدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے فتح مصر مین شریک تھے صحابی ہین یہ ابو یونس کا قول ہے-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انعار- بعض لوگ انکو ربیعہ بن عمرو کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہین شمار انکا اہل شام مین ہے- انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے- دادا ہین ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے- حضرت معاویہ کے زمانے مین لوگون کو فتوی دیا کرتے تھے فقیہ تھے اِنسے عطیہ بن قیس نے اور حارث بن یزید نے اور علی بن رباح نے اور بشیر بن کعب نے اور اِنکے بیٹے الغاز بن ربیعہ نے روایت کی ہے- ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انھون نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال مین سب سے بہتر عمل نماز ہے مرج راہط کے واقعہ مین مقتول ہوے ۶۴ھ مین مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان مین سفیر تھے- ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہین مگر وہ صحابی نہین ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس - انسے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہو انکا شمار اہل مصر مین ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ صحابہ مین سے ہین انکی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہو انھون نے بکر بن سوادہ سے انھون نے زیاد بن نعیم سے انھون نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (آیندہ زمانے مین) ایک قبیلہ چلیگا اور ایسے مکان مین پہونچیگا جسکی اہل عجم تعظیم کرتے ہین پھر وہ اسکا مال لے لینگے اُسکے بعد اہل افریقہ تم پر تاخت کرینگے یہانتک کہ اُنکی تلوارین نیل مین اتر ینگی (یعنے مصر پر وہ تاخت کرینگے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری - احد کے دن شہید ہوے - یہ عروہ کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ بنی معاویہ ابن عوف سے ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

قرشی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انکی حدیث عطا بن سائب نے ابن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین مشرکون کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی مینے آپکو عرفات مین اُسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالے نے آپ کو یہ توفیق دیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عدوانی - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین کیا ہو جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے - یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن یعمر کنیت انکی ابو فراس اسلمی ہین - انکا شمار اہل حجاز مین ہو - انسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن عمرو اسلمی نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہو - ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نے اور اسمعیل بن عبید اللہ اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نضر بن شمیل نے اور وہب بن جریر نے اور ابو عامر عقدی نے اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپکو وضو کیلیے پانی دیا کرتا تھا مین آپکو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔ انھین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ جنت مین آپ مجھے اپنے ساتھ رکھیے گا اور حضرت نے انسے فرمایا تھا کہ اس بات مین کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔ اہل صُفّہ مین سے تھے سفر اور حضر مین حضرت کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہین۔ آپکے بعد بھی انکی عمر بہت ہوئی یہانتک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ مین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ انکی حدیث ابو مسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انھون نے سعید بن جشم ہلالی سے انھون نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ سنن کشی مین ایسا ہی لکھا ہو۔ اس حدیث کو یحیی حمانی نے سعید سے انھون نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتی تھین میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا۔ اس حدیث کو کئی راویون نے سعید سے اسی طرح روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ ابو الحسن عسکری نے انکو افراد مین ذکر کیا ہو۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو اسنے حضرت سے ایک گھوڑا مانگا آپنے اُسے دیدیا تو کچھ لوگون نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپکا دشمن (آپنے اُسے کیون دیا) حضرت نے فرمایا عنقریب اُسے مرد مسلم لے لیگا چنانچہ مینے جنگ واشن کے دن اُسے غنیمت مین لے لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہین۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لمیعہ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انسے انکے بیٹے فہد نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپکو دی

آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی (جسکا عنوان یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم لربیعۃ بن کعبۃ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو اسید۔ انصاری ساعدی ہیں۔ ابن اسحاق نے محمد بن خالد انصاری سے انھون نے ابو اسید سے جنکا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد (جنۃ البقیع) مین تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوے بیٹھا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہو کچھ کھانیکو مانگتا ہو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپکی راے ہو آپنے فرمایا پورے گلہ سے دس لوگون نے کہا یارسول اللہ یہ بہت ہو پس اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو اسنے چھین لیا کر۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس حدیث مین انکا نام ربیعہ بتایا گیا ہو مگر مشہور نام انکا مالک بن ربیعہ ہو۔ لوگون نے انکا تذکرہ میم کی ردیف مین کیا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ حبیب کے بھائی ہین اسید بن ابی ایاس کے نام مین انکا تذکرہ کیا گیا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ انکی حدیث مین اعتراض ہو۔ انکی حدیث حسن نے ابان سے انھون نے انس بن مالک سے انھون نے ربیعہ بن وقاص سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا تین مقامات ایسے ہین کہ انمین دعا رد نہین ہوتی جو شخص جنگل مین ہو جہان اسکو کوئی نہ[1] دیکھتا ہو وہان وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتون سے فرماتا ہو کہ مین اپنے اس بندے کو دیکھتا ہون کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ اُسکا کوئی پروردگار ہو پس دیکھو[2] یہ کیا مانگتا ہو فرشتے کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار تیری رضامندی اور تیری مغفرت مانگتا ہو اللہ فرماتا ہو گواہ رہو مینے اسے بخشدیا اور دوسرا وہ شخص جسکے ساتھ ایک گروہ ہو اور اسکے ساتھ والے (میدان جنگ مین اُسے تنہا چھوڑکر) بھاگ جائین اور وہ اپنی جگہ قائم رہے تو اللہ فرشتون سے فرماتا ہو کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہو فرشتے کہتے ہین کہ اے میرے پروردگار یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہو تیری رضامندی چاہتا ہو اللہ فرماتا ہو کہ گواہ رہو مینے اُسے بخشدیا اور تیسرا وہ شخص جو آخر شب مین اُٹھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اللہ فرشتون سے فرماتا ہو کہ گواہ رہو مینے اسے بخشدیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] اسی سے اور نیز بہت سی حدیثون سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہو ۱۲

[2] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اُسکا یہ مطلب نہین ہوتا کہ معاذ اللہ وہ اس بات سے ناواقف ہی ۱۲

باب الراء والجیم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس - صحابہ کے بعض تذکرہ نویسون نے انکا ذکر لکھا ہو - انکی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن جبلہ نے ام بلج سے انھون نے ام جلاس سے انھون نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا آپنے فرمایا ابوبکر - یہ سند ضعیف ہو ایسی سندون کا اعتبار نہین کیا جاتا - انکا تذکرہ ابو عمر نے یہان لکھا ہو او انھون نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہو ان دونون مین سے ایک وہم ہو واللہ اعلم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

غنوی - صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے جنگ جمل مین انکا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا انسے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہو اُسنے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث صحیح نہین - انسے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہو مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہو اور ان دونون نے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفا نہ طلب کرے اللہ اسکو شفا نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ رجاء ایک عورت تھین صحابیہ تھین -

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو یزید - ان سے انکے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تھوڑی سی فقہ[1] بہت سی عبادت سے افضل ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

باب الراء والحاء والخاء

(سیدنا) رُخَیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حر یہ غفاری ہے - ایماء کے والد ہین اور خفاف بن ایماء کے دادا ہین ہمنے ان دونون کو ذکر کیا ہو - مقام غیقہ مین جو بنی غفار کی زمین مین ہو رہتے تھے بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بھی صحابی ہین اور انکے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رخیصہ بھی

[1] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہادیہ ہے کہ کتاب و سنت کے معانی سمجھ سکے اور آئندہ مسائل نکال سکے ۱۲

صحابی ہین ۔ انکا تذکرہ غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) رُحَیل (رضی اللہ عنہ)

جُعفی ۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہین ۔ انکی حدیث ابو جعفر سے اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہین مروی ہو وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے یہ اسوقت پہونچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھون سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے ۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انھون نے اسعر سے بھی روایت کیا ہو ۔ اور انھون نے کہا ہو کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہان آکے رہے تھے اور رحیل حضرت بلال کے یہان ۔

(سیدنا) رُخَیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی ۔ بدر مین شریک تھے ۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو عمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہو کہ ابن اسحاق نے انکا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہو اور ابن اسحاق نے رحیلہ حائے مہملہ کے ساتھ کہا ہو اور ابن عقبہ نے کہا ہو کہ رخیلہ خائے منقوطہ کے ساتھ ہو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہو اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہو اور ابو نعیم نے جیم کی ردیف مین انکا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہو وہ بھی ہین ہمنے ان دونون کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا والحمد للہ رب العالمین ۔

باب الراء والدال

(سیدنا) رَدِیح (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف بن حارث تیمی عنبری ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے ۔ انکے بیٹے عبد اللہ بن ردیح نے اپنے والد ردیح سے انھون نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مین اولاد اسمٰعیل مین سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہون پس جب قبیلۂ عنبر کی قید آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہان ہین سے چار غلامون کو لے لو چنانچہ انھون نے میرے دادا ردیح اور میرے چچا سمرہ کو اور میرے چچازاد بھائی حی ابن سمرہ سے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سرون پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ

اولاد اسمٰعیل علیہ السّلام سے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والزاے والسین

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سُلمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب مین ہے۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو وائل یعنے خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنوان تھا ہمین خوف ہوا کہین ہمارے آس پاس والے اسپر قبضہ نکرلین پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوان ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آس پاس کے لوگ کہین اُسپر بجبر قبضہ نکرلین تو آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی جسکا مضمون یہ تھا من محمد رسول اللہ اما بعدُ فان لہم بئرہم ان کان صادقا ولہم دارہم ان کان صادقا[1] یہ کہتے تھے کہ پھر ہمنے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اُسنے یہی فیصلہ کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے۔ انکی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے۔

(سیدنا) رسیم (رضی اللہ عنہ)

ہجری اور بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہین۔ یہ عبدی ہین اہل ہجر مین سے۔ یحیٰی بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے جو اہل ہجر مین سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک وفد کے ہمراہ کچھ صدقے لے کے گئے۔ تھے حضرت نے ان لوگون کو ان[2] ظروف مین نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک مین لوٹ کر گئے انکا ملک تہامہ کی سرزمین مین تھا گرم ملک تھا وہان کی آب و ہوا انکو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپکے پاس لوٹکر آئے اور کہا کہ یارسول اللہ آپنے ہمین ان ظروف کے استعمال سے

[1] ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے (بعد خطبہ) اما بعد یہ لوگ اپنے کنوین کے مالک ہین بشرطیکہ یہ سچے ہون اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہین بشرطیکہ سچے ہون ۱۲

[2] یہ ظروف وہی ہین نقیر اور دبا اور حنتم جنکا ذکر متعدد مقامات مین اوپر ہو چکا ہے چونکہ اسمین شراب بہت جلد تیار ہو جاتی تھی اس سبب سے حضرت نے انکے استعمال سے منع فرمایا تھا

نے فرمایا تھا لہذا ہمنے انکو ترک کردیا مگر یہ بات ہمپر بہت شاق گذری آپنے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور بیو جس چیز مین چاہو - انکا
تذکرہ تینون نے لکھا ہی - محمد بن نقطہ کا قول ہی کہ رسیم مین رے مضموم اور سین مفتوح ہی انھون نے ابو نعیم کے خط سے اسیطرح
نقل کیا ہی اور امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ رسیم بفتح رار وکسر سین وسکون یار ہی - یہ رسیم صحابی ہین انسے انکے بیٹے نے ایک
حدیث روایت کی ہی اسکو یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور انھون نے
کہا ہی کہ دارقطنی نے کہا ہی کہ انسے عطار بن سائب نے روایت کی ہی مگر عطار کی حدیث مجھے نہین ملی اور مین امید کرتا ہون
کہ یہ وہم نہو گا حالانکہ انھون نے بیان کیا ہی کہ اسمین وہم ہوگیا ہی -

باب الراء والشین

(سیدنا) رشدان (رضی اللہ عنہ)

جہنی - انکا نام زمانۂ جاہلیت مین غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام رشدان رکھا ابو نعیم نے اسکے
تذکرہ مین کہا ہی کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے وہب بن
عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہی کہ انکے والد نے اُنکے دادا سے نقل کرکے انھین خبر دی کہ زمانہ جاہلیت مین
انکا نام غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام غیان رکھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ
رشدان ایک مجہول شخص ہین بعض لوگون نے اُن صحابہ مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی
مین کہتا ہون کہ انکا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہی اور ابو نعیم اور ابو عمر کا قول اسپر دلالت کرتا ہی - مین خیال کرتا ہون کہ بعض راویون سے
اسمین وہم ہوگیا ہی - قبیلۂ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہی کہ اُنکے وفد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انمین سے
بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے
کہا بنی غیان آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدان ہو بس یہی نام انکے خاندان کا مشہور ہوگیا واللہ اعلم -

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ہجری - بعض لوگ انکو فارسی کہتے ہین - انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ سے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی
کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین - ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد مین شریک تھے حضرت نے انکی
کنیت ابو عبداللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان مین لکھا ہی کہ رشید بنی معاویہ فارسی کے غلام تھے مشرکین مین سے
بنی کنانہ کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے مین غرق تھا انھون نے مقابلہ کیا وہ (بطور رجز کے) کہہ رہا تھا کہ مین

عویف کا بیٹا ہون (پہلے) اس مشرک کے مقابلہ مین سعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے انکو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ اُنکے
دو ٹکڑے کر دیے پس رشید اُسکے سامنے گئے اور انھون نے اُسکے شانے پر تلوار ماری انکی تلوار نے زرہ کو کاٹکر اُسکے
جسم کے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو سنبھالے اور مین غلام فارسی ہون اور رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ
مین غلام انصاری ہون اُسکے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے
اُسکے سر پر تلوار ماری اُسکے سر پر خود تھا انکی تلوار نے اسکا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اسکو لے اور مین غلام انصاری
ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابو عبداللہ تمنے بہت اچھا کہا پس اسوقت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عبداللہ رکھی انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی - انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر بن
ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن رجاء نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین ابو عمیرہ یعنے رشید بن
مالک کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق چھوہارے کا آپکے پاس لایا آپنے
اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے ہدیہ یا صدقہ اُس شخص نے کہا صدقہ آپنے فرمایا تو اسکو ان لوگون کے سامنے رکھدے رشید
کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُس زمانے مین کمسن تھے انھون نے ایک چھوہارا
لیکر اپنے منہ مین رکھ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ لیا پس آپنے اُنکے منہ مین اُنگلی ڈالکر چھوہارے کو
نکالکر پھینکدیا بعد اُسکے فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہین کھاتے - اس حدیث کو ابن نمیر نے اور عبدالصمد بن نعمان نے اور
عبداللہ بن سجاء نے اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسیطرح روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو
تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے انکو اسدی لکھا ہے قبیلہ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہین

باب الراء مع العین

(سیدنا) رعیہ (رضی اللہ عنہ)

سحیمی - طبرانی نے کہا ہے کہ یہ جہنی ہین انھون نے تصحیف کردی صحیح لفظ سحیمی ہے - بعض لوگ انکو عرنی کہتے ہین - یہ سحیم کے قبیلہ سے

ہین جو عزیہ کی ایک شاخ ہو۔ بعض لوگ انکو ربعی بھی کہتے ہین یہ کچھ بھی نہین ہو۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھکر بھیجا تھا انھون نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول مین پیوند لگالیا تھا انکی بیٹی نے انسے کہا مین سمجھتی ہون کہ تمپر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہو تمنے سردار عرب کے خط کو لیکر اپنے ڈول مین پیوند لگایا انکی بیٹی کا نکاح بنی ہلال کے قبیلہ مین ہوا تھا وہ اسلام لے آئی تھین۔ (تھوڑے دنون کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوارون کو قبیلہ ربیعہ کی طرف بھیجا ان سوارون نے انکی اولاد کو اور انکے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچکر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ (یا رسول اللہ اب مین مسلمان ہوگیا ہون لہذا) میرے گھر والے اور میرا مال اور میری اولاد (جو) لوٹ کر لائی گئی ہین (مجھے واپس دی جائین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہوچکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہونچ جاتے تو تمھین اسکے حقدار تھے ہان تمھاری اولاد تو اسے بلال انکو ساتھ لے جاؤ اور انکی اولاد انکے حوالہ کردو چنانچہ حضرت بلال انکو ساتھ لے گئے اور انکے بیٹے سے پوچھا کہ تم انکو پہچانتے ہو اُسنے کہا ہان بس حضرت بلال نے انکا لڑکا انکے حوالے کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الراء والفاء

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعورا ابن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو اور اسکو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

بدری۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن جعفر مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوے تھے اور ہم اُنکے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد مین داخل ہوا اور اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کرو اسلیے کہ تو نے (درحقیقت) نماز نہین پڑھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہین بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تابوت انصاری ہیں۔ داود بن ابی ھند نے قیس بن سبر سے روایت کی ہو کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو کسی باغ مین اسکے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان مین (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک مکان مین تشریف لے گئے رفاعہ بن تابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی دروازے سے نکل آئے تو لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہو گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوے ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ کس چیز نے تمھین اس بات پر آمادہ کیا انھون نے کہا کہ یارسولخدا آپ اس سے نکلے لہذا مین بھی اس سے نکلا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو قریشی ہون رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپکا ایک ہے یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا الایہ[1] انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہو کہ مین نہین جانتا انکا نام قیس بن جتر ہو یا قیس بن جبیر۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفرا مین سے ایک شخص ہین موافق قول ابن اسحاق کے بدر مین شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہو کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہین ہو اور انکے بنی عفرا مین سے ہونیکا بھی انکار کیا ہو اور لوگون نے بھی انکے بنی عفرا سے ہوے اور نیز بدری ہونیسے انکار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عفرا۔ معاذ بن عفرا انصاری کے بھتیجے ہین۔ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ سے مروی ہو اسکو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انھون نے رفاعہ سے روایت کیا ہو۔ اور ابوزید نے یعنے سعید بن ربیع نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انھون نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی اللھم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ والیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ[2] اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفا روایت کیا ہو اور اسکو عقدی نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انھون نے ایک شخص کو اصحاب

---

[1] ترجمہ یہ کوئی نیکی کی بات نہین ہو کہ تم گھرون مین انکی چھتون کے اوپر سے آؤ۔ ۱۲
[2] اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہو اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہون یا پنہان تیری ہی طرف لوٹتے ہین ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور ان لوگوں نے انکا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاعہ بن رافع علاوہ اور لوگ بھی ہیں واللہ اعلم۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہی بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہی کہ انھوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہیں ہی اور یہ قول کہ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہی کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ معاذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کنیت انکی ابو معاذ انکی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھیں جو بہن تھیں عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور عروہ او رموسی ابن عقبہ اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اُنکے بھائی خلاد اور مالک بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل ابن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا رفاعہ ابن رافع سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپکے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی بعد نماز ختم کرنے کے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی اُسنے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دکھا دیجیے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجیے کیونکہ میں ایک بشر ہوں بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں آپنے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہی پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ (کر ہاتھ باندھ) لو پھر اگر تمھارے پاس قرآن ہو تو اسکو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اُسکی تکبیر تہلیل کرو اور اُسکے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اُسکے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کروگے تو تمھاری نماز

پوری[1] ہو جائیگی اور اگر اسمین سے کوئی بات کم کردوگے تو تمھاری نماز ناقص ہو جائیگی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمین ابوالفرج محمد بن عبد الرحمن واسطی اور مسمار بن ابی بکر اور محمد بن محمد بن سرایا اور ابو عبد اللہ حسین بن فنا خسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انھون نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا انکے والد اہل بدر مین سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے مین کیسا سمجھتے ہین حضرت نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام مین یا اور کوئی لفظ اسی قسم کی فرمائی حضرت جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر مین شریک تھے (انکو ہم لوگ افضل سمجھتے ہین) رفاعہ جنگ جمل مین حضرت علی مرتضی کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین مین بھی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنے زوجۂ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو انکی خبر لکھ کے بھیجی حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے لوگون نے عثمان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انھون نے مجھسے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی مرتضی سے مخاطب ہوکر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنے انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہین کیونکہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین مین بڑا تھا مگر تمنے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور عزیز ہین ہم تمھین اللہ کی یاد دلاتے ہین کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی مین ہم سے مزاحمت نکرو پس معاملہ خلافت ہمنے تمھارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اسکی وجہ کچھ اور نتھی سوا اسکے کہ ہمنے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہے اور کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہے اور سنت رسول قائم ہے تو ہم راضی ہو گئے اور ہمکو اسکے سوا اور کیا چاہیے تھا اب ہمنے آپ سے بیعت کی اور ہمنے رجوع نہین کیا اب آپ سے ان لوگون نے مخالفت کی ہے جنسے آپ بہتر ہین اور بہ نسبت انکے زیادہ پسندیدہ ہین پس آپ ہمین اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا مین حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے میری جان کو (کبھی) چین نہ نصیب ہو اگر مین موت کا خوف کرون اے گروہ انصار امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی واللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہے ہان مگر اول بہت افضل تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے مین بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ بیٹے ہین رافع زرقی کے پھر دوبارہ انکا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف فرق یہ ہو کہ اس تذکرہ مین راوی نے انکا نسب نہین بیان کیا اس سے یہ اور نہو جائینگے حدیث ایک سند ایک۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنبر۔ صحابی ہین۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہو۔ زنبر زے اور نون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہو اور اسکے آخر مین رے ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ انکا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین ظفری ہین قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہین۔ یہی ہین جنکے ہتھیار اور کھانے کی چیز بنی اُبیرق نے چرائی تھین ہمین اسمعیل بن عبد اللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسی ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمے حسن بن احمد بن ابی شعیث یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم مین تھے جنکو بنی اُبیرق کہتے تھے ان لوگون کا نام بشر اور بشیر اور مبشر تھا۔ بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیدیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن شعرون کو سنتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم یہ اشعار سوا اس خبیث کے اور کوئی نہین کہتا۔ یہ لوگ (یعنے بشر اور بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے زمانہ جاہلیت مین بھی اور زمانہ اسلام مین بھی۔ مدینہ مین لوگون کی غذا چھوہارے اور جَو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ گیہون وغیرہ لیکر آجاتے تھے تو وہ انسے غلہ مول لے لیتا تھا اسکو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والون کے لیے وہی چھوہارے اور جَو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہون انسے مول لیے اور انکو اپنے بالاخانہ مین رکھ لیا اُنکے بالاخانہ مین کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگون نے چھاپہ مارا اور بالاخانہ مین نقب دیکر ہتھیار اور گیہون نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ اے میرے بھتیجے آج شب کو ہم پر چھاپہ مارا ہمارے بالاخانہ مین نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار اُٹھ گئے پس ہم لوگون نے گھرون کو ڈھونڈھا کچھ لوگون نے ہمسے کہا کہ ہمنے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انھون نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہین کہ انھون نے تمھارے یہان سے کچھ غلہ لاکر پکایا تھا قتادہ کہتے ہین پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین گیا اور مینے کہا کہ ہم مین سے کچھ لوگون نے جو ظالم لوگ ہین میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا انکے بالاخانہ مین نقب لگائی اور انکے ہتھیار اور انکا غلہ لے لیا پس اب خواہش یہ ہے کہ وہ ہمارے ہتھیار ہمکو واپس کر دین رہگیا غلہ اُسکی ہمکو حاجت نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مین اسکے لیے کہونگا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنون مین سے ایک شخص کے پاس جسکا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اُس سے سب واقعہ بیان کیا اُس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا ہم مین سے کچھ لوگون کو جو اہل اسلام ہین چوری کی تہمت لگاتے ہین قتادہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تو آپنے فرمایا کہ تمنے ایسے لوگون کو جنکے اسلام اور نیکبختی کے حالات مجھسے بیان کیے گئے ہین چوری کی تہمت لگائی ہے قتادہ کہتے ہین پس مین لوٹ آیا اور مین اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش مین اپنا کچھ مال (اپنے چچا کو) دیدیتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نہ کہتا پھر مینے اپنے چچا سے اسکو بیان کیا تو انھون نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہے اسکے بعد اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہمنے سچائی کے ساتھ کتاب تمپر نازل کی ہے تاکہ لوگون کے درمیان مین اسکے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمھین دکھایا ہے اور خیانت کرنے والون (یعنے بنی ابیرق) کے حمایتی نہ ہو (اور جو کچھ تمنے قتادہ بن نعمان کو کہا اسکی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہین۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہین مگر علماء نسب کہتے ہین کہ ضبیبی سے مراد ضبیبہ بن جذام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے مین خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور اسلام لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی قوم پر سردار کیا تھا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر انکی قوم کو لکھدی تھی (جسکا مضمون یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل ففی حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس (اس تحریر کو لیکر) گئے تو انسب نے مان لیا اور اسلام لے آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سموال۔ اور بعض لوگ کہتے ہین رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہین صفیہ بنت حیی بن اخطب

ﮯ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہے مین نے انکو انکی تمام قوم کیطرف اور نیز ان لوگون کیطرف جو انکی قوم مین شامل ہوگئے ہین بھیجا ہے تاکہ یہ انکو اللہ اور اسکے رسول کیطرف بلائین جو شخص انکی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نمانے اسکو دو مہینے کی مہلت ہے۔

ام المومنین کے ماموں ہین کیونکہ انکی والدہ برّہ بنت سموال تھین - یہی ہین جنھون نے اپنی بی بی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین تین طلاقین دی تھین پھر عبدالرحمن بن زبیر نے اُنسے نکاح کیا اور قبل دخول کے انکو طلاق دیدی پھر انھون نے رفاعہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا تو متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھا اور انھون نے بیان کیا کہ عبدالرحمن نے انکو مس نہین کیا حضرت نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہین جاسکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص (سے نکاح کرکے اس) کا مزہ نہ چکھو - عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگ انکا نام کچھ اور کہتے ہین - ابوعمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ مین نقل کیا ہے کہ یہ آیت ولقد وصلنا لھم القول لعلھم یذکرون میرے اور میرے دس ساتھیون کے حق مین نازل ہوئی تھی - مگر ابونعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ مین لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہین قریظہ کے - انکا تذکرہ انشاء اللہ آئیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار - انصاری عقبی بدری - ابونعیم نے اور ابوموسی نے اپنی سند سے عروہ سے اُن لوگون کے نام ہین جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ مین شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے - یہ بدر مین شریک تھے اور ابونعیم اور ابوموسی نے ابن شہاب سے بھی اُن لوگون کے نام ہین جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر مین شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام بھی لکھا ہے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ ابونعیم نے ایک مستقل تذکرہ مین ابولبابہ سے انکا ذکر لکھا ہے اور ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے بھی انکی پیروی کی ہے ان دونون مین فرق صرف اسوجہ سے کیا گیا ہے کہ ابولبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر مین شریک نہ تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف جانے لگے تو آپنے اثنائے راہ سے انکو واپس کردیا تھا اور مدینہ پر انکو حاکم کردیا تھا مگر مال غنیمت مین آپنے انکا حصہ قائم کیا تھا - یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر اس تذکرہ مین ہوا عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے شاید جو لوگ انکو شریک بدر کہتے ہین وہ اسوجہ سے کہ جب انکو بدر کی غنیمت مین حصہ اور انکی شرکت کا ثواب بلاتبہہ مثل اُن لوگون کے ہوگئے جو بدر مین شریک تھے واللہ اعلم -

مین کہتا ہون کہ حق ابوموسی کی طرف ہے یہ دونون شخص ایک ہی ہین موافق قول اس شخص کے جو ابولبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابولبابہ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک

---

[1] ترجمہ ہم نے ان لوگون کیلئے ملی ہوئی باتین بیان کی ہین تاکہ یہ نصیحت مانین ۱۲

ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے یہی وہ نسب ہے جسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ مین بیان کیا ہے صرف یہ فرق ہے کہ انھون نے زنبر کی لفظ کو جو اس نسب مین واقع ہے تصحیف کر کے دینار لکھدیا ہے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعضے لوگ دینار کو بغیر الف کے (اس طرح دینر) لکھتے ہین پس یہ نسب صحیح ہے اور یہ دونون ایک ہین - ان دونون تذکرون مین کوئی اختلاف نسب نہین ہے سوا اس ایک لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکاے بدر کے نامون مین بنی ظفر کے خاندان سے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام لکھا ہے اور انھون نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہے جیسا ہم پہلے ذکر کرچکے اُس نسب مین ظفر نامی کوئی شخص نہین ہے ظفر کا ذکر کرنا اسمین وہم ہے - اور ابوموسی نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہے - اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبدالمنذر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی قرار دیا ہے اور بشر بن عبدالمنذر کا بھی بھائی لکھائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ رفاعہ اور بشر دونون بدر مین شریک تھے اور دونون نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بچ گئے اور بشر بدر مین شہید ہوگئے اور انھون نے لکھا ہے کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اثناے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کردیا تھا اس سے اُن لوگون کے قول کی تائید ہوتی ہے جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہین رفاعہ تو خود بدر مین شریک تھے اور انکے بھائی ابولبابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت اور اسکے ثواب مین شریک کرلیا تھا لہذا وہ بھی مثل اُن لوگون کے ہوگئے جو بدر مین شریک تھے - میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہے اُس سے تمام اقوال مختلفہ مین توافق ہوجاتا ہے اور اسمین شک نہین کہ ابونعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر مین شریک تھے مجاز ہوگا نہ حقیقت انھون نے طرف اسوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت اور ثواب مین شریک کرلیا تھا ابن اسحاق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انھون نے اُن انصار کے نام مین جو بدر مین شریک تھے لکھا ہے کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے بشر بن عبدالمنذر اور رفاعہ بن عبدالمنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انھون نے لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ سے واپس کردیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلبی کی طرح انھون نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہے یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہے اور انھون نے اور لوگون کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہے اس سے ظاہر ہوگیا کہ حق وہی ہے جو ابونعیم کہتے ہین مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہین انکے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہوگا مگر یہ لوگ بہت کم ہین - انکا تذکرہ بشیر کے نام مین ہوچکا ہے اور کنیت کے باب مین بھی انشاء اللہ آئیگا

الحاصل دینار کا نام انکے نسب مین غلط ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابولبابہ انصاری ہین اوسی ہین۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین رافع اور بعض لوگ کہتے ہین بشیر ہم انکا تذکرہ بے کی ردیف مین کر چکے ہین اس سے پہلے والے تذکرہ مین اسکی بحث ہو چکی ہو ہم انشاء اللہ کنیت کے باب مین بھی انکا ذکر کرینگے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپنے انکو مقام روحا سے انکو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور انکو بدر کی غنیمت اور ثواب مین شریک کر لیا تھا انسے ابن عمر اور عبد الرحمن بن یزید اور ابوبکر بن عمرو بن حزم اور سعید بن مسیب اور سلیمان اغر اور عبد الرحمن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ آپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے معبد بن کعب ابن مالک سلمی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبد المنذر کو بھیج دیجیے [یہ لوگ قبیلۂ اوس کے حلیف تھے] تاکہ ہم انسے اپنے معاملہ مین مشورہ کر لین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھیجدیا چنانچہ یہ جب وہان پہونچے اور ان لوگون نے انکو دیکھا تو مرد بھی انکی طرف اٹھ کے آئے اور عورتین اور بچے بھی روتے ہوے آئے انکو ان لوگون پر رحم آگیا ان لوگون نے کہا کہ اے ابولبابہ کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر (قلعہ سے) اتر آئین انھون نے (زبان سے تو) کہا کہ ہان اور ہاتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنے قتل کر دیے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ مینے اللہ اور اسکے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے یہانتک کہ انھون نے اپنے کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ مین یہان سے نہ ہٹونگا تاوقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرما دے اور انھون نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائینگے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی اور انکے جانے مین دیر ہوئی تو آپنے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو مین انکے لیے استغفار کرتا مگر اب انھون نے ایسا کیا (یعنے مسجد کے ستون سے اپنے کو باندھ دیا ہی) تو مین انکو ہرگز نہ کھولونگا تاوقتیکہ اللہ انکی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحاق کہتے تھے کہ مجھسے یزید بن عبد اللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسوقت آپ حضرت ام سلمہ کے مکان مین تھے حضرت ام سلمہ

کہتی ہین میٔنے صبح کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوے دیکھا تو مینے پوچھا کہ آپ کیون مسکراتے ہین خدا آپکو مسکراتا ہوا رکھے آپنے فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول ہو گئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپنے انکو کھول دیا۔ مسجد مین انکے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کینت کے باب مین آئیگا کیونکہ اسمین لوگون کا اختلاف ہو۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ابو لبابہ نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہین۔ جہنی ہین اور بعض لوگ عذری کہتے ہین۔ کینت انکی ابو خزامہ۔ انسے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہو انکا شمار اہل حجاز مین ہو ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جب تہائی شب گذر جاتی ہو تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہو وہ کون ہو جو مجھسے دعا کرے تاکہ مین قبول کرون وہ کون ہو جو مجھسے مانگے مین اُسکو دون وہ کون ہو جو مجھسے استغفار کرے مین اُسکو بخشدون صبح تک یہی کیفیت رہتی ہی ہمین عبد اللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہانتک کہ جب مقام کدید یا قدید مین پہونچے تو کچھ لوگون نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہونچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جہنی۔ بدر مین اور احد مین شریک تھے۔ یہ ابو معشر کا قول ہو کسی نے انکی موافقت نہین کی اور ابن اسحاق اور واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہو کہ انکا نام ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طمیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہو جہنی ہین۔ انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی بیعت عقبہ اور بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے کینت انکی ابو الولید ہو مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہین اسلیے

کہ انکے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبداللہ ابن سنان احد کے دن شہید ہوے بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر مین شریک تھے یہ قول موسی بن عقبہ سے مروی ہے انھون نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوے اور انھون نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے اُن لوگون کے نام مین جو بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آگئے تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب نہین بیان کیا انھون نے مختصر ذکر انکا لکھا ہے اور کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوے یہ ابن اسحاق سے مروی ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ۔ قرظی۔ ہمین حافظ ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے کہ ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ بن زیدہ نے طبرانی نے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انھون نے یحیی بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت مین ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیون کے حق مین نازل ہوئی تھی کہ انھین سے ایک مین بھی ہون ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین انکا ذکر لکھا ہے اور طبرانی نے دونون کے درمیان مین فرق کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مبشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد مین اپنے والد مبشر کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح۔ اور بعض لوگ انکو رفاعہ بن مشمرخ کہتے ہین۔ اسدی ہین قبیلۂ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبد شمس کے

سلف ترجمہ ہمنے ان لوگون کے لیے متصل باتین بیان کی ہین تاکہ یہ نصیحت حاصل کرین ۱۲

حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش ہو ابن زعیہ بن زعور ابن عبد الاشہل انصاری اشہلی۔ احد کے دن شہید ہوے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونون احد مین شہید ہوے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہو اور کہا ہو کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی ثابت بن وقش کے نام مین کیا ہو مگر استدراک کی کوئی وجہ نہین اسلیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ ہمین عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام مین جو احد کے دن شہید ہوے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہو اور انکو انکے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن عتیک۔ بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اللہ تعالی کے قول فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ یہ آیت عائشہ بنت عبد الرحمن بن عتیک نضیری کے حق مین نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب بن عتیک کے نکاح مین تھین یہ انکے چچا کے بیٹے بھی تھے رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنے مغلظہ) دی عائشہ نے انکے بعد عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبد الرحمن نے انکو طلاق دی تو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اسکے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائین طلاق دیدی ہو پس اب مین اپنے چچا کے بیٹے اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تمسے ہمبستر نہو تھوڑے دنون کے بعد پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئین اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے دوسرے شوہر نے مجھسے ہمبستری کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اپنے پہلے قول کی تکذیب کردی لہذا مین تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نکرونگا پھر عائشہ نے کچھ دنون توقف کیا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابو بکر کے پاس گئین اور انسے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ مین اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہون کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھسے ہمبستری کی تھی حضرت ابو بکر نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب انھون نے تمسے کہا تھا اور اُس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ اُنکے پاس گئی تھین

سلہ ترجمہ پھر اگر اسکو طلاق دیدے تو وہ عورت بعد اسکے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہین ہو سکتی یہانتک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے۔

اور مجھے معلوم ہے جو کچھ انھون نے تمسے فرمایا تھا لہذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہین جاسکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئین حضرت عمر نے فرمایا کہ اب تم میرے پاس آؤ گی تو مین تمھین سنگسار کردونگا۔ انھین عائشہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ یعنی فیجامعہا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس قصہ کو ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون ایک ہین اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہین تیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین سہیمہ بعض لوگ کہتے ہین ابو نعیم نے اسکو عائشہ عمرصا یا عائشہ بنت عبد

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یثربی۔ کنیت ابو رمثہ۔ تیمی ہین۔ قبیلۂ تیم الرباب سے تھین۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تیمی ہین یعنے قبیلۂ تیم الرباب سے تھین۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تیمی ہین یعنی قبیلۂ تیم سے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے اور بعض لوگ ابو رمثہ کا نام حبیب کہتے ہین۔ انکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحیی بن معین نے کہا ہے کہ انکا نام یثربی بن عوف ہے اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہین۔ عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انھون نے ابو رمثہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا جب ہم لوگ آپکے پاس پہونچے تو آپنے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمھارا بیٹا ہے میرے والد نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی مین اسکی شہادت دیتا ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (بدو وجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانیکی وجہ سے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ آگاہ رہو اسکا گناہ تمھارے ذمہ نہ رکھا جائیگا اور نہ تمھارا گناہ اسکے ذمہ رکھا جائیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری[1] پھر میرے والد نے ایک مسّن کا سا داغ آپکے دونون شانون کے درمیان مین دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طبیب ہون کیا مین اسکا علاج کردون حضرت نے فرمایا کہ طبیب وہی ہے جس نے اسکو قائم کیا ہے (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر شیبانی نے اور ثوری نے اور مسعودی نے اور علی بن صالح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہین۔ عبد الکریم یعنے ابو امیہ نے ابو عبیدہ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے

[1] صفحہ گذشتہ مین اس آیت کا ترجمہ ہوچکا ہے ۱۲ ۔ ترجمہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائیگا ۱۲

والد سے روایت کی ہے وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے ہلال خیر و رشد آمنت بخالقک انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ابونعیم نے رفاعہ ابن رافع کے تذکرہ مین انکا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابوعبیدہ نام ہم نہین جانتے ہان انکا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ اور ہین واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو امیر ابونصر نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے عبدالرحمن بن خضیر ہنالی سے انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ مین سے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اللھم اہلہ علینا بالامن والایمان۔ محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انھون نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ اسکو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہے اور انھون نے (بجاے عبدالرحمن بن خضیر کے) عبدالرحمن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیعی نے جو اسکو کدیمی سے روایت کیا ہے تو انھون نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابونعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ان سے ابوسلمہ نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حکم دیا تھا کہ مین لوگون مین یہ اعلان کردون کہ کوئی شخص مُقیّر (نامی ظرف) مین نبیذ نہ بنائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) رُفیع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالعالیہ ریاحی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ ابوخلدہ بن خالد بن دینار نے کہا ہے کہ مینے ابوالعالیہ ریاحی سے پوچھا کہ کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انھون نے کہا نہین مین آپکی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم کا یہ کہنا کہ ابوالعالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہین یہ دونون کبار تابعین مین ہین کنیت انکی بھی ابوالعالیہ ہے اور نام انکا براء ہے وہ ابوالعالیہ ریاحی کے علاوہ ہین۔ واللہ اعلم

۵۱ ترجمہ نیکی اور بھلائی کا چاند ہے (اے چاند) مین تیرے خالق پر ایمان لایا ۱۲ ۵۲ ترجمہ اے اللہ اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کر ۱۲

باب الراء مع القاف

(سیدنا) رقاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عقیلی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا جنمین سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے سو بکریون مین ایک بکری (زکوۃ کی) لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتین تو دو بکریان اور انھون نے اونٹ کا بھی ذکر کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیبہ - یا عقیبہ بن رقیبہ - اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو - یہ ایک مجہول شخص ہین - یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رقیبہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رجب کے آخری تاریخ مین رخصت ہونیکو گئے حضرت نے پوچھا کہان جاتے ہو انھون نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہون آپنے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان تمھاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے - انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین یہ نہین چاہتا آپنے فرمایا تو ابھی ٹھیرو یہانتک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی مین کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اسوقت اللہ کی طرف سے مسافرون پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہ

(سیدنا) رقیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ - کنیت انکی ابو ثابت انصاری ہین اوسی ہین ابو نعیم اور ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہو کہ یہ رقیم بیٹے ہین ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہین اوسی ہین ثم المعاوی - یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہین انکو ابو سفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے تھے پھر ابو سفیان نے انکے عوض مین بیٹے انکے عمرو بن ابی سفیان کو لیا - یہ رقیم غزوۂ طائف مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوے یہ ابن اسحاق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

۱؎ بکریون کیلئے زکوۃ کا نصاب چالیس ہے یعنے چالیس بکریون مین ایک بکری زکوۃ کی دینا پڑتی ہے یہی زکوۃ سو تک رہتی ہے ۱۲

۲؎ معلوم ہوا کہ شروع ماہ مین دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہین ۱۲

باب الراء والکاف

(سیدنا) رُکانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ انکے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ انکے نسب مین کچھ آمیزش نہ تھی اُنکی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھین اور اُنکے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہین جنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کی تھی اور انکو آپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پٹک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والون مین تھے۔ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے یہی ہین جنھون نے اپنی بی بی سہیمہ بنت عویمر کو مدینہ مین طلاق دی تھی۔ ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انھون نے زبیر بن سعید سے انھون نے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے کہا کہ یارسول اللہ مینے اپنی عورت کو البتہ طلاق دی ہو آپنے فرمایا تمنے اس سے کیا مراد لیا ہے انھون نے کہا آپنے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہو اللہ ہی نے فرمایا ہو اللہ ہی نے فرمایا ہو جو تمنے مراد لیا وہی ٹھیک ہو (یعنے طلاق واقع ہو گی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین انمین سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کرنیکی ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھائیے تو مین اسلام لاؤن وہان سے قریب ایک درخت تھا جسکی شاخین بہت بڑی بڑی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ خدا کے حکم سے ادھر آجا پس وہ درخت دو حصون پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اسکا مع شاخون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا آپنے مجھے بڑی بات دکھائی اب اسکو حکم دیجیے کہ پھر لوٹ جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے عہد لیا کہ اگر مین اسکو حکم دون اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپنے اُسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوسرے حصہ سے جاکر مل گیا مگر یہ اسوقت اسلام نہ لائے اُسکے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیے تھے انکی حدیث یہ بھی ہو کہ آپنے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہو اور اس دین کا خلق حیا ہو۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۴۲ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رکانہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہے - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابن ابی داؤد نے انکے اور پہلے رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اور انھون نے اپنی سند سے جعفر بن محمد بن رکانہ سے انھون نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو آپنے مجھے گرا دیا - ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ان دونون رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہے مگر مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اسمین ابن مندہ پر اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہدیا ہو کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون پس اسپر کیا اعتراض ہو سکتا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) رکب (رضی اللہ عنہ)

مصری - انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہین - انکا صحابی ہونا معلوم نہین یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ کندی ہین انکی ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو مگر صحابہ مین یہ مشہور نہین ہین لیکن لوگون نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے - انسے نصیح عنسی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوشخبری ہو اُس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے فروتنی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اُسنے جمع کیا ہو اُسکو خرچ کردے مگر نہ کسی گناہ کے کام مین اور بیکار اور مسکین لوگون پر رحم کرے اور اہل فقہ[۱] و حکمت سے ملے خوشخبری ہو اُس شخص کو جسکی کمائی پاک ہو اور اُسکی خصلت عمدہ ہو اور لوگون کو اپنے شر سے محفوظ رکھے خوشخبری ہے اُس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جسقدر مال ہو اُسکو خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو القاسم ابن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے مطعم ابن مقدام سے انھون نے عنبسہ بن سعید کلاعی سے انھون نے نصیح عنسی سے انھون نے رکب مصری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہو اُس شخص کو جو اپنا حاجت سے زیادہ مال خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

[۱] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہین جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کر سکتے ہون اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہے ۱۱

باب الراء والواو

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید مناہ بن افصی بن سعد بن ربیل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت انکی ابوزرعہ جذامی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ابوعمر نے کہا ہو کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہو کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انہین قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہین جنکا نام حبیب ہو۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہین ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہین کہ اُنکے والد زنباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین سگئے تھے روح کا صحابی ہونا ثابت نہین اور مسلم بن حجاج نے اسماء وکنی مین لکھا ہو کہ ابوزرعہ یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہین۔ اور ابن ابی حاتم اور انکے والد نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انھون نے عُبادہ بن صامت سے روایت کی ہو۔ انسے شرجیل ابن مسلم نے اور یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے اور عُبادہ بن نسی نے روایت کی ہو ابوعمر نے کہا ہو کہ مین انکو صحابی نہین سمجھتا اور انکی روایت بہی صرف صحابہ سے ہو منجملہ انکے تمیم داری اور عُبادہ بن صامت ہین انھون نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑون کی تیار کرنے مین روایت کی ہو ہمنے اُس حدیث کو تمیم کے تذکرہ مین لکھا ہو۔ یہ روح عبدالملک ابن مروان (بادشاہ شام) کے یہان بہت مقرب تھے عبدالملک کہتے تھے کہ روح مین اہل شام کی عبادت اور اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہو۔ روایت ہو کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبدالملک کے کھیت کے پاس تھا انکے مختارون نے ولید کے مختارون کی شکایت اِنسے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبدالملک بن مروان سے اُس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبدالملک نے کہا کہ اے ولید یہ شکایت کیسی ہو ولید نے کہا یا امیر المومنین یہ شخص جھوٹ بولتا ہو روح نے کہا واللہ میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہو ولید نے کہا تمھارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہین روح نے کہا ہان سب سے پہلی تیزی تو صفین[1] مین ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط مین ظاہر ہوئی یہ کہکر غصہ کی حالت مین روح وہان سے اُٹھ آئے پھر عبدالملک نے ولید سے کہا کہ مین تجھکو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہون جو تجھپر ہو کہ تو روح کے پاس جا

[1] صفین اُس لڑائی کا نام ہو جو مفسدون نے حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مین کرادی تھی ۱۲

اور انکو راضی کر لے اور اپنا کھیت انکو دیدے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تمسے ملنے آیا ہے تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت انکو دیدیا روح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایمان یمن مین ہے قبیلۂ جذام کے پہاڑون تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہے کہ مینے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخصون کو دیکھا ہے انس بن مالک کو اور فضالہ بن عبید کو اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور ابو المنیب کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اسکا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنون تک رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

رومی۔ انھین کا لقب سفینہ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے مگر آزاد دی تا حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تھا بلخ کے قیدیون مین انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگ رومان کہتے ہین بعض اور کچھ کہتے ہین سفینہ کے نام مین انکا ذکر آئیگا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بلخ کے قیدیون مین سے تھے اور روم کی طرف انکو نسبت دی ہے مگر روم اور بلخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مفتوح نہوے تھے پھر وہان سے قیدی کس طرح آتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

ابن بعجہ۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہے اور انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے حمید بن رومان بن بعجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے انکو ایک تحریر لکھدی تھی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ یدعوہم الی اللہ عزوجل والی رسولہ فمن اقبل فمن حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین۔[1] انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ مین اسکے خلاف لکھا ہے۔

(سیدنا) رویبہ (رضی اللہ عنہ)

عمارہ بن رویبہ کے والد ہین۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے

---

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام مین انکو انکی قوم پر مامور کرتا ہون تاکہ وہ انکو اللہ عزوجل اور اسکی رسول کی طرف بلائین جو شخص انکا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اسکو دو ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہے ۱۲

اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص آگ مین ہرگز داخل نہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا[۱] ہو۔ اور خالد طحان نے عاصم احول سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونون حدیثین بذریعہ عمارہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین انکے والد کا اسمین کچھ ذکر نہین ہے۔

(سیدنا) رُومہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہے۔ رومہ نامی کنوین کے مالک یہی تھے۔ عبد الرحمن محاربی نے ابو مسعود سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو وہان کا پانی انکو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جسکا نام رُومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اُس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سوا اسکے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہین ہے مین اسکو نہین بیچ سکتا اسکی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انھون نے پینتیس ہزار درم مین اُس کنوین کو مول لے لیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر مین اس کنوین کو مول لے لون تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دینگے جو آپ نے رومہ کو دینے کہا تھا یعنے ایک نہر جنت حضرت نے فرمایا ہان تو عثمان نے عرض کیا مینے اسے مول لے لیا اور اسکو مسلمانون کے لیے وقف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رویفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہین انکا شمار اہل مصر مین ہے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ۴۶ھ مین حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہے حاکم بنایا تھا انھون نے وہان سے ۴۷ھ مین افریقیہ مین جہاد کیا انسے حنش صنعانی نے اور وفا بن شریح نے اور شیم بن بیتان اور شیبان بن قتبانی نے روایت کی ہے ابو مرزوق یعنے ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبد الرحمن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہے کہا انھون نے حنش صنعانی سے انھون نے رویفع بن ثابت سے اُس جہاد مین جو انھون نے مغربی جہاد سے پہلے کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر مین فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ ایک مثقال یا دو ثلث

---

[۱] چونکہ ان دونون وقتون یعنی فجر و عصر کی نماز زیادہ دشوار ہے اسوجہ سے کہ فجر کیوقت آدمی نیند مین مغلوب ہوتا ہے اور عصر کیوقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہین اسلیے ان دونون وقتون کی تخصیص فرمائی ہے

مثقال کے عوض مین خرید لیتے ہو ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض مین خریدنی چاہیے دونون کا وزن برابر ہونا چاہیے
ہمین یعیش بن صدقہ یعنے ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبردی وہ کہتے تھے ہمین
محمد بن سلمہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کرکے خبردی اور ایک دوسرے شخص نے
انسے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کرکے خبردی کہ شییم بن بیتان نے انسے بیان کیا کہ انھون نے رویفع بن ثابت کو
یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع بن ثابت شاید تمھاری زندگی میرے بعد تک رہے
تو تم لوگون سے بیان کردینا کہ جو شخص اپنی داڑھی مین گرہ دے یا تانت لٹکالے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے
تو محمد اس سے بری ہین۔ ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق
سے نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ابومرزوق سے جو تجیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے
نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے ہمنے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب مین جہاد کیا انھون نے ایک گاون کو فتح کیا جسکا
نام جربہ تھا وہان وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین تمھارے سامنے وہی باتین بیان کرونگا جو مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے آپنے غزوۂ خیبر مین ہمسے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو
اُسکو جائز نہین ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی مین ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتون سے ہمبستری نکرے اور جو شخص
اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسکو جائز نہین ہے کہ اگر قیدیون مین سے کوئی غیر حاملہ عورت اُسکو ملے اور وہ صفائی
رحم کے دریافت[۱] کیے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسکو جائز نہین کہ مال غنیمت
کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسکو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی
جانور پر سواری کرے یہانتک کہ جب وہ دُبلا ہو جاے تو اُسکو واپس کردے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہانتک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اُسکو واپس کردے۔ بعض لوگ
کہتے ہین کہ انکی وفات شام مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین بُرقہ مین ہوئی انکی قبر وہین ہے۔ انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رُوَیفع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین انکی کوئی روایت نہین جانتا اور ابواحمد عسکری
نے کہا ہے کہ ابو رویفع کی مدینہ مین کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گذر گئے اور انکی نسل باقی نہین رہی۔

[۱] رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کرلے کہ یہ عورت حاملہ تو نہین ہے حاملہ نہونیکا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہے ۱۲

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

مُزنی۔ معاویہ بن قُرّہ کے دادا ہین۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قُرّہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ہمراہ تھا جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپکی چادر اتری ہوئی تھی پس انھون نے اپنا ہاتھ آپکے پہلو مین داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھدیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ قرہ کے والد کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ ایاس کہتے ہین اور بعض لوگ اغر کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین اور ریاب (خود انکا نام تھا بلکہ وہ) انکے اجداد مین ست تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ایاس بن ریاب کے نام مین ابونعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہو ابونعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہین ایاس بن ہلال بن ریاب کے پس ایاس بن ریاب کے نام مین انھون نے ایاس کو صحابی نہین کہا بلکہ انکے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہان ایاس کے دادا ریاب کو صحابی کہدیا یہ نہایت تعجب کی بات ہو اور میرا خیال یہ ہو کہان دونون تذکرون مین یعنے ایاس بن ریاب کے تذکرہ مین اور ریاب کے تذکرہ مین صحابی کوئی نہین ہو واللہ اعلم۔ ابوموسی نے بھی اسپر تنبیہ نہین کی۔ ایاس کے نام مین ہم انکا نسب لکھ چکے ہین لہذا اب پھر اسکو ذکر کرکے طول نہ دینگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حنیف بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید۔ بدر مین شریک تھے اور غزوہ بیر معونہ مین شہید ہوے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

ابن ھشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ انکا ذکر اس حدیث مین ہو جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو۔ انکا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخون مین الحاق کردیا گیا ہو۔

حرف الزاے۔ باب الزاے والالف

(سیدنا) زارع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر عبدی۔ قبیلۂ عبدالقیس سے ہین۔ کنیت انکی ابوالوازع ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام زارع بن زارع ہو مگر پہلا ہی قول صحیح ہو انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام وازع تھا اسی وجہ سے انکی کنیت ابوالوازع ہوئی۔ ابوداؤد طیالسی نے

مطر بن اعنق سے انھون نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہے کہ انکے دادا اشج عصری کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اُنکے ساتھ انکا ایک بیٹا یا انکی بہن کا بیٹا بھی تھا جو مجنون تھا جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا یہ کہا کہ میری بہن کا بیٹا ہے وہ مجنون ہے مین اُسے آپکے پاس لایا ہون تاکہ آپ اُسکے لیے دعا کرین آپنے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اُسکو آپکے پاس لے آئے آپنے اُسکے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہوگیا تمام وفد مین اس سے بہتر کوئی سمجھدار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہے جسکا سیاق بہت عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی کنیت انکی انکی ابو مجزاۃ۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور کوفہ مین رہتے تھے واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب مین سے تھے۔ ہمین مسمار بن عمر و بن عویس نیار نے اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ یعنے محمد بن اسمعیل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ اُن لوگون مین تھے جو بیعۃ الرضوان مین شریک تھے وہ کہتے تھے کہ مین دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ مین گدھے کا گوشت تھا کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہین۔ انکی ایک حدیث عاشورا کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اشجعی۔ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو موسی یعنے محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے ثابت سے انھون نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہمسے علی بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلۂ اشجع کے ایک شخص تھے زاہر بن حرام انسے روایت کرتے تھے زاہر صحابی تھے اور بدویون مین سے تھے

جنگل کے تحفے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھین شہر کے تحفے دیدیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہین اور ہم اُنکے لیے شہری ہین وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا کچھ مال بازار مین بیچ رہے تھے آپ پیچھے سے آکر انکو لپٹا لیا اور انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہی پھر جب انھون نے پھر کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپکے سینۂ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھسے کون مول لیتا ہی زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچین گے تو واللہ مجھے بہت کم قیمت پاینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک بہت گران قیمت ہو۔ یہ عبارت عبدالرزاق کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **زائدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ اور بعض لوگ انکو بریدہ بن حوالہ عنزی کہتے ہین۔ انسے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

باب الزاے والباء

(سیدنا) **زبان** (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو زبار کہتے ہین۔ بیٹے ہین قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہین قسور کلفی کے بیٹے ہین۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوان نے یحیی بن عروہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد زبان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت دیکھا جب آپ وادی شوحط مین فروکش تھے انھون نے ایک حدیث روایت کی ہی جسکے الفاظ بہت غریب (یعنے اجنبی) ہین اور سند بھی اسکی ضعیف ہی ابراہیم کے نیچے اور کوئی راوی ایسا نہین ہی جو حجت ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ عبدالغنی اور یحیی بن علی حضرمی نے انکا تذکرہ زبار کے نام مین کیا ہی اور دارقطنی نے کہا ہی کہ انکے نام کے آخر مین نون ہی۔

(سیدنا) **زبرقان** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہین۔ ابو وائل یعنے شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا مین) جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ہل من مبارز پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ مین گئے جنکا نام زبرقان بن اسلم تھا زبرقان بڑے جنگجو تھے انھون نے پوچھا کہ تو کون ہے

مخاطب نے کہا مین حسین بن علی ہون زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے تم لوٹ جاؤ اسلیے کہ خدا کی قسم مینے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آرہے تھے اور تم اُنکے آگے بیٹھے ہوے تھے پس مین نہین چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین ملون کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو پس حضرت حسین بن علی بھی لوٹ گئے اور زبرقان بھی لوٹ آئے اور زبرقان اُسوقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت انکی ابو عیاش ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابوسدرہ اور نام انکا حصین ہے حصین کے نام مین انکا ذکر ہو چکا ہے انکو زبرقان انکے حسن کی وجہ سے کہتے ہین زبرقان (اصل مین) چاند کو کہتے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ زبرقان انکو اس سبب سے کہا گیا کہ انھون نے (ایک مرتبہ) ایک عمامہ زعفران مین رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام قمر تھا واللہ اعلم۔ بصرہ مین رہتے تھے زمانہ جاہلیت مین بھی سردار تھے اور زمانہ اسلام مین بھی باعظمت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ اس وفد مین قیس بن عاصم منقری اور عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم نے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوائز (یعنی انعام) بھی دیے اور اچھے جوائز دیے یہ ۹ھ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انھون نے کہا انکی بات مانی جاتی ہے لڑائی مین یہ بہت سخت ہین اپنے ماتحتون کی حفاظت کرتے ہین۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ جو کچھ انھون نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہین کہ جو کچھ انھون نے کہا اُس سے مین افضل ہون عمرو نے کہا بیشک تم بیمروت ہو تنگدل ہو باپ تمہارا احمق تھا ملون تمہارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یارسول اللہ مینے یہ دونون باتین سچ کہین جب انھون نے مجھے خوش کیا تو مینے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی انمین جانتا تھا اور جب انھون نے مجھے ناخوش کیا تو مینے وہ بات بیان کی جو بری سے بری انمین جانتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ انکے حسین ہونے کے جب یہ مکہ مین جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگنے کے اندیشہ سے) نقاب ڈالکر جاتے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ ردت[1] مین حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہذا حضرت ابوبکر نے بھی انکو بدستور قائم رکھا کیونکہ انکو اسلام پر انکی ثابت قدمی اور

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہین ۱۲

اداے صدقات مین انکی امانت زمانہ ردت مین معلوم ہوچکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی انکو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلہ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح مین یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار حطیہ کے ہین اشعار

تقول خلیلتی لما التقینا ستدرکنا بنو القوم الہجان ستدرکنا بنو القمر بن بدر سراج اللیل للشمس الحصان

فقلت ادعی و ادعوان اندی لصوت ان ینادی داعیان فمن یک سائلا عنی فانی انا النمری جار الزبرقان

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لیے ہوئے آرہے تھے راستہ مین حطیہ انکو ملے اور انکے ساتھ انکی بی بی اور انکی اولاد بھی تھی قحط کیوجہ سے وہ عراق بھاگے جارہے تھے وہان قحط نہ تھا پس زبرقان نے انسے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان انکو دیا کہ اسمین تم میرے مہمان ہوکے ٹھیرو یہانتک کہ مین لوٹ کے آجاؤن پھر حطیہ نے انکی ہجو مین یہ شعر کہا ؎

دع المکارم لا ترحل لبغیتہا واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

زبرقان نے حضرت عمر رضی سے انکی شکایت کی حضرت عمر رض نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہے یا نہین حسان ابن ثابت نے اسکے ہجو ہونیکا حکم کردیا پس حضرت عمر نے حطیہ کو ایک تہ خانہ مین بند کردیا یہانتک کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر نے انکی سفارش کی لہذا حضرت عمر نے انکو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نکرنا تہ خانہ سے باہر نکالا اور انکی بہت تہدید کی کہ اب ایسا کرنا یہ قصہ بہت طویل ہے - زبرقان بھی شعر کہتے تھے انکے اشعار مین سے چند شعر یہ ہین اشعار

نحن الملوک فلا حی یقاومنا فینا العلاء و فینا تنصب البیع ونحن نطعمہم فی القحط ما اکلوا من العبیط اذا لم یونس القزع

وننحر الکوم عبطا فی ارومتنا للنازلین اذا ما انزلوا شبعوا تلک المکارم حزناہا مقارعۃ اذا الکرام علی امثالہا اقترعوا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) زبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن تعلیم بن عمرو بن سوار بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری - نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ساؔلہ ترجمہ میری دنیا ہر کو نبی بھی جب ہم میدان جنگ مین گئے کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالین گے ؎ قمر بن بدر کی اولاد ہمکو پا جائیگی جو رات کا چراغ پاکیزہ آفتاب کو سے بیلیے تو مینے کہا اگر تو بھی دعا کرا و مین بھی دعا کرون ؎ بیشک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے جو دو آدمی کرین ؎ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو مین بتاتا ہون کہ ؎ مین نمری ہون زبرقان کا پڑوسی ؎ ۱۱ سؔلہ ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے انکی تلاش مین سفر نکر ؎ اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پہننے والا ہے ۱۱ ترجمہ ہم لوگ بادشاہ ہین کوئی قبیلہ ہماری برابری نہین کرسکتا ؎ ہمین مین بلندی ہے اور ہمین مین عبادتخانہ ہین ؎ ہم زمانہ قحط مین لوگون کو کھانا کھلاتے ہین جسقدر وہ کھا سکین ؎ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہین جبکہ پتلی روٹی بھی نہین ملتی ؎ ہم صحیح و تندرست اونٹون کو اپنے مطبخ مین ذبح کرتے ہین ؎ مہمانون کے لیے تاکہ وہ جسوقت آوین سیر ہو جاوین ؎ یہ بزرگیان ہمنے قرعہ ڈالکر حاصل کی ہین ؎ جب بزرگون نے اس قسم کی باتون پر قرعہ ڈالا تھا ۱۱

کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے آپنے انکے سر پر اور منھ پر اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی اُن لڑکون مین سے تھے جنکو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل مین لوگون کی گذر گاہ پر مقیم تھے۔ ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمار بن شعیث بن عبد اللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگون نے بنی عنبر کو مقام رکبہ مین جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے زبیب کہتے تھے کہ مین اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور ان قیدیون سے پہلے پہونچ گیا اور مینے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہمارے پاس گیا اور اُسنے ہمارے لوگون کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہمنے اپنے جانورون کے کان بھی کاٹ دیے[1] تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آگئے تو مجھسے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمھارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کیے جانے کے اسلام لا چکے تھے مینے عرض کیا ہان ہے آپنے پوچھا کون گواہ ہے مینے کہا سُمُرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جسکا نام زبیب نے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دیدی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمھاری طرف سے گواہی دی ہے لہذا گواہی کے ساتھ تمسے حلف بھی لیا جائیگا پس مینے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلان فلان دن اسلام لا چکے تھے اور ہمنے جانورون کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور انکے آدھے مال لے لو اور انکی اولاد کو غلامی کا طعنہ ندینا اور (ہمسے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالے بُرے کام کو ناپسند نرکھتا تو ہم تمھارے مال مین سے ایک بندھن کم نکرتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین ابو عمر نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر ابن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسید کلابی نے خبر دی کہ انھون نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے

[1] شروع اسلام مین امتیاز کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائین وہ اپنے جانورون کے کان کاٹ دین ۱۲

نقل کرتے ہوے سناوہ کہتے تھے مینے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان مین ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ یعقوب بن سفیان نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور نام انکا زبیر کلابی لکھا ہے اور نسب انکا نہین بیان کیا۔

(سیدنا) زُبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبَید ہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہین مہاجرین اولین مین سے ہین۔ ہمین ابوجعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا پھر مہاجرین مدینہ مین یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ مدینہ مین مع اپنے بال بچون کے ہجرت کر آئے تھے ابن اسحاق نے ان لوگون مین سے چند آدمیون کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (انھین مین سے ہین) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابوعمر نے کہا ہے کہ جو لوگ مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی آپکے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور انکے دونون بھائی تمام اور سنجرہ تھے مگر تے کی ردیف مین انھون نے ان تمام کا نام نہین لکھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

حواری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی کنیت ابوعبداللہ انکی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوے اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے انکی والدہ انکو ابوالطاہر کہا کرتی تھین یہ کنیت زبیر بن عبد المطلب کی تھی مگر انھون نے خود اپنی کنیت ابوعبد اللہ رکھی تھی کیونکہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا یہی کنیت انکی مشہور ہوئی۔ پندرہ برس کی عمر مین اسلام لائے یہ ہشام بن عُروہ کا قول ہے اور عُروہ نے بیان کیا ہے کہ زبیر بارہ برس کی عمر مین اسلام لائے اسکو ابواسود نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ہشام بن عُروہ نے اپنے والد سے روایت لکھا ہے کہ زبیر سولہ برس کی عمر مین اسلام لائے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ آٹھ برس کی عمر مین اسلام لائے۔ انکا اسلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے تھوڑے ہی دنون بعد ہوا ہے یہ اسلام مین چوتھے یا پانچوین شخص تھے انھون نے

جبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن مسعود
کے درمیان مین مواخات کرائی تھی جبکہ آپنے مکہ مین باہم مہاجرین مین مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ مین آ لئے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین والانصار کے درمیان مین مواخات کرائی تو انکے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش
کے درمیان مین مواخات کرادی۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی
وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن
مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے مروان سے نقل کرکے خبر دی میرا خیال ہو کہ مروان
لوگون پر جھوٹ نہ جوڑیگا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال مین حضرت عثمان کی بھی نکسیر ٹوٹی یہانتک کہ وہ حج مین شریک
نہین ہو سکے اور انھون نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کردی اسی حال مین ایک قریشی شخص آیا اور اُسنے
کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجیے حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہین اُسنے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا کسکو خلیفہ بناؤن تو
وہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اُسنے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اُسکو بھی یہی جواب دیا مروان کہتا تھا
پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤن اس شخص نے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اُسکی
جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہین جہانتک مین جانتا ہون اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو محبوب تھے۔ ہمین ابوالفدا یعنے اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے زبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ دونون کو میرے لیے جمع کردیا تھا یعنے آپنے فرمایا تھا میرے ماں باپ
تمپر فدا ہو جائین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زائدہ نے عاصم سے انھون نے زر سے انھون نے علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے
کچھ حواری ہوا کرتے ہین اور میرے حواری زبیر بن عوام ہین حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن انکو حواری فرمایا تھا جب آپنے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس
کون لائیگا زبیر نے کہا مین آپنے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینون مرتبہ زبیر نے کہا کہ مین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عیسیٰ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انھون نے ہشام بن

عروہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اُسوقت انھون نے
یہ بھی کہا کہ میرے جسم مین کوئی عضو ایسا نہین ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہوا ہو یہانتک کہ شرمگاہ بھی حضرت
زبیر سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے اللہ عزوجل کی راہ مین تلوار کھینچی اسکا واقعہ یون ہی کہ مسلمان جس زمانے مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مین رہتے تھے (اس زمانے مین ایک مرتبہ) یہ خبر اُڑی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے پکڑ لیا
بس زبیر اپنی تلوار لیے کے لوگون کے مجمع کو چیرتے ہوے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوے تھے
آپنے پوچھا کہ ای زبیر یہ تمھارا کیا حال ہی (ننگی تلوار لیے ہوے کیون آرہے ہو) انھون نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ
گرفتار کر لیے گئے (لہذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر صلٰوۃ پڑھی اور انکے لیے اور
انکی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مین حواری کا بیٹا ہون تو فرمایا کہ اگر
تو زبیر کا بیٹا ہی تو سچا ہی ورنہ نہین۔ حضرت زبیر بدر مین شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوے تھے
اور اُسی کو اپنے منھ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوتے تھے بیان کیا جاتا ہو کہ فرشتے اُسدن زبیر ہی کی ہیئت مین اُترے تھے
حضرت زبیر تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے احد مین خندق مین حدیبیہ مین خیبر مین فتح مکہ مین
غزوہ طائف مین۔ اور فتح مصر مین بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے انکو بھی اُن چھ اصحاب مین بیان کیا جنکو انھون نے
اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہین جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے حضرت زبیر
اُن دس آدمیون مین ہین جنکے لیے جنت کی شہادت دار دہوئی ہی ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن
علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قلابہ یعنی عبد الملک بن محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنے ابو عمر جزاز سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے
ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کوہ حرا (پر چڑھے) جب (وہ
بیت فوق مین بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ ای حرا ٹھیر جا تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کھڑے ہین اور
اسوقت اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید بن زید تھے۔
ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے

۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللھم صل علی فلان یعنی اے اللہ فلان شخص پر رحمت نازل فرما۔

میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسألن یومئذ عن النعیم تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمسے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم تو چھوہارے اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہین آپ نے فرمایا عنقریب نعمت دنیا تمھین ملیگی لوگون نے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے انکو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اسمین سے اپنے گھرمین نہ لیجاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے انکی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہے اور انکو تمام لوگون پر فضیلت دی ہے وہ قصیدہ یہ ہے **قصیدہ**

اقام علی عهد النبی و ہدیہ	حواریہ والقول بالفعل یعدل
اقام علی منهاجه وطریقه	یوالی ولی الحق والحق اعدل
هو الفارس المشهور والبطل الذی	یصول اذا ما کان یوم محجل
وان امرأ کانت صفیة امه	ومن اسد فی بیته لمرفل
له من رسول الله قربی قریبة	ومن نصرة الاسلام مجد موثل
فکم کربة ذب الزبیر بسیفه	عن المصطفی والله یعطی ویجزل
اذا کشفت عن ساقها الحرب حشها	بابیض سباق الی الموت یرفل
فما مثله فیهم ولا کان قبله	ولیس یکون الدهر ما دام یذبل

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ سات آدمیون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جنمین حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور مقداد اور ابن مسعود وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ کے مال کو انکی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے اُنکے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل مین شریک ہوے تھے پھر حضرت علی نے انکو آواز دی اور انکو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تمکو یاد ہے کہ ہم اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھکر مسکرائے اور مین بھی مسکرایا تو تمنے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق

ترجمہ نبی کے عہد اور انکی روش پر قائم رہے ؛ انکے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے ؛ وہ نبی کی راہ اور راست طریقہ پر قائم رہے ؛ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے ؛ وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہین ؛ کہ اسدن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے ؛ اور بیشک وہ وہ تھے کہ انکی ماں صفیہ تھین ؛ اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر مین رہتے تھے ؛ رسول خدا سے انکو بہت قریب کی رشتہ داری ہی ؛ اور اسلام کی مدد کر کے انھون نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی ؛ بہت ایسے مصائب تھے جنکو مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کی دفع کیا اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہے ؛ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی ؛ تو وہ تلوار لے کے موت کیطرف دوڑتے تھے ؛ پس انکا مثل نہ ہمین اسوقت تھا اور نہ اُنسے پہلے ہوا اور نہ اب قیامت تک ہوگا ؛ ۱۲

پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور انکو قتل کر دیا اور انکی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہی جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مصائب کو دفع کیا ہی پھر فرمایا کہ ابن صفیہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ - جمادی الاولی ۳۶ھ ہجری مین ہوئی بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہونیکی اجازت طلب کرائی مگر انھون نے اسکو اجازت نہین دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اُسے دوزخ کی بشارت دیدو ابن جرموز نے اُسوقت یہ اشعار کہے **اشعار**

اتیت علیا براس الزبیر ارجو لدیہ بہ الزلفۃ فبشر بالنار اذ جئتہ فبئس البشارۃ والتحفہ
وسیان عندی قتل الزبیر وضرطۃ عنز بذی الجحفۃ

بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوے اور (مقام) سفوان مین پہونچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان مین پہونچ گئے ہین احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا تھا وہ ہوا اگر زبیر نے مسلمانون کو یکجا کر کے باہم لڑایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہین ابن جرموز اور فضالہ بن حابس اور نفیع بن غواة جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنا یہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور انکو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اُسپر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جسکا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اُسنے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہین تو اُسنے اپنے دونون ساتھیون کو بلایا ان سب نے ملکر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور انکو قتل کیا۔ حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوے ستر برس کی تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فربہی اور لاغری مین معتدل تھے ڈاڑھی گھنی نہ تھی - اور بہت سے لوگون کا قول ہو کہ ابن جرموز نے خود کشی کر لی تھی مگر یہ صحیح نہین ہو ابن جرموز اسکے بعد زندہ رہا یہانتک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اسکو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بیخوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہو کہ مین اسکو ابو عبد اللہ یعنے اپنے والد کے عوض مین قتل کرونگا (ایسا نہین ہو سکتا کیونکہ) وہ دونون برابر نہین ہین پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ مین سے ہو کیونکہ اُسنے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت مین قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **زُبَیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حالہ - عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انھون نے بہی سے انھون نے زبیر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا

ترجمہ مین علی کے پاس زبیر کا سر لیگیا مجھے اسکے ذریعہ انکے یہان تقرب کی امید تھی مگر جب مین انکے پاس گیا تو انھون نے مجھے آگ کی بشارت دی کیسی بری بشارت ہو اور کیسا برا تحفہ ہو میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجحفہ مین گوزشتر دونون برابر ہین ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن بھر آکر کے قتل کرایا بعد اُسکے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی بھر آکر کے قتل نہ کیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابو ہالہ کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

باب الزاء والخاء والراء

(سیدنا زخی (رضی اللہ عنہ)

عنبر قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی و رانکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا - عبداللہ بن ردیح بن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انھون نے ردیح سے انھون نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ مین اولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہانتک کہ قبیلۂ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اسمین سے چار غلام لے لینا چنانچہ جب وہ مال غنیمت آیا تو حضرت عائشہ نے میرے دادا ردیح اور میرے چچا سمرہ اور میرے بھتیجے زخی کو لے لیا اور میرے ماموں زبیب کو بھی لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُنکے چہرون پر پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) زر بن (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش بن حباشہ بن اوس اسدی - قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے ہین کنیت انکی ابو مریم اور بعض لوگ کہتے ہین ابو مطرف - انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہین تابعین کے اعلی طبقہ مین ہین حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہو اور انسے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہو بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے ۸۳ھ مین انکی وفات ہوئی جبکہ انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) زر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن کلیب فقیمی - طبری نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہین اور مہاجرین مین سے ہین خوزستان کی فتح مین یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ نیساپور کا محاصرہ کیا تھا اور اسکو صلحاً فتح کیا تھا -

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی نخعی - صحابی ہین حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو -

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور